Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

جلد 64

شمارہ 29

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

28-رمضان 1436 ہجری قمری   16-وفا 1394 ہش   16-جولائی 2015ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

اُن کے مال سے جس قدر مجھے مدد پہنچی ہے میں کوئی ایسی نظیر نہیں دیکھتا جو اس کے مقابل پر بیان کرسکوں

انہوں نے ایسے وقت میں بلا تردّد مجھے قبول کیا کہ جب ہر طرف سے تکفیر کی صدائیں بلند ہونے کو تھیں اور بہتیروں نے باوجود بیعت کے عہد بیعت فسخ کر دیا تھا

دل میں ازبس آرزو ہے کہ اَور لوگ بھی مولوی صاحب کے نمونہ پر چلیں۔ مولوی صاحب پہلے راستبازوں کا ایک نمونہ ہیں

(ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)

حبّی فی اللہ مولوی حکیم نور دین صاحب بھیروی۔ مولوی صاحب ممدوح کا حال کسی قدر رسالہ فتح اسلام میں لکھ آیا ہوں۔ لیکن ان کی تازہ ہمدردیوں نے پھر مجھے اس وقت ذکر کرنے کا موقعہ دیا۔ اُن کے مال سے جس قدر مجھے مدد پہنچی ہے میں کوئی ایسی نظیر نہیں دیکھتا جو اس کے مقابل پر بیان کرسکوں۔ میں نے انکو طبعی طور پر اور نہایت انشراح صدر سے دینی خدمتوں میں جان نثار پایا۔ اگرچہ ان کی روز مرہ زندگی اسی راہ میں وقف ہے کہ وہ ہر یک پہلو سے اسلام اور مسلمانوں کے سچے خادم ہیں مگر اس سلسلہ کے ناصرین میں سے وہ اوّل درجہ کے نکلے۔ مولوی صاحب موصوف اگرچہ اپنی فیاضی کی وجہ سے اس مصرعہ کے مصداق ہیں کہ قرار در کفِ آزادگاں نگیرد مال لیکن پھر بھی انہوں نے بارہ سو روپیہ نقد متفرق حاجتوں کے وقت اس سلسلہ کی تائید میں دیا۔ اور اب بیس روپے ماہواری دینا اپنے نفس پر واجب کر دیا اور ان کے سوا اور بھی ان کی مالی خدمات ہیں جو طرح طرح کے رنگوں میں ان کا سلسلہ جاری ہے میں یقیناً دیکھتا ہوں کہ جب تک وہ نسبت پیدا نہ ہو جو محب کو اپنے محبوب سے ہوتی ہے تب تک ایسا انشراح صدر کسی میں پیدا نہیں ہوسکتا۔ اُن کو خدائے تعالیٰ نے اپنے قوی ہاتھ سے اپنی طرف کھینچ لیا ہے اور طاقت بالا نے خارق عادت اثر اُن پر کیا ہے۔

انہوں نے ایسے وقت میں بلا تردّد مجھے قبول کیا کہ جب ہر طرف سے تکفیر کی صدائیں بلند ہونے کو تھیں اور بہتیروں نے باوجود بیعت کے عہد بیعت فسخ کر دیا تھا اور بہتیرے سُست اور متذبذب ہو گئے تھے۔ تب سب سے پہلے مولوی صاحب ممدوح کا ہی خط اس عاجز کے اس دعوٰی کی تصدیق میں کہ میں ہی مسیح موعود ہوں قادیان میں میرے پاس پہنچا جس میں یہ فقرات درج تھے۔ اٰمنّا وصدقنا فاکتبنا مع الشّاھدین مولوی صاحب موصوف کے اعتقاد اور اعلیٰ درجہ کی قوتِ ایمانی کا ایک یہ بھی نمونہ ہے کہ ریاست جموں کے ایک جلسہ میں مولوی صاحب کا ایک ڈاکٹر صاحب سے جن کا نام جگن ناتھ ہے اس عاجز کی نسبت کچھ تذکرہ ہوکر مولوی صاحب نے بڑی قوت اور استقامت سے یہ دعوٰی پیش کیا کہ خدائے تعالیٰ اُن کے یعنی اس عاجز کے ہاتھ پر کوئی آسمانی نشان دکھلانے پر قادر ہے۔ پھر ڈاکٹر صاحب کے انکار پر مولوی صاحب نے ریاست کے بڑے بڑے ارکان کی مجلس میں یہ شرط قبول کی کہ اگر وہ یعنی یہ عاجز کسی مدّت مسلّمہ فریقین پر کوئی آسمانی نشان دکھلا نہ سکے تو مولوی صاحب ڈاکٹر صاحب کو پانچ ہزار روپیہ بطور جرمانہ دیں گے اور ڈاکٹر صاحب کی طرف سے یہ شرط ہوئی کہ اگر انہوں نے کوئی نشان دیکھ لیا تو بلا توقف مسلمان ہوجائیں گے اور اِن تحریری اقراروں پر مندرجہ ذیل گواہیاں ثبت ہوئیں۔

خان بہادر جنرل ممبر کونسل ریاست جموں غلام محی الدین خاں

سراج الدین احمد سپرنٹنڈنٹ وافسر ڈاکخانجات ریاست جموں

سرکار سنگھ سیکرٹری راجہ امر سنگھ صاحب بہادر پریذیڈنٹ کونسل

مگر افسوس کہ ڈاکٹر صاحب ناقابل قبول اعجازی صورتوں کو پیش کر کے ایک حکمت عملی سے گریز کر گئے۔ چنانچہ انہوں نے ایک آسمانی نشان یہ مانگا کہ کوئی مرا ہوا پرندہ زندہ کر دیا جائے حالانکہ وہ خوب جانتے ہوں گے کہ ہمارے اصولوں سے یہ مخالف ہے۔ ہمارا یہی اصول ہے کہ مُردوں کو زندہ کرنا خدا تعالیٰ کی عادت نہیں اور وہ آپ فرماتا ہے وَحَرٰمٌ عَلٰی قَرۡیَۃٍ اَھۡلَکۡنٰھَآ اَنَّھُمۡ لَا یَرۡجِعُوۡنَ۔ یعنی ہم نے یہ واجب کر دیا ہے کہ جو مر گئے پھر وہ دنیا میں نہیں آئیں گے۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کو یہ کہا تھا کہ آسمانی نشان کی اپنی طرف سے کوئی تعیین ضروری نہیں بلکہ جو امر انسانی طاقتوں سے بالاتر ثابت ہو خواہ وہ کوئی امر ہو اسی کو آسمانی نشان سمجھ لینا چاہیئے اور اگر اس میں شک ہو تو بالمقابل ایسا ہی کوئی دوسرا امر دکھلا کر یہ ثبوت دینا چاہیئے کہ وہ امر الٰہی قدرتوں سے مخصوص نہیں لیکن ڈاکٹر صاحب اس سے کنارہ کر گئے اور مولوی صاحب نے وہ صدق قدم دکھلایا جو مولوی صاحب کی عظمتِ ایمان پر ایک محکم دلیل ہے۔ دل میں ازبس آرزو ہے کہ اَور لوگ بھی مولوی صاحب کے نمونہ پر چلیں۔ مولوی صاحب پہلے راستبازوں کا ایک نمونہ ہیں۔ جزاھم اللہ خیر الجزاء و احسن الیھم فی الدنیا والعقبیٰ۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 520 تا 522)

---

124 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 26، 27، 28 دسمبر 2015ء کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 124 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 26، 27، 28 دسمبر 2015ء بروز ہفتہ، اتوار، سوموار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسے سے کماحقہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ جلسہ بکثرت سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

بچیوں کو بچپن سے احساس دلاؤ کہ تم احمدی بچی ہو، تمہارا دنیا دار بچیوں سے ایک فرق ہونا چاہئے۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو عمل آپ نے کرنا ہے اس کو یہ سوچ کر کریں کہ خدا دیکھ رہا ہے جو زندہ خدا ہے، جس کی ہر وقت ہم پر نظر ہے، جو ہمارے دلوں کی پاتال تک کو جانتا ہے۔ یہ سوچ اگر ہر ایک میں پیدا ہو جائے گی تو نیکیاں کرنے کی توفیق بڑھتی چلی جائے گی۔

آپ بہترین اُمّت ہیں اور آپ نے ہی اس زمانے میں دنیا کی تربیت کرنی ہے اور دنیا کی صحیح رہنمائی کرنی ہے۔ پس ہم جو خیرِ اُمّت ہیں ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے آپ کو بھی محفوظ کریں اور اپنے معاشرے کو بھی محفوظ کریں۔ لوگوں کو بھی نیکیوں کی تلقین کریں اور برائیوں سے روکیں۔

ہم جب نئی صدی میں خلافت کے ساتھ عہد کے ساتھ داخل ہوئے ہیں تو پھر نئے عہد کو نبھانے کے لئے ایک نئے عزم کی بھی ضرورت ہے۔ جس کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے

جب تک خلافت کی اکائی کے ساتھ آپ جڑی رہیں گی دنیا کی کوئی مصیبت اور آفت آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

2 رنومبر 2008ء کو لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر طاہر ہال بیت الفتوح لندن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ
فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

الحمد للہ! اس وقت آپ کا یہ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ جیسا کہ ابھی رپورٹ میں انہوں نے بتایا، اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال کی نسبت تقریباً ساٹھ ستّر فی صد حاضری زیادہ ہے۔ اس چیز سے پتہ لگتا ہے کہ لجنہ یو کے میں ایک بیداری پیدا ہو رہی ہے لیکن ابھی بھی بعض کمزور طبیعتوں کو تھوڑا سا جھنجھوڑنے کی اور ہلانے کی ضرورت ہے۔

بعض دفعہ بڑی ناصرات بھی اور لجنہ بھی اجتماعات میں تو آ جاتی ہیں، کلاسوں میں بھی آ جاتی ہیں لیکن اس کی روح نہیں سمجھنے والی ہوتیں کہ آنے کا مقصد کیا ہے؟ کیا اس لئے جمع ہو جاتے ہیں کہ صدر لجنہ نے کہہ دیا اور لجنہ کی جو انتظامیہ ہے وہ پیچھے پڑ گئی اور گھیر گھار کر، جمع کر کے لے آئی تا کہ اظہار ہو جائے کہ ہماری لجنہ کی، ہماری مجلس کی اتنی نمائندگی ہوئی ہے۔ تو یہ مقصد نہیں ہے۔ کیا اس لئے بعض یہاں پہ جمع ہوتے ہیں کہ دنیاوی ترقی کی باتیں کریں تو یہ بھی ہمارا مقصد نہیں ہے۔ یا یہ کوئی ایسی سوشل gathering ہے جہاں مختلف topics پر باتیں ہوتی رہیں اور ایک get together ہو جائے، یہ بھی مقصد نہیں ہے۔

اس مقصد کو سمجھنے کے لئے لجنہ کو لجنہ اماء اللہ کا مطلب پتہ ہونا چاہئے۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندیوں کی یا باندیوں کی جماعت۔ اور آپ جب عہد کرتی ہیں تو اس بات کو مدّنظر رکھتے ہوئے آپ کو عہد کرنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر جمع ہونے والی عورتوں کی جماعت ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر جمع ہونے والی، اللہ تعالیٰ کی مددگار بننے والوں کی بچیاں ہیں اور مددگار بننے والی بچیاں ہیں۔ پس یہ روح ہر ایک کو سمجھنی چاہئے۔ اگر اس روح کو سمجھ جائیں گی تو یہاں آنے کے مقصد کو، اجتماع میں شامل ہونے کے مقصد کو، جلسوں میں شامل ہونے کے مقصد کو آپ صحیح طور پر ادا کرنے والی ہوں گی، پورا کرنے والی ہوں گی۔

باندی جسے لونڈی کہا جاتا ہے کیا ہوتی ہے۔ مرد کو غلام کہتے ہیں۔ عورت کو باندی یا لونڈی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا اپنے مالک کے ساتھ ایک Bond ہے۔ جو اس کو کہا جائے گا، اس نے اس کو پورا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جو واضح احکامات ہیں اُن سے کوئی عذر نہیں ہونا چاہئے۔ تبھی آپ صحیح لجنہ اماء اللہ کہلائیں گی۔ ایک تو ہر مومن کے لئے قرآنِ کریم میں احکامات ہیں جن کی تعداد سینکڑوں میں ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانچ سو کی تعداد بھی لکھی ہے، مختلف حوالوں سے چھ سو بھی، سات سو بھی لکھا ہے۔ اور فرمایا کہ میری جماعت وہ ہے جن کو ان تمام حکموں پر عمل کرنا چاہئے۔ تبھی میری جماعت کہلانے کے حق دار کہلاؤ گے اور پھر یہ کہ جو لجنہ ہے، جو یہ عہد کرتی ہے جس سے یہ امید کی جاتی ہے اور پھر ناصرات جو ہیں، ہوش والی ناصرات، ان سے یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ ان حکموں پر چلنے کی ہر ممکن کوشش کریں گی۔ تبھی وہ حقیقی لجنہ کہلانے کی مستحق ہوں گی، تبھی وہ حقیقی ناصرات کہلانے کی مستحق ہوں گی۔ اس لئے جو لجنہ اماء اللہ کی ہر ممبر ہے اور جو ناصرات الاحمدیہ کی ہر ممبر ہے، جن کو ہوش کی عمر آ چکی ہے، بارہ تیرہ سال سے اوپر کی، اُن کو ہمیشہ ان احکامات کو تلاش کر کے ان پر غور کرنے کی اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کی طرف توجّہ دینی چاہئے۔

ایک احمدی جب اپنے عہد کی تجدید کرتا ہے، عہد دہراتا ہے۔ اس میں آپ کا بھی عہد ہے کہ میں ان احکامات پر عمل کروں گا یا لجنہ دہراتی ہے کہ میں ان احکامات پر عمل کروں گی۔ تو غور کیا کریں کہ ان احکامات پر عمل کرنے کی حقیقی کوشش بھی ہو رہی ہے یا نہیں۔ جب عمل ہوگا تبھی وہ معیار بھی حاصل ہوں گے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب حقیقی مومن بن جاؤ گے، عمل کرنے والے بن جاؤ گے تو فرماتا ہے کہ تم ایسی اُمّت میں شامل ہو جاؤ گے جو خیرِ امّت ہو گی۔ فرمایا: كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران: 111) کہ تم وہ اُمّت بن جاؤ گی جو سب سے بہترین اُمّت ہے جو لوگوں کے لئے نکالی گئی ہے یعنی لوگوں کے فائدے کے لئے نکالی گئی ہے۔ تمہیں لوگوں کے فائدے کے لئے بنایا گیا ہے۔ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ جو مرد ہیں، مسلمان مرد لوگوں کے فائدے کے لئے بنائے گئے ہیں بلکہ مومن کا استعمال جب کیا ہے تو اس میں مرد بھی شامل ہیں، عورتیں بھی شامل ہیں، نوجوان لڑکیاں بھی شامل ہیں، نوجوان لڑکے بھی شامل ہیں اور وہ بچیاں بھی شامل ہیں جو آئندہ جوانی میں قدم رکھنے والی ہیں اور پھر آگے بڑھ کر لجنات میں شامل ہونے والی ہیں۔ تو اپنے آپ کو خیرِ اُمّت بنانے کی کوشش کریں۔ اُس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کریں جو آپ نے کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم خیرِ اُمّت ہو۔ تمہارے خیرِ اُمّت ہونے کی دلیل کیا ہے؟ فرمایا کہ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ (آل عمران: 111) کہ معروف کا حکم دیتے ہو۔ ایسی نیکیاں جن کو خدا نے کرنے کا حکم دیا ہے، جن کو اللہ تعالیٰ نے نیکی کہا ہے ان کو بجا لانے کی کوشش کرتے ہو۔ خدا نے کیا نیکیاں بتائی ہیں۔ قرآنِ کریم میں بے شمار نیکیاں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں۔ ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کیونکہ اگر ان نیکیوں پر عمل نہ ہوا جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور جنہیں معروف کہا ہے تو پھر آپ خیرِ اُمّت کہلانے کے بھی حق دار نہیں۔ ان لوگوں میں شامل نہیں ہو سکتے جو اُمّت کا بہترین حصہ ہیں۔ بہت سے مسلمان فرقے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانا۔ گو وہ اُمّت کا حصہ ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو پیشگوئی تھی، جو حکم تھا اس کا انکار کر کے، زمانے کے امام کو نہ مان کر، اپنے آپ کو اس خیر سے محروم کر لیا جو مسیح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستہ تھی اور جب اس خیر سے محروم کر لیا تو خیر اور نیکی کا حکم بھی نہیں دے سکتے۔

پس آپ جنہوں نے یہ عہد کیا، مسیح محمدیؑ کے ساتھ یہ عہد باندھا، اپنے آپ کو لجنہ اماء اللہ کہلوایا، ناصرات الاحمدیہ کہلوایا، آپ پر یہ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس عہد کو، اس وعدہ کو آپ پورا کریں۔ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان لینے سے خیرِ اُمّت میں شامل نہیں ہو جائیں گی۔ صرف مان لینے سے اور عمل نہ کرنے سے لوگوں کی بھلائیاں آپ سے منسوب نہیں ہو جائیں گی۔ بھلائی کے لئے اپنے آپ کو بھی اُن اعلیٰ اخلاق کے مطابق ڈھالنا ہوگا جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

خدا تعالیٰ نے کیا کیا نیکیاں بتائی ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پہلی بات کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ انسان کی پیدائش کا مقصد ہی اللہ کی عبادت ہے۔ اس لئے اپنی نمازوں کی حفاظت کرو۔ اپنی عبادتوں کی حفاظت کرو کیونکہ اس کے بغیر تمہاری زندگیاں بے فائدہ ہیں۔

پھر فرمایا اُس کی راہ میں خرچ کرو۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہے وہ زکوٰۃ دیں۔ زیور رکھنے والی جو خواتین ہیں، لجنہ کی ممبرات ہیں اُن پہ زکوٰۃ واجب ہے تو ان کو باقاعدہ زکوٰۃ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا فضل اور احسان ہے کہ مالی قربانی کی رُوح کو جماعت نے خوب سمجھا ہے اور اس میں ہماری بچیاں بھی اور عورتیں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہیں۔ لیکن زکوٰۃ کی طرف میرے خیال میں توجّہ نہیں ہوتی۔ اِس طرف توجّہ دینی چاہئے۔ جہاں تک دوسری مدّات میں مالی قربانی کا تعلق ہے، انہوں نے بتایا کہ مالی قربانی پچھلے سال سے بڑھ کر ہوئی ہے۔ پھر برلن مسجد کا میں نے گزشتہ دنوں افتتاح کیا۔ وہاں بھی میں نے بتایا تھا کہ جرمنی کی لجنہ کے بعد یو کے کی لجنہ نے سب سے زیادہ برلن مسجد کے لئے مالی قربانی دی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں ایک بڑی خوبصورت مسجد بن گئی ہے اور اس کا پھل بھی اس طرح مل رہا ہے کہ بے تحاشا

باقی خطاب حضور انور صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

رمضان کے اس خاص ماحول میں ہمیں یہ جائزے لینے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو کس حد تک اپنی زندگیوں کا حصہ بنا رہے ہیں۔ اگر یہ نہیں تو ہمارے یہ زبانی دعوے ہوں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار حکم دیئے ہیں ہمیں ہمیشہ ان حکموں کو سامنے لاتے رہنا چاہئے تا کہ اصلاح نفس کی طرف ہماری توجہ رہے

عاجزی اختیار کرنے اور تکبّر سے بچنے کے لئے قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے تاکیدی نصائح

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ دنیا میں پیار، محبت اور بھائی چارہ اور عاجزی پھیلے۔ ہر قسم کی نیکیاں دنیا میں پھیلیں۔ تمام برائیوں کا خاتمہ ہو شیطان کے پنجے سے انسانوں کو نجات ملے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اس دنیا کو بھی انسان امن، سکون اور جنت کا گہوارہ بنا دے اور اس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء کو دنیا میں بھیجتا ہے

یہ دن ہمیں خدا تعالیٰ نے ہماری اصلاح کے لئے مہیا فرمائے ہیں

اپنے گھروں کے جھگڑوں کو خدا تعالیٰ کی خاطر ختم کر کے سلامتی اور امن کی فضا ہر احمدی کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے

رمضان جہاں عبادتوں کی طرف توجہ دلانے کا مہینہ ہے وہاں معاشرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلانے کا مہینہ ہے۔ عبادتیں جب ہم اس مہینے میں کریں تو پھر مستقل زندگی کا حصہ بنائیں۔ حقوق کی ادائیگی ہے ان کی طرف ہم اس مہینے میں توجہ کریں تو پھر مستقل اپنی زندگی کا حصہ بنائیں یتامیٰ کی خبر گیری کے لئے خرچ کرنا چاہئے۔ جماعتی طور پر بھی اس کا انتظام موجود ہے۔ پھر ضرورتمندوں اور مسکینوں کے حقوق ہیں جس میں تعلیم کے اخراجات ہیں۔ علاج معالجہ کے اخراجات ہیں۔ شادی بیاہ کے اخراجات ہیں۔ جماعت میں ان سب اخراجات کے پورے کرنے کے لئے علیحدہ فنڈ بھی جاری ہیں۔ ان میں بھی صاحب حیثیت لوگوں کو جن کو توفیق ہے جماعتی نظام کے تحت خرچ کرنا چاہئے

آیت قرآنی کے حوالہ سے مختلف معاشرتی حقوق کی تفصیل اور ان کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ کی تاکید

رمضان کے یہ دن ایک خاص ماحول کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں اور دوسری نیکیاں بجالانے کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں۔ ان سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہم نے اپنی عبادتوں کو مقبول کروانا ہے تو اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حق ادا کرنے کی طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے

مکرمہ ہدایت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عمر احمد صاحب مرحوم درویش قادیان اور

مکرم مولوی محمد احمد ثاقب صاحب واقف زندگی، سابق استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26رجون 2015ء بمطابق 26احسان 1394ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"ہماری جماعت کو قیل وقال پر محدود نہیں ہونا چاہئے۔ یہ اصل مقصد نہیں۔ تزکیہ نفس اور اصلاح ضروری ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے"۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 70۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آپ چاہتے ہیں کہ جماعت میں عملی تبدیلی پیدا ہو۔ جب آپ نے فرمایا کہ قیل وقال پر محدود نہیں ہونا چاہئے تو اس کا مطلب ہے کہ صرف باتوں تک ہی نہ رہو۔ یہ نہ ہو کہ جہاں اپنا مفاد دیکھو وہاں اپنی بات کو بدل لو۔ اپنے اخلاق کے معیاروں کو قائم نہ رکھ سکو۔ بلکہ ایمان اور اللہ تعالیٰ کی باتوں پر عمل اور اپنے نفس کی اصلاح اور اسے ہمیشہ پاک رکھنا اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لو اور جب یہ ہوگا تب ہی آپ کی بیعت میں آنے کا حق ادا ہوگا اور اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے۔

پس ایک احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کی بیعت کا حق ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی طرف نظر رکھنے کی ضرورت ہے، ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اور ہمیشہ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہمارے پیش نظر ہو۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھنا چاہتے ہو تو فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ (البقرۃ:187)۔ میرے حکموں کو قبول کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کرنا کیا ہے؟ یہ ہماری تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ہے۔ اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق گزارنا ہے۔ پس رمضان کے اس خاص ماحول میں ہمیں یہ جائزے لینے چاہئیں کہ ہم اللہ

تعالیٰ کے حکموں کو کس حد تک اپنی زندگیوں کا حصہ بنا رہے ہیں۔ اگر یہ نہیں تو ہمارے یہ زبانی دعوے ہوں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار حکم دیئے ہیں ہمیں ہمیشہ ان حکموں کو سامنے لاتے رہنا چاہئے تا کہ اصلاح نفس کی طرف ہماری توجہ رہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو احکامات دیئے ہیں اس وقت مَیں ان میں سے بعض باتیں پیش کرتا ہوں جو جہاں ہمارے نفس کے تزکیہ میں کردار ادا کرتے ہیں وہاں معاشرے میں پیار، محبت اور امن کی فضا پیدا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (الفرقان:64) اور رحمان کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں۔ نرمی سے، وقار سے چلتے ہیں۔ تکبّر نہیں کرتے۔ اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ لڑتے نہیں بلکہ کہتے ہیں ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

پس مختصر طور پر اس عظیم اخلاقی اور روحانی انقلاب کی تعلیم کا نقشہ کھینچ دیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے اور آپ کے ماننے والوں نے، آپ کے صحابہ نے ان اخلاق کو اپنے اندر پیدا کیا۔ وہ زمانہ کہ جب دنیا اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھی اور شیطان کے پنجے میں جکڑی ہوئی تھی۔ اَنا اور خود پسندی اور تکبر اور فتنہ وفساد نے دنیا کو تباہی کے گڑھے میں پھینکا ہوُا تھا۔ اس وقت انسان کو اعلیٰ اخلاق اور عاجزی اور انکساری کا نہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درس دیا بلکہ ایسے انسان پیدا ہو گئے جو اس آیت کی عملی تصویر تھے۔ آج بھی دنیا کی یہی حالت ہے اور اس زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو بھیج کر آپ کو ایسے عباد الرحمن لوگوں کی جماعت بنانے پر مامور کیا ہے۔ پس آپ کی جماعت کی طرف منسوب ہونے والے ہر شخص کو اس معیار کو اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

عباد الرحمان کے بارے میں جیسا کہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا۔ کہ زمین پر آرام، سے وقار سے، عاجزی اور تکبر کے بغیر چلتے ہیں۔ پس ایک حقیقی عبد رحمان کو اس بات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ اس میں عاجزی بھی ہو، وقار بھی ہو اور تکبر سے پاک بھی ہو۔ جب ایسی حالت ہو تو پھر ایسے لوگ معاشرے میں محبت پھیلانے والے اور اس کے امن کی ضمانت بن جاتے ہیں۔ ان کا یہ وقار اور عاجزی جاہلوں کے غلط عمل اور فساد پیدا کرنے کی کوشش پر ان سے یہ جواب کہلواتا ہے کہ سَلٰمًا۔ تم ہمارے سے جھگڑے اور فساد کرتے ہو لیکن ہم تمہارے سے جھگڑنے کی بجائے تمہارے لئے سلامتی اور امن کی دعا کرتے ہیں اور خاص طور پر جب اختیار ہاتھ میں ہو، طاقت ہو اور پھر انسان جب ایسا رویّہ دکھائے تو یہ ایسا بلند خُلق ہے جو بندے کو حقیقی عبد بناتا ہے۔ یعنی جب انسان رحمان کا بندہ بننے کے لئے یہ خُلق دکھا رہا ہو، اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے کے لئے دکھا رہا ہو تو پھر ایسے بندے اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے بن جاتے ہیں اور ایسے ہی لوگ ہیں جن کی دعائیں بھی اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور یہ لوگ ان لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کا تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ وہ پاک نفس ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حکومت اس دنیا میں قائم کرنے والوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ دنیا میں پیار، محبت اور بھائی چارہ اور عاجزی پھیلے۔ ہر قسم کی نیکیاں دنیا میں پھیلیں۔ تمام برائیوں کا خاتمہ ہو۔ شیطان کے پنجے سے انسانوں کو نجات ملے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اس دنیا کو بھی انسان امن، سکون اور جنت کا گہوارہ بنا دے اور اس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء کو دنیا میں بھیجتا ہے اور سب سے بڑھ کر اس تعلیم کے ساتھ ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تا کہ دنیا کو حقیقی عبد رحمان بننے کے اسلوب سکھائیں، تا کہ دنیا میں رہنے والے انسانوں کو یہ بتائیں کہ ابدی جنت کا ادراک پیدا کرنا ہے اور اسے حاصل کرنا ہے تو پہلے اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ڈھال کر اس دنیا کو بھی جنت بناؤ۔ اللہ تعالیٰ کے ان بندوں میں شامل ہونے کی کوشش کرو جن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ۔ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ (الفجر:30۔31)۔ یعنی آ اور میرے بندوں میں داخل ہو جا اور آ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

پس رمضان جس میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہمیں یہ خوشخبری دیتا ہے کہ اس میں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں (سنن الترمذی کتاب الصوم باب ما جاء فی فضل شھر رمضان حدیث نمبر 682) اور اللہ تعالیٰ بھی بندوں کے قریب تر آ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نچلے آسمان پر آنے سے مراد ہے کہ نیک عملوں کی

بڑھ کر جزا دیتا ہے۔ دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ پس ہر ایمان کا دعویٰ کرنے والے کو، ہر احمدی کو جو حقیقی مسلمان ہے جس نے عبد رحمان بننے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی بیعت کی ہے اپنے جائزے لیتے ہوئے، عاجزی دکھاتے ہوئے، تکبر کو ختم کرتے ہوئے اپنے معاشرے میں، اپنے گھر میں اپنے ماحول میں جھگڑوں اور فسادوں کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے امن اور سلامتی کو پھیلانا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں اپنا اُسوہ ہمارے سامنے قائم فرما کے دکھایا اور مختلف مواقع پر نصائح بھی فرمائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ اس حد تک انکساری اختیار کرو کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔

(صحیح مسلم کتاب، الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا باب الصفات التی یعرف بھا فی الدنیا، حدیث نمبر 7210)

اس معیار کو جانچنے کے لئے کوئی بیرونی آلہ یا طریقہ نہیں ہے۔ ہر ایک شخص اگر وہ حقیقت میں ایمان کا دعویٰ کرتا ہے تو پھر اس کو اپنا محاسبہ خود ہی کرنا چاہئے۔ وہی صحیح بتا سکتا ہے کہ کیا ہم فخر سے بالکل پاک ہیں؟ ہمیں اپنے کسی اعلیٰ خاندان ہونے پر فخر تو نہیں ہے۔ ہمیں اپنی مالی حالت دوسروں سے بہتر ہونے پر فخر تو نہیں ہے۔ ہمیں اپنی اولاد کے تعلیم یافتہ ہونے پر فخر تو نہیں۔ ہمیں اپنی علمی قابلیت پر فخر تو نہیں۔ ہمیں اپنی کسی نیکی پر فخر تو نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عربی کو عجمی پر فوقیت نہیں ہے اور نہ عجمی کو عربی پر ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 760 حدیث رجل من اصحاب النبی حدیث 23885 مطبوعہ بیروت 1998ء)

یہ اس کے لئے کوئی فخر کا مقام نہیں ہے۔ اصل بنیاد تقویٰ ہے اور جس میں تقویٰ ہو اس کے ذہن میں کبھی کسی قسم کا فخر آ ہی نہیں سکتا۔ بعض دفعہ علم کا فخر اتنا زیادہ بڑھ جاتا ہے کہ انسان پھر دین سے بھی دور ہٹ جاتا ہے۔ دیکھیں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عاجزی کی کیا انتہا تھی جب آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ اعلان فرماتے ہیں کہ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ کہ میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں۔ یہ ایک ایسا بڑا اعزاز ہے جو صرف اور صرف ہمارے آقا کو حاصل ہے۔ لیکن اس بلندی کو پانے کے بعد کہ جس بلندی تک دوسرا کوئی پہنچ نہیں سکتا ہمارے آقا ایک اور بلندی کی معراج کا اعلان کرتے ہوئے ان الفاظ میں یہ اعلان کرتے ہیں وَلَا فَخْرَ۔ اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب ذکر الشفاعۃ حدیث 4308)

معاشرے کے فساد کو ختم کرنے کے لئے امن اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنے کے لئے آپ کے عظیم اُسوہ کی ایک اور مثال دیتا ہوں۔

ایک مرتبہ ایک یہودی نے حضرت موسیٰ کی فوقیت ثابت کرنے کی کوشش کی تو مسلمان نے سختی سے کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سب سے بلند ہے۔ اس پر وہ یہودی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کرتا ہے کہ اس سے میری دل آزاری ہوئی ہے۔ تو تمام نبیوں کے سردار نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ پر فوقیت نہ دو۔ (صحیح بخاری کتاب الخوصومات باب مایذکر فی الاشخاص والخصومۃ ...... حدیث 2411)۔ یہ ہے وہ عظیم اُسوہ جس سے معاشرے کا امن قائم ہوتا ہے۔

پس یہ جواب ان لوگوں کے لئے بھی ہے جو اس امن، آشتی اور صلح کے بادشاہ پر الزام لگاتے ہیں کہ آپ کی وجہ سے دنیا کا امن برباد ہو رہا ہے۔ اور یہ ان لوگوں کے لئے بھی اُسوہ ہے اور سبق ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ظلم اور بربریت کی وارداتیں کر رہے ہیں۔ لیکن ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں اس وقت اس عملی دنیا میں ان الزام لگانے والوں کے الزاموں کو ردّ کرنے کی ذمہ داری ہمارے سپرد ہے۔ اگر ہمارا دعویٰ حقیقی مسلمان ہونے کا ہے تو اس حقیقی تعلیم کا نمونہ بھی ہمیں بننے کی کوشش کرنی چاہئے جس کو ماننے کا ہم دعویٰ کرتے ہیں اور یہ باتیں جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہوں گی وہاں ہم اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پھیلانے والے بن کر دنیا کے رہبر بن سکیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت فرماتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے لئے اس طرح عاجزی اختیار کی اور یہ فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی کو زمین پہ لگا دیا، تو اس کو مَیں اتنا بلند کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اتنا بلند کروں گا۔ اور یہ بیان کرتے ہوئے آپ نے اپنی ہتھیلی کو اونچا کیا اور بہت اونچا کر دیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 170 مسند عمر بن الخطابؓ حدیث 309 مطبوعہ بیروت 1998ء)

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کلام الامام

”بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 157)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

پس جو خدا تعالیٰ کی خاطر عاجزی دکھائے، جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے تکبر سے نفرت کرے، جو خدا تعالیٰ کی خاطر معاشرے سے نفرتوں کے بیج ختم کرنے کی کوشش کرے تا کہ امن اور سلامتی قائم ہو اسے خدا تعالیٰ وہ بلندیاں عطا فرماتا ہے جو انسان کے وہم و گمان سے بھی باہر ہیں۔ یہ دن ہمیں خدا تعالیٰ نے ہماری اصلاح کے لئے مہیا فرمائے ہیں تو جیسا کہ میں نے کہا ان دنوں میں ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اپنے گھروں کے جھگڑوں کو خدا تعالیٰ کی خاطر ختم کر کے سلامتی اور امن کی فضا ہر احمدی کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے بھائیوں سے جھگڑوں کو ختم کر کے جن کی بنیاد اکثر اَنا اور تکبر ہی ہوتی ہے معاشرے میں سلامتی پھیلانے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ مخالفین کی باتوں پر صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی ہدایت کے لئے دعائیں کرنے کی ضرورت ہے تا کہ دنیا کا فساد بھی ختم ہو۔ ہم امن اور سلامتی اور محبت کو دنیا میں قائم کرنے کی باتیں تو بہت کرتے ہیں لیکن حقیقت اس وقت سامنے آتی ہے جب ہم خود اس معاملے میں ملوث ہوں اور خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی دے کر اس امن اور پیار کو قائم کرنے کی کوشش کریں جس کا اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔...... ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔...... کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو'' (یعنی خدا سے کرو۔ جس قدر دنیا میں انسان کسی سے محبت کر سکتا ہے یا محبت ممکن ہے تم اس سے کرو) ''اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو''۔

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 403-402)

پس یہ وہ حالت ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ ان دنوں میں ایک کوشش کے ساتھ اپنے ہر قسم کے تکبر کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ سلامتی پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے لئے دعاؤں کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے۔

پھر آپ علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ: ''خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب و خاسر کرے اور ذلّت کی موت دیوے۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا''۔ (پس یہ سچا تعلق ضروری شرط ہے۔) ''خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے''۔ (صرف ذاتی خواہشات نہ ہوں اور کوئی مقصد نہ ہو کہ مقصد ہے تو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ بلکہ فرمایا کہ) ''اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے''۔ (نفسانی خواہش پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے۔) ''جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے جیسے کہ وہ خود فرماتا ہی مَن یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ (الطلاق: 3-4) اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہیں بلکہ عزّت، علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ سے جو ذرّہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا''۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 302-301۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''انسان جو ایک عاجز مخلوق ہے اپنے تئیں شامتِ اعمال سے بڑا سمجھنے لگ جاتا ہے۔ کبر اور رعونت اس میں آ جاتی ہے۔ اللہ کی راہ میں جب تک انسان اپنے آپ کو سب سے چھوٹا نہ سمجھے چھٹکارا نہیں پا سکتا''۔ (آپ فرماتے ہیں:) ''کبیر نے سچ کہا ہے

بھلا ہوا ہم نیچ بھئے ہر کو کیا سلام جے ہوتے گھر اُونچ کے ملتا کہاں بھگوان

یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم چھوٹے گھر میں پیدا ہوئے۔ اگر عالی خاندان میں پیدا ہوتے تو خدا نہ ملتا۔ جب لوگ اپنی اعلیٰ ذات پر فخر کرتے تو کبیر اپنی کم ذات...... پر نظر کر کے شکر کرتا۔ پس انسان کو چاہئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہرنہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو، تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا۔'' (پس آنکھیں رکھنا شرط ہے۔ اپنے اندر کا جائزہ لینا شرط ہے۔ اپنے آپ کو پہچاننا شرط ہے۔ پھر کوئی فخر نہیں پیدا ہو سکتا۔ فرمایا کہ) ''انسان جب تک ایک غریب و بیکس بڑھیا کے ساتھ وہ اخلاق نہ برتے جو ایک اعلیٰ نسب عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہئیں اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا''۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 437 تا 438۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ وہ معیار ہے جو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دنیا میں خدا کی بادشاہت اس کے دین کو پھیلا کر قائم کرنے کا ہمارا دعویٰ ہے تو پھر اگر یہ دعویٰ صحیح ہے تو ہمیں اپنی حالتوں کو بھی ایسا بنانا چاہئے کہ پہلے خود خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر یہ تکبر وغیرہ ہے اور اپنی حالت کی طرف جائزہ نہیں لے رہے اور کسی بھی طرح اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہو، کسی بھی قسم کا تکبر تمہارے اندر پایا جاتا ہے تو وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں شامل نہیں ہو سکتا۔

پس یہ دن جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاک تبدیلیوں کے پیدا کرنے اور قبولیت دعا کے اللہ تعالیٰ نے ہمیں میسر فرمائے ہیں ان میں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جس جس کو جس جس بات پر فخر ہے یا جو چیز ہمیں ہماری عاجزی اور انکساری میں بڑھانے میں روک ہے یا جو چیز بھی ہمارے ماحول میں ہماری وجہ سے بے چینی اور فتنے کا باعث بن سکتی ہے اسے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہمارا وجود ہر جگہ سلامتی پھیلانے والا وجود بن جائے نہ کہ بے چینی اور فساد پھیلانے کا ذریعہ۔

اللہ تعالیٰ نے حقوق کی ادائیگی، سلامتی پھیلانے کی وسعت اور تکبر سے بچنے کے لئے دوسری جگہ ان الفاظ میں حکم فرمایا ہے۔ فرمایا کہ وَاعۡبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا وَّ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَالۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِیۡلِ وَمَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا (النساء: 37) اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور شرک سے روکنے کے بعد بعض حقوق کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ رمضان جہاں عبادتوں کی طرف توجہ دلانے کا مہینہ ہے وہاں معاشرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلانے کا مہینہ ہے۔ پس ان دنوں میں ان حقوق کی ادائیگی بھی ایک مومن کا فرض ہے اور اصل میں یہ حقوق کی ادائیگی تو ہمیشہ کے لئے ہے جو انسان کو کرنی چاہئے۔ لیکن یہ مہینہ ایسا ہے جس میں ہم عادت ڈال سکتے ہیں۔ اگر یہ ادائیگی نہیں تو صرف عبادتیں مومن کو ان تمام مقاصد کا حامل نہیں بناتیں جو رمضان کا مقصد ہے۔ ان دنوں میں اگر عادت پڑ جائے تو اصل مقصد یہ ہے کہ یہ پاک تبدیلیاں جو ہم پیدا کریں ان کو زندگی کا حصہ بھی بنائیں۔ ایک تو عبادتیں ہیں اور جب ہم اس مہینے میں عبادتیں کریں تو پھر مستقل زندگی کا حصہ بنائیں۔ پھر حقوق کی ادائیگی ہے ان کی طرف ہم اس مہینے میں توجہ کریں تو پھر مستقل اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بندوں کے حقوق کے لئے، غریبوں مسکینوں کی مدد کے لئے ان دنوں میں خاص طور پر اپنے ہاتھوں کو اس قدر کھولتے تھے کہ روایات میں آتا ہے کہ آپ کی سخاوت تیز آندھی سے بھی بڑھ جاتی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یکون فی رمضان 1902)

عام حالات میں بھی آپ کی سخاوت کا معیار اس قدر بلند تھا کہ کوئی دوسرا ان تک نہیں پہنچ سکتا تھا تو پھر رمضان میں اس سخاوت کی مثال دینے کے لئے تیز آندھی کی جو مثال دی گئی ہے اس سے بہتر کوئی مثال نہیں ہو سکتی۔ بہرحال یہ ضرورتمندوں کے حقوق کی ادائیگی ہے جس کا آپ نے اعلیٰ ترین اُسوہ قائم فرمایا جو مالی مدد کی صورت میں ہے۔ اس کے علاوہ ان کے جذبات کا خیال رکھنا، ان کے احساسات کا خیال رکھنا، ان کی دوسری ضروریات کا خیال رکھنا یہ چیزیں بھی ساتھ ہیں۔ اور پھر آپ نے مومنین کو بھی یہ نصیحت فرمائی کہ اس طرف خاص توجہ کریں اور یہ اللہ تعالیٰ کا بھی حکم ہے۔ گو کہ یہ حکم سارے سال کے لئے ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا کہ رمضان میں نیکیوں کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے یا ہونی چاہئے اس لئے ان دنوں میں خاص طور پر ان حقوق کی ادائیگی کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے اور ان دنوں کی نیکیوں کی عادت پھر مستقل نیکیاں بجا لانے کا ذریعہ بھی بن جاتی ہیں۔

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka
طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی و افراد خاندان

کلام الامام

''میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 157)

طالب دُعا: حفیظ احمد الہ دین، منیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان مع فیملی و افراد خاندان

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کے بنیادی مقصد عبادت کی طرف توجہ دلانے کے بعد کہ عبادت جہاں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والا بناتی ہے وہاں ایک حقیقی عابد اور عبدرحمان کو بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلانے والی ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔ اگر یہ دونوں قسم کے حق ادا نہیں ہو رہے تو ایسا شخص مومن نہیں بلکہ ان لوگوں میں شامل ہے جو متکبر اور شیخی بگھارنے والے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ ہر عابد سے ان اعلیٰ اخلاق کی توقع رکھتا ہے اور اس کا حکم دیتا ہے جو عاجز ہو کر ایک مومن کو ادا کرنے چاہئیں۔ ان حقوق کی ادائیگی کوئی یہ نہ سمجھے کہ کوئی بہت بڑی بڑائی ہے۔ حقوق کی ادائیگی بڑائی نہیں بلکہ ہر مومن کا فرض ہے اور ان حقوق کی ادائیگی سے ہی عبادتیں بھی قبول ہوتی ہیں۔

جیسا کہ آیت میں واضح ہے ان حقوق میں والدین کے حقوق ہیں۔ رشتہ داروں کے حقوق ہیں۔ یتیموں کے حقوق ہیں۔ مسکین لوگوں کے حقوق ہیں۔ رشتہ دار قریبی ہمسایوں کے حقوق ہیں۔ غیر رشتہ دار ہمسایوں کے حقوق ہیں۔ مختلف موقعوں پر ساتھ رہنے والے اٹھنے بیٹھنے والے لوگوں کے حقوق ہیں۔ مسافروں کے بھی حقوق ہیں اور جو ہمارے زیرنگیں ہیں، جو ہمارے پر انحصار کرنے والے ہیں ان کے بھی حقوق ہیں۔ گویا کہ اس ایک آیت میں تمام انسانیت کا خیال رکھنے اور ان کے حقوق ادا کرنے کا احاطہ کر کے ان کی ادائیگی کی طرف توجہ دلا دی بلکہ حکم دے دیا۔

والدین کے حقوق کے بارے میں قرآن کریم میں اور جگہ بھی ذکر ہے۔ بڑھاپے میں ان کی خدمت کرنا ان کا خیال رکھنا اولاد کا فرض ہے اور یہ کوئی احسان نہیں ہے۔ رشتہ داروں کے حقوق ہیں اس بارے میں اگر خاوند اور بیوی ایک دوسرے کے رشتہ داروں کے حق ادا کریں، سسرالیوں کے حق ادا کرتے رہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے کہ اپنے رِحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو تو گھروں کے بہت سے جھگڑے ختم ہو جائیں اور پیار اور محبت کی فضا پیدا ہو جائے۔ بہت سارے معاملات آتے ہیں جن جن گھروں میں ایسی ناچاقیاں ہیں انہیں ان دنوں میں خاص طور پر غور کرنا چاہئے اور بجائے ضد اور اَنا کے اپنے گھروں کو بسانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر یتیموں کی خبر گیری بھی ایک بہت اہم فریضہ ہے۔ ان کو معاشرے کا کارآمد حصہ بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ان کے حق کی ادائیگی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی اہمیت دی ہے کہ فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والے جنت میں اس طرح ہوں گے جس طرح دو انگلیاں اکٹھی ہیں۔ (صحیح مسلم کتاب الزھد والرقائق باب الاحسان الی الارملۃ والمسکین والیتیم حدیث 2983)۔ یعنی ہمارا بہت قریب کا ساتھ ہوگا۔

پس اس اہمیت کو جماعت کے افراد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور یتامیٰ کی خبر گیری کے لئے خرچ کرنا چاہئے۔ جماعتی طور پر بھی اس کا انتظام موجود ہے۔ پھر ضرورتمندوں اور مسکینوں کے حقوق ہیں جس میں تعلیم کے اخراجات ہیں۔ علاج معالجہ کے اخراجات ہیں۔ شادی بیاہ کے اخراجات ہیں۔ جماعت میں ان سب اخراجات کے پورے کرنے کے لئے علیحدہ فنڈ بھی جاری ہیں۔ ان میں بھی صاحب حیثیت لوگوں کو جن کو توفیق ہے جماعتی نظام کے تحت خرچ کرنا چاہئے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رشتہ دار اور قریبی ہمسایوں کے حقوق ادا کرو۔ پس اس میں وہ ہمسائے بھی آ جاتے ہیں جو قریبی رشتہ دار ہیں، جو قریب رہنے والے ہیں اور وہ بھی جن کے ساتھ اچھے دوستانہ تعلقات ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ ایسے ہمسایوں کا بھی خیال رکھو جن کو تم اچھی طرح جانتے نہیں۔ ان میں وہ ہمسائے بھی آ جاتے ہیں جو ہمارے قریبی ہمسائے نہیں، دُور کے ہمسائے ہیں اور وہ ضرورتمند ہمسائے بھی آ جاتے ہیں جن کے تمہارے ساتھ اچھے تعلقات نہیں۔

پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جو محبت اور پیار کو پھیلاتی ہے۔ صلح اور آشتی کی بنیاد ڈالتی ہے۔ ماحول میں امن اور سلامتی پیدا کرتی ہے۔ پھر ہم جلیسوں اور مسافروں کے حقوق کی ادائیگی کا حکم ہے۔ ان الفاظ میں حقوق کی ادائیگی کو میاں بیوی کے حقوق کی ادائیگی پر بھی حاوی کر دیا اور اپنے دوستوں، ساتھیوں، ساتھ کام کرنے والوں پر بھی پھیلا دیا اور افسروں اور ماتحتوں کا بھی اس میں احاطہ کر لیا۔ پھر وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ۔ کہہ کر ہر قسم کے ماتحتوں اور زیرنگیں افراد کے حق کی طرف توجہ دلا دی اور یہ سارے حقوق ادا کر کے فرمایا کہ اگر یہ حق ادا نہیں کر رہے تو تمہارے میں تکبر اور فخر پایا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔

پس دنیا میں امن قائم کرنے، سلامتی پھیلانے اور ہر قسم کے طبقے کے حقوق قائم کرنے کے لئے یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے۔ پس یہ دن جو ہمیں میسر آئے ہیں جو ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کے دن ہیں بلکہ خدا تعالیٰ خود ان دنوں میں ہمارے قریب آ گیا ہے اور ان لوگوں کو نوازنا چاہتا ہے جو اس کے بھی حق ادا کریں، جو عبادت کا بھی حق ادا کریں اور اس کے بندوں کا بھی حق ادا کریں۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہمیں عاجزی اختیار کرتے ہوئے ان تمام قسم کے حقوق کو ادا کرنے کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔

رمضان کے یہ دن ایک خاص ماحول کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں اور دوسری نیکیاں بجالانے کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں۔ ان سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہم نے اپنی عبادتوں کو مقبول کروانا ہے تو اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حق ادا کرنے کی طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ ......تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اُس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے‘‘۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12 تا 13۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے ایک جگہ فرمایا: ’’جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ نیک کاموں کی تبلیغ کرے اور مخلوق کو فائدہ پہنچاوے‘‘۔ (ملفوظات جلد ششم صفحہ 91۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی عبادتوں کے ساتھ تمام دوسرے حقوق جو حقوق العباد ہیں وہ بھی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم حقیقی رنگ میں رحمان خدا کے بندے بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کے قرب کو اس رمضان میں پہلے سے بڑھ کر پانے والے ہوں اور پھر مستقل زندگیوں کا حصہ بنانے والے ہوں۔

نماز کے بعد میں دو جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ مکرمہ ہدایت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عمر احمد صاحب مرحوم درویش کالا افغاناں قادیان کا ہے جو 4رجون 2015ء کو چند دنوں کی علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے درویشی کا دور بہت صبر اور شکر سے گزارا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم سے بہت محبت کرنے والی، مہمان نواز، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ کو بہت سے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے سلسلہ کی خدمت سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ دوسرے بیٹے خدمت سلسلہ بجالا رہے ہیں۔ آپ کی بیٹی ربوہ میں مقیم ہیں۔

دوسرا جنازہ مکرم مولوی محمد احمد ثاقب صاحب واقف زندگی، سابق استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کا ہے جو 18رمئی 2015ء کو مختصر علالت کے بعد 98 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت حکیم محمد عبدالعزیز صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ مڈل تک اپنے آبائی گاؤں بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد قادیان چلے گئے اور جامعہ احمدیہ قادیان سے مولوی فاضل کیا۔ 1939ء میں زندگی وقف کی تو حضرت مصلح موعود نے محترم ملک سیف الرحمن صاحب مرحوم کے ساتھ آپ کو دہلی کے ایک مشہور مدرسہ میں فقہ اور حدیث میں تدریس کی ٹریننگ کے لئے بھجوا دیا۔ اس کے بعد دیوبند، سہارنپور اور لاہور سے بھی فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ پارٹیشن سے قبل آپ کو کچھ عرصہ تک دفتر امور عامہ اور پھر دفتر وصیت میں خدمت کی توفیق ملی۔ پاکستان میں جامعہ احمدیہ قائم کیا گیا تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو اس میں استاد مقرر فرمایا جہاں چالیس سال تک آپ کو فقہ اور حدیث کے مضامین پڑھانے کی توفیق ملی۔ آپ نے فقہ کی مشہور کتاب ’’بدایۃ المجتہد‘‘ کے ایک حصہ کا اردو ترجمہ کیا جو ’’ہدایۃ المقتصد‘‘ کے نام سے جماعت کی طرف سے شائع ہوا۔ اسی طرح آپ کو دارالقضاء ربوہ میں قاضی اور ایک سال ناظم دارالقضاء کی حیثیت سے بھی خدمت کا موقع ملا۔ آپ دعا گو، منکسر المزاج اور دھیمی طبیعت والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کے بیسیوں شاگرد اکناف عالم میں مختلف اعلیٰ حیثیتوں سے جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں سات بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درجات بلند فرمائے، مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ✿ ... ✿ ... ✿

خصوصی دعا کی درخواست

میرے والد محترم خورشید احمد پربھاکر صاحب درویش قادیان ان دنوں کافی علیل ہیں۔ گردن کے منکے بڑھ جانے کے باعث کھانے پینے سے بالکل معذور ہو گئے ہیں۔ معدے تک کھانا پہنچانے کے لئے PEG سسٹم لگایا گیا ہے جس سے خوراک دی جا رہی ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب کرام سے والد صاحب کی شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

(کرشن احمد کارکن نظارت دیوان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
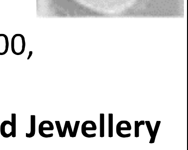

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی مئی، جون 2015ء

❁ جب تک اللہ تعالیٰ کسی کو زندہ رکھنا چاہتا ہے، تو اسکے گھر والوں کا کام ہے کہ اس کی خدمت کریں اور اس کو پالیں۔ اللہ تعالیٰ نے اگر موت دینی ہے خود ہی دے دیگا۔ کبھی کسی کی لمبی بیماری چل رہی ہے تو ہوسکتا ہے اس کے گناہوں کی بخشش کے سامان پیدا ہو رہے ہوں۔ تو تم اس کو کیوں مارنا چاہتی ہو، اسلئے یہ غلط ہے اور اسلام میں یہ جائز نہیں ہے۔

❁ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر مردوں کو پتہ ہو کہ شادی کر کے عورت یعنی اپنی بیوی کا حق ادا کرنا کتنی بڑی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو ادا نہ کرنے کا کتنا بڑا گناہ ہے اور پھر کتنی اللہ تعالیٰ سزا دے گا، تو پھر مرد شاید ایک شادی بھی نہ کریں۔ عورتوں کے تو بڑے حق ہیں۔ اس حق کو ادا کرنا ضروری ہے۔

❁ ہمارا یہ کام ہے کہ ہر ایک کو ہدایت کا پیغام پہنچا ئیں اور اگر کوئی ہدایت نہیں پاتا، تو وہ اپنے عملوں کی وجہ سے نہیں پاتا۔

❁ اپنی پڑھائی کی طرف پوری توجہ دو۔ اپنے سکول کا کام روز کا روز کرو اسکول کی جو پڑھائی ہے اس پر پوری طرح توجہ دو۔ اس کے بعد جو weekend ہے، اس میں ایک دن تو کچھ گھنٹے جماعت کو دے سکتی ہو تو دو۔

❁ جماعت کی تعلیم حاصل کریں اور اس تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنی نمازوں اور دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں۔ قرآن کریم پڑھیں اور اس کو سمجھیں۔ اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ جماعت کا دینی علم حاصل کریں، خود بھی اختیار کریں اور پھر آگے بھی بتائیں۔ اور پھر انشاء اللہ تعالیٰ جب شادیاں ہو جائیں گی تو اپنے بچوں کی اچھی تربیت کریں۔ اس کے علاوہ اپنے ماحول میں لجنہ کی لڑکیوں کی اچھی تربیت کریں۔

❁ اپنا دینی علم بڑھاؤ۔ پانچ نمازیں باقاعدہ پڑھا کرو۔ یہ یاد رکھا کرو کہ خدا تعالیٰ ہے۔ یہ یاد رکھا کرو کہ خدا تعالیٰ تمہارے ہر کام کو دیکھ رہا ہے۔ ہر کام جو تم کرتی ہو اللہ میاں اس کو دیکھ رہا ہے۔ پھر یہ کہ استغفار پڑھتے رہا کرو۔ شیطانی کاموں کو دیکھو تو استغفار پڑھو۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھو۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھو۔ ان دعاؤں کے ترجمے بھی یاد کرو۔ پھر غور سے پڑھو استغفار غور سے پڑھو سوچ سمجھ کے کرو۔ تو انشاء اللہ بچتے رہو گے۔

(واقفات نو کلاس میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بچیوں سے پاکیزہ نصائح)

{رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی 31 رمئی، 1 اور 2 رجون 2015 کی مصروفیات

31 رمئی 2015 بروز اتوار واقفات نو کی حضور انور سے ساتھ خصوصی کلاس

بعد ازاں واقفات نو کی کلاس کا آغاز ہوا۔ اس کلاس میں بھی جرمنی بھر سے چودہ سے سولہ سال کی تقریباً اڑھائی سو واقفات نو نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

اس کلاس کا موضوع ''مغربی معاشرہ میں واقفۂ نو کا کردار'' رکھا گیا تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزہ عائشہ احمد نے سورۃ الحشر کی آیات اُنیس تا اکیس کی تلاوت کی جن کا اُردو ترجمہ عزیزہ نائلہ طارق نے پیش کیا۔

بعد ازاں آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ فرحین منیر نے پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد عزیزہ عمامہ متین اور عزیزہ ہالہ مبشر نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں: ''غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئی ہیں۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد نمبر 19، صفحہ 22)

آپؑ مزید فرماتے ہیں:

''ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے۔ اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اسی طرح کی ناپاک اور گندی زندگی ہے جیسا کہ بیعت سے پہلے تھی اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر بُرا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ بُرے نمونے سے اوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونہ سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔''

(ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 455)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یہ بات ہر ایک فہیم انسان سمجھ سکتا ہے کہ بہت سا حصہ انسانوں کا نفس امّارہ کے ماتحت چل رہا ہے اور وہ اپنے نفس کے ایسے قابو میں ہیں کہ اس کے جوشوں کے وقت کچھ بھی خدا تعالیٰ کی سزا کا دھیان نہیں رکھتے۔ جوان اور خوبصورت عورتوں کو دیکھ کر بدنظری سے باز نہیں آتے۔ اور ایسے ہی بہت سی عورتیں ہیں کہ خراب دلی سے بیگانہ مردوں کی طرف نگاہیں کرتی ہیں۔ اور جب فریقین کو باوجود ان کی اس خراب حالت میں ہونے کے پوری آزادی دی جائے تو یقینا ان کا وہی انجام ہوگا جیسا کہ یورپ کے بعض حصوں سے ظاہر ہے۔'' (لیکچر لاہور، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 173، مطبوعہ لندن)

☆ بعد ازاں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظوم کلام ''عزیزو! دِل رہیں آباد بس اُس کی محبت سے'' عزیزہ عائلہ احمد نے ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ جس کے بعد عزیزہ کومل قاسم، دانیہ طاہر، ناعمہ نایاب، وجیہہ خان، نائلہ افتخار، کافیہ احمد نے باری باری درج ذیل مضمون میں سے کچھ حصے پیش کئے۔

یورپ کا معاشرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''یورپ کے معاشرے کو اگر دو لفظوں میں بیان کیا جائے تو وہ تموّج پیدا کرتا ہے، بے چینی پیدا کرتا ہے، ایسی تحریکات آپ کے سامنے رکھتا ہے جس کے نتیجہ میں دِل بے اطمینانی ہی محسوس نہیں کرتا بلکہ اُس کے اندر طلب کی ایک ایسی آگ بھڑک اٹھتی ہے جو کسی پانی سے بُجھ نہیں سکتی۔''

(مستورات سے خطاب برموقع جلسہ سالانہ قادیان، 27 ردسمبر 1991ء۔ حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ، صفحہ 72)

یورپین معاشرے کی صورت حال کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

''روز بروز جونئی زندگی کی دلچسپیوں اور مشاغل کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ نئے نئے ناچ گانوں کی قسمیں، نئی لذت یابی کے سامان ...... اپنے سر کے بالوں کے حلیے بگاڑ دینے، اچھے بھلے لباس کو تار تار کر کے اس طرح پہننا کہ گویا پھٹا ہوا لباس ہی ان کی نمایاں شان کے مطابق ہے اور اچھا لباس انکی شان گرانے والا ہوگا۔ بظاہر یہ چھوٹی چھوٹی باتیں پاگل پن کی باتیں نظر آتی ہیں لیکن فی الحقیقت ان کے نیچے ان کے اندر ایک بہت گہرا ناسور ہے جو رِس رہا ہے۔ ایک بہت بڑا دُکھ ہے اِن کے اندر، ایک بہت بڑا دکھ ہے جس کی علامتوں کے طور پر ان سے یہ حرکتیں سرزد

ہورہی ہیں۔انکی بھاری اکثریت آج اپنے ماضی سے پوری طرح غیر مطمئن ہوچکی ہے۔اپنے ماضی پر انہیں کوئی اعتماد نہیں اور کوئی یقین نہیں رہا۔اور ایک بھیانک مستقبل ہے۔‘‘

(مشعل راہ،جلدسوم،صفحہ 311)

یورپ کے ماحول میں حیا کی اہمیت واضح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’حیا کا تصور ہرقوم اور مذہب میں پایا جاتا ہے آج مغرب میں جو بے حیائی پھیل رہی ہے اس سے کسی احمدی بچی کو متاثر نہیں ہونا چاہئے۔آزادی کے نام پر بے حیائیاں ہیں۔لباس اور فیشن کے نام پر بے حیائیاں ہیں۔عورت کی فطرت میں جو اللہ تعالیٰ نے حیا رکھی ہے،ایک احمدی عورت کو اسے اور چمکانا چاہئے ،اسے اور نکھارنا چاہئے اور پہلے سے بڑھ کر با حیا ہونا چاہئے۔

ٹیلی وژن اور انٹرنیٹ کے ذریعے عریانی اور بے حیائی کا ایک طوفان اُمڈ آیا ہے۔ایک احمدی لڑکی کا فرض ہے کہ وہ کسی احساس کمتری کے بغیر،فیشن کی تقلید کرتے ہوئے اس حدتک نہ بڑھ جائے کہ بے حیائی کا یہ سیلاب اسے بہالے جائے بلکہ اپنے کردار وعمل سے ایک مضبوط بند اس کے آگے باندھ دے اور دنیا پر یہ ثابت کردے کہ اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہوکر وہ اپنی عزت وعصمت کی حفاظت دوسروں سے زیادہ بہتر انداز میں کرسکتی ہے۔

بازاروں اور تفریح گاہوں میں پردے کا خیال نہ رکھنا مخلوط پارٹیوں میں بے پردہ شامل ہونا، کزنز، کلاس فیلوز، لڑکوں اور دوسرے غیرمردوں سے غیرضروری دوستی اور میل جول، چست اور عریاں لباس کا استعمال،لغو اور بیہودہ پروگرام دیکھنا یا ان میں شامل ہونا،جینز کے ساتھ چھوٹا سا بلاؤز پہن لینا،ایسی ملازمت کرنا جہاں لباس حیا کے تقاضوں کے خلاف پہننا پڑے، بیہودہ اور مخرب اخلاق رسائل وکتب پڑھنا اور فلمیں دیکھنا،شادیوں میں ڈانس کرنا،یہ سب وہ شیطانی حربے ہیں جو عورت سے اس کی حیا چھین کر اسے بدصورت بناڈالتے ہیں۔ اور جہاں حیا کا احساس ختم ہوجائے وہیں سے پاکدامنی پر چھینٹے پڑنے کے خطرات کا آغاز ہوجاتا ہے۔

پس ہر احمدی لڑکی یہ یاد رکھے کہ اس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کو مان کر اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کا عہد کیا ہے۔آپ کی جماعت میں شامل ہوکر اس کا ایک مقام اور تقدّس ہے جو اسے دوسروں سے ممتاز کر رہا ہے۔مگر یہ پہچان اور امتیاز صرف اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے کہ اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو۔کسی احساسِ کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر ہر اس عمل سے دُور رہے جس سے حیا اور پاکدامنی پر معمولی سی آنچ بھی آتی ہو۔اپنے آپ کو شیطانی حملوں سے بچائے اور اس کے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ خود کو اس لباس سے ڈھانکے جو تقویٰ کا لباس ہے۔اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔‘‘

(روزنامہ الفضل 19؍اکتوبر 2011)

(ماہنامہ مصباح ربوہ اپریل 2012،صفحہ 14تا15)

برائیوں سے بچاؤ کیلئے زریں نصائح

ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے پیارے خلفائے کرام مغربی معاشرے کی برائیوں کی نشاندہی کر کے ہمیں اپنے اندر کی کمزوریوں کو دور کرنے اور اپنے کردار کی اصلاح کرنے کیلئے کئی امور کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ان میں سے چند امور پیش کئے جاتے ہیں:

1۔بچپن ہی سے نیکیوں سے ذاتی لگاؤ اور خود اعتمادی پیدا کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:

’’اس معاشرے میں جہاں ماحول نیکیوں کے مخالف ہے، جہاں بدیوں کو تقویت دینے والا ہے وہاں بچپن ہی سے نیکیوں سے ذاتی لگاؤ پیدا کرنا اور اسکے لئے روز مرّہ کے مواقع سے فائدہ اُٹھانا بہت ضروری ہے...... دوسری بات جو سمجھانے کی ضرورت ہے وہ خود اعتمادی پیدا کرنا ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جب بچے باہر سکولوں میں جاتے ہیں تو بعض لوگ انکو حقارت سے دیکھتے ہیں، ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔لیکن ان میں اگر خود اعتمادی ہو اور ماں باپ اِن کو پہلے سے سمجھا چکے ہوں کہ تمہاری نیکیوں پر سوسائٹی تمسخر اڑائے گی،تمہیں ذلیل نظروں سے دیکھے گی لیکن تم نے سر اٹھا کر چلنا ہے۔ اگر کہیں سر اٹھانا جائز ہے تو اس موقع پر سر اٹھانا جائز ہے...... پس نیکی پر خود اعتمادی یہ بہت ضروری ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20؍جون 1997۔مشعل راہ،جلد 4،صفحہ 433)

2۔لغو مجالس میں شریک نہ ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’حدیث میں آیا ہے کہ جہاں مزاج کے مطابق بات نہ ہو اس مجلس سے اٹھ جانا چاہئے جہاں صرف شور شرابا اور ہُو ہا ہو رہا ہے، بلاوجہ غل غپاڑہ مچایا جارہا ہے۔یہاں نوجوانوں میں اکثر بلاوجہ شور مچانے کی عادت ہے۔ پھر غلط قسم کی لڑکوں اور لڑکیوں کی دوستیاں ہیں تو اس سے ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ بچیں۔ان لوگوں میں تو یہ عادت اس وجہ سے بھی ہے کہ انکو دین کا پتہ کچھ نہیں۔انکا دین کا خانہ خالی ہے۔انکو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے مزے کا نہیں پتہ،اس لئے وہ اپنی باتوں میں،اس شور شرابے میں سکون اور سرور تلاش کررہے ہوتے ہیں۔مگر ہمارے نوجوانوں کو ہمارے لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ سے ملنے کے راستے حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام نے اس زمانے میں سکھا دیئے ہیں۔اس لئے ہمیشہ ایسی مجلسیں جو لہوولعب کی مجلسیں ہوں،فضول قسم کی مجلسیں ہوں اور تاش اور ناچ گانے وغیرہ کی مجلسیں ہوں،شراب وغیرہ کی مجلسیں ہوں ان سے بچتے رہنا چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16؍جولائی 2004،مشعل راہ جلد 5،صفحہ 242تا243)

3۔نمازیں سوچ سمجھ کر پڑھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بارے میں فرماتے ہیں:

’’برائیوں سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ گیارہ بارہ سال کی عمر یا چودہ پندرہ سال کی عمر کے بچے ایسی عمر کے بچے ہیں جن کو برائی اور نیکی کا بڑی اچھی طرح پتہ لگ جاتا ہے۔پھر برائیوں سے بچنے کی اس میں دعا سکھائی ہے۔نماز میں سورۃ فاتحہ میں آپ پڑھتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے آپ دعا مانگتے ہیں کہ اللہ میاں ہمیں برائیوں سے بچا اور صحیح رستے پر چلا اور برائیوں سے بچنے کیلئے اور صحیح رستے پر چلنے کیلئے ہم تجھ سے تیرا فضل مانگتے ہیں۔دعا کرتے ہیں، تیرے آگے جھکتے ہیں۔ پھر نیک لوگوں کے رستے پر چلا ہمیں۔ اور وہ نیک لوگوں کا رستہ کیا ہے؟ وہ راستہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں دکھایا اور اسی رستے پر چل کر ہمیں کامیابیاں مل سکتی ہیں۔تو اس لئے جب آپ نماز پڑھتے ہیں تو غور سے پڑھیں سوچ سمجھ کر پڑھیں۔‘‘

(خطاب 10؍اپریل 2005 برموقع اطفال ریلی برطانیہ۔مشعل راہ،جلد 5،صفحہ 347)

4۔والدین کا ادب اور انکے لئے دعا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں:

’’پھر اللہ میاں کا حکم ہے برائیاں جو بہت ساری ہیں ان سے رکنے کا اور اچھائیاں اختیار کرنے کا۔ان میں سے ایک نیکی یہ ہے کہ اپنے ماں باپ کی عزت کرو،ان کا احترام کرو، اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ہمیں دعا سکھائی ہے کہ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا کہ اے اللہ تو ان پر رحم کر، ان کا ہر دم محافظ ہو، ہر وقت ان کی نگہداشت کر، ان پر رحم فرما۔‘‘

(خطاب 10؍اپریل 2005 برموقع اطفال ریلی برطانیہ۔مشعل راہ جلد 5،صفحہ 346تا347)

آخر میں مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ پر اپنا مضمون ختم کرتی ہوں:

’’خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کرے گا مگر یاد رکھو کہ یہ بات یونہی حاصل نہیں ہوسکتی اس کے لیے ضروری ہے کہ تم نمازوں میں دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلودہ زندگی سے نجات پاؤ۔‘‘

(ملفوظات،جلد 3،صفحہ 608)

مضامین پیش کئے جانے کے بعد عزیزہ خنسا نوید، سلسبیل ظفر، دانیہ کائنات، دانیہ عابد نے ایک ترانہ ’’پیامِ حق سنانا ہے، نئی منزل دکھانی ہے۔ہمیں بھٹکے ہوؤں کو پھر سے سیدھی راہ دکھانی ہے‘‘ ترنم سے پڑھ کر سنایا۔

☆ پروگرام پیش کئے جانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نو بچیوں کو سوالات پیش کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا: ہماری ٹیچر نے سکول میں سوال کیا تھا کہ آیا تم لوگ سزائے موت کے حق میں ہو یا نہیں؟ اس پر میں نے کہا تھا کہ میں تو سزائے موت کے حق میں ہوں کیونکہ میں نے ایک دفعہ سُنا تھا کہ اسلام کہتا کہ جان کے بدلہ جان اور کان کے بدلہ کان۔اسپر ہمارا ٹیچر کہہ رہا تھا کہ اسلام تو پھر بہت ظالم مذہب ہے۔ میں نے اب پوچھنا تھا کہ اسلام میں ایسا کیوں ہے اور ہم ٹیچروں کو کیا جواب دیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ تورات کیا کہتی ہے؟ پہلے ان سے کہو کہ تورات پڑھو۔ظالم مذہب تو یہودیوں کا ہے جو عام طور پر چھوڑتے نہیں۔قرآن کریم تو یہ کہتا ہے کہ بدلہ میں تو ہے لیکن اگر تم دیت دے دیتے ہو اور اس کے رشتہ دار معاف کردیتے ہیں تو کچھ پیسے دے کر دیعت دے کر، کچھ مال دے کر اس کو بخشا بھی جاسکتا ہے۔جس نے کسی کو قتل کیا وہ ظالم نہیں ہے اور اس کو اگر اس کی سزا دی جائے تو حکومت یا قانون جو اس کو سزا دیتا ہے وہ ظالم ہے۔حالانکہ اسلام پھر یہ بھی کہتا ہے کہ اگر اس کے رشتہ دار اس کو معاف کردیتے ہیں۔ بغیر کچھ لئے بھی اسکو معاف کرسکتے ہیں اور کچھ لے کر بھی اس کو معاف کرسکتے ہیں،جس کو دیت کہتے ہیں۔ تو اس طرح سے اس کو معاف کرسکتے ہیں۔اسلام سزا تو دیتا ہے لیکن ساتھ معافی کی بھی بات کرتا ہے۔ اسلام سزا دیتا ہے لیکن کہتا ہے کہ اگر اصلاح بغیر سزا کے ہوسکتی ہے تو اصلاح کرو۔ اسلام کا قانون بڑا balance قانون ہے۔اس کو کہو کہ تورات پڑھو اور پہلے اپنے یہودیوں کو ظالم کہو، پھر دیکھیں گے کہ جرمنی میں یہودیوں کو کوئی ظالم کہہ کر بچتا ہے کہ نہیں۔ Anti-Semitism کا ہرجگہ قانون پاس ہے اور وہ قانون سامنے آجائے گا۔کسی یہودی کو برا کہو تو تمہیں ماردیں گے۔اس ٹیچر کو کہو کہ پہلے تورات کی بات کرو، قرآن کی بات بعد میں کرنا۔تو پھر وہ کیا کہتا ہے۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں ہوتی confidence سے بحث کیا کرو۔

☆ایک وقف نو بچی نے سوال کیا: میرے دو سوال ہیں۔پہلے میں نے پوچھنا تھا کہ ڈاکٹر پہلے سے بتادیتا ہے کہ مرنے والے ہیں پھر assistent-dying استعمال کرسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمہارا سوال ہی غلط ہے۔ڈاکٹر کوئی خدا ہے کہ

جو بتا دیتا ہے کہ مرنے والے ہیں۔ سوال تو یہ ہے کہ بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں اور انسان ایسی stage پر چلا جاتا ہے کہ جہاں انسان، oxygen بھی پوری طرح کام نہیں کر رہی ہوتی ہے اور اسے ventilator پر رکھا ہوتا ہے۔ یا اسکے گردے کام نہیں کر رہے یا کوئی اور organ فنکشن نہیں کر رہے اس کی وجہ سے موت واقع ہونی ہے جیسے brain damage ہو چکا ہے۔ اس وقت اس کو جو آرٹیفیشل oxygen جو دی جاتی ہے یا ventilation پر رکھا جاتا ہے یا مشینیں استعمال کی جاتی ہیں، تو کیا تم یہ پوچھنا چاہتی ہو کہ آیا ان کو رکھنا چاہئے یا نہیں؟ یا تمہارا سوال یہ ہے کہ آیا mercy killing جائز ہے یا نہیں؟ اس میں آسٹریا میں قانون ہے کہ اگر کوئی بیمار ہو جائے تو ڈاکٹر اس کو دوائی دیتا ہے یا ٹیکا لگاتے ہیں۔ تنگ آ گیا لمبی بیماری سے اس کو اعصابی بیماری ہے یا depression کی بیماری ہے یا old age کی بیماری ہے کوئی اس کو پوچھنے والا نہیں۔ تو اس کو ٹیکا لگائیں اور مار دیں۔ یہ سوال پوچھا ہے۔ جرمنی میں تو یہ قانون نہیں؟

اس پر وقف نو بچی نے عرض کیا جی جرمنی میں نہیں ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: UK میں بھی نہیں ہے، بعض ملکوں میں ہے۔ اسلئے لوگ وہاں جاتے ہیں، UK سے بھی اور ادھر جرمنی سے بھی دوسرے مختلف ملکوں میں جاتے ہیں اور وہاں جا کر مر جاتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کسی کو زندہ رکھنا چاہتا ہے، تو اسکے گھر والوں کا کام ہے کہ اس کی خدمت کریں اور اس کو پالیں۔ اللہ تعالیٰ نے اگر موت دینی ہے خود ہی دے دیگا۔ کبھی کسی کی لمبی بیماری چل رہی ہے تو ہو سکتا ہے اس کے گناہوں کی بخشش کے سامان پیدا ہو رہے ہوں۔ تو تم اس کو کیوں مارنا چاہتی ہو، اسلئے یہ غلط ہے اور اسلام میں یہ جائز نہیں ہے۔

☆اس وقف نو بچی نے دوسرا سوال کیا کہ میرا ایک اور سوال تھا کہ آپ کے پاس ایک ID-Card ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے پاس میرے ملک کا اپنا ID-Card ہے۔ ایک Aims کا Card میرا ابھی ہے۔ میں بھی جہاں جلسہ پر جاؤں تو وہ دکھا کر جلسہ میں enter ہو سکتا ہوں۔ بلکہ جو جلسہ کی ڈیوٹیاں لگتی ہیں، تو سب سے پہلے میں اپنا card چیک کرواتا ہوں تا کہ میری entry ہو جائے۔

☆ایک وقف نو بچی نے سوال کیا: ایک لڑکی جو وقف نو میں ہے، وہ dolmetscher یعنی translator بن سکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ضرور بن سکتی ہے۔ بلکہ بننا چاہئے۔ یہ ہی تو میں نے کہا ہے کہ بنو۔ کئی دفعہ میں کہہ چکا ہوں اور تمہیں ابھی یہ بھی نہیں پتہ۔ تم وقف نو کی لڑکی ہو اور ۱۵ سال کی بھی ہو گئی ہو۔

☆ایک وقف نو بچی نے سوال کیا: کئی لوگ کہتے ہیں کہ اس کی اجازت نہیں ہوتی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نہیں، اسکی اجازت ہے۔ ضرور ہے بلکہ اچھی بات ہے، translator بنو اور پھر اتنی اچھی language ہو جائے کہ جو بھی زبان تم سیکھو، جرمن یا کوئی اور تو پھر کتابیں بھی translate کر سکو، litrature کو translate کر سکو۔

☆ایک وقف نو بچی نے عرض کیا کہ میرا سوال یہ ہے کہ روزہ رکھنے کی صحیح عمر کیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب تم برداشت کر سکتی ہو۔ کوئی عمر نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر سٹوڈنٹ ہو تو اور تمہاری ابھی پڑھنے کی عمر ہے، عادت ڈالنی ہو تو روزہ رکھ لینا چاہئے لیکن اس وقت جب چھوٹے روزے ہوں۔ لیکن آج کل تو ۱۸، ۱۹، ۲۰ گھنٹے کے روزے ہوتے ہیں، اس لئے چھوٹی عمر کو اور سٹوڈنٹس کو جب وہ سکول جا رہے ہیں تو نہیں رکھنے چاہئے۔ ۱۷ یا ۱۸ سال کی عمر میں جب آدمی پوری طرح میچور ہو جاتا ہے تو اس وقت رکھنا چاہئے، لیکن اس سے پہلے کبھی کبھی عادت ڈالنے کیلئے روزے رکھ لینے چاہئیں۔ لیکن اگر اتنی کمزور ہو، تمہاری طرح کہ روزہ رکھو ۱۸ گھنٹے کا اور شام کو ضعف میں پڑ جاؤ تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ روزہ کا مقصد، دعا کرنا عبادت کرنا ہے، اگر سارا دن بھوکے رہ کر پانچ نمازیں بھی نہیں پڑھی جاتیں تو تمہارے روزہ کا فائدہ کیا؟ پھر قرآن کریم بھی پڑھنا چاہئے، نمازیں بھی اچھی طرح پڑھنی چاہئیں، صبح تہجد بھی اٹھ کر پڑھنی چاہئے، اگر یہ سارے کام کر سکتی ہو تو ٹھیک ہے، ورنہ پھر ۱۷ یا ۱۸ سال کی عمر میں جب انسان تھوڑا بالغ ہو جاتا ہے، اس وقت رکھو۔ باقی عادت ڈالنے کیلئے بھی ۱۰، ۱۱، ۱۲ سال کی عمر میں بچے چھوٹے دنوں کے روزے رکھ لیتے ہیں۔

☆ایک وقف نو بچی نے سوال کیا: جب ہم جرمن زبان میں خط لکھتے ہیں اور آپ کو بھیجتے ہیں، تو آپ جرمن خط پڑھتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جرمن تو مجھے آتی نہیں، اسلئے تمہارا خط اس طرح سے تو نہیں پڑھتا لیکن اس جرمن خط کا translation ہو کر اس کی summary بن کر میرے پاس آ جاتی ہے۔ وہ میں ضرور دیکھ لیتا ہوں۔ پھر جو کوئی بات جواب دینے والی ہو تو اس کو میں لکھ دیتا ہوں۔ ورنہ جو دعائیہ ہو تو اس پر دعائیہ جواب لکھ کر کہہ دیتا ہوں، کیونکہ ان کو میں نے بتایا ہوا ہے کہ دعائیہ جواب دے دیں۔ تو وہ جرمن زبان میں دے دیتے ہیں۔ لیکن سارے خط جو تمہارے آتے ہیں، میرے سامنے سے گزرتے ہیں اور اس کی summary بن کر آ جاتی ہے اور نام میرے سامنے آ جاتے ہیں۔

☆ایک وقف نو بچی نے سوال کیا: میرے دو سوال ہیں۔ پہلا سوال یہ کہ جو کلاس ہوتی ہے وہ آپ صرف وقف نو بچیوں کے ساتھ کیوں رکھتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کس نے کہا کہ صرف وقف نو کی بچیوں کے ساتھ رکھتے ہیں؟ UK میں کلاسیں ہوتی ہیں وہ دوسرے بچے اور بچیوں کے ساتھ بھی ہوتی ہیں۔ کل جو یونیورسٹی سٹوڈنٹس تھے ان کے ساتھ دو کلاسیں ہوئی ہیں۔ جرمنی میں ہوئی ہیں۔ لمبی چوڑی ملاقات ہوئی ہے۔ گھنٹے سے زیادہ کی ہوئی ہے۔ اگر وقت ہو تو دوسروں کے ساتھ بھی رکھ لیتا ہوں۔ لیکن واقفات نو اس لئے کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو وقف کیا ہوا ہے اور ان کو ضرورت ہے کیونکہ انہوں نے دین کے کام کرنے ہیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے کہ وہ دین کے کام کیلئے آگے آئیں گی۔ اس لئے ان کو زیادہ توجہ دینے کیلئے کلاس رکھتا ہوں، تا کہ وہ زیادہ trained ہو جائیں اور باقیوں کو بھی training دے سکیں۔ اگر وقت زیادہ ہو تو دوسروں کے ساتھ بھی کر لیتا ہوں، UK میں بھی بعض دفعہ دوسروں کے ساتھ کر لیتا ہوں۔

☆اس وقف نو بچی نے عرض کیا کہ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ آپ بتا سکتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں نو بیویاں تھی یا دس۔ کیونکہ اس کا مجھے صحیح نہیں پتا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھی اور زندگی میں ایک وقت میں میرا خیال ہے سات تھیں۔ یا نو تھیں ایک وقت میں۔ لیکن یہ اجازت صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تھی کیونکہ آپ اس وقت صحیح طرح حق ادا کر سکتے تھے۔ باقی مسلمانوں کیلئے زیادہ سے زیادہ چار ہیں اور وہ بھی بعض حالات میں ہیں کہ اگر شرطیں پوری ہو سکتی ہیں، تمام condition پوری ہو سکتی ہیں اور ضرورت بھی موجود ہو، بعض ایسی چیزیں ہیں جن سے شادی کرنا ضروری ہو جائے، اس لئے ایک سے زائد کی اجازت ہے، otherwise حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر مردوں کو پتہ ہو کہ شادی کر کے عورت یعنی اپنی بیوی کا حق ادا کرنا کتنی بڑی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو ادا نہ کرنے کا کتنا بڑا گناہ ہے اور پھر کتنی اللہ تعالیٰ سزا دے گا، تو پھر مرد شاید ایک شادی بھی نہ کریں۔ عورتوں کے تو بڑے حق ہیں۔ اس حق کو ادا کرنا ضروری ہے۔

☆ایک وقف نو بچی نے سوال کیا: جو آپ ٹوپی پہنتے ہیں، تو اس کا مطلب کیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹوپی کا مطلب پگڑی ہے۔ یہ روایت ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہنا کرتے تھے، خلفاء پہنتے ہیں، اس لئے روایۃً چل رہا ہے، اس کی کوئی significance ایسی نہیں ہے کہ شرعی حکم ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور طرح کی پہنا کرتے تھے، مختلف وقتوں میں مختلف تھی۔ عربوں میں ویسے بھی اتنا رواج نہیں، حضرت عمر ایک چھوٹی سی ٹوپی پہنا کرتے تھے۔ ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک بادشاہ تھا، غالباً وہ روم کا تھا، اس کے سر میں بڑا درد ہوتا تھا۔ تو اس کو خواب آئی کہ جو اسلام کا خلیفہ ہے اس کی ٹوپی تم منگا کر سر پر پہنو تو تمہارا سر درد ہٹ جائے گا یا کسی نے اس کو یہ بتایا تھا۔ تو اس نے حضرت عمر کو لکھا کہ مجھے اپنی ٹوپی بھیجیں میرے سر میں درد ہوتا ہے۔ تو حضرت عمر نے اپنی ایک پرانی ٹوپی جو کہ ایک چھوٹی سی ٹوپی تھی۔ جیسا تم نے اپنے سر کے اوپر نقاب باندھا ہوا ہے، اپنے حجاب کے اوپر اس طرح کی ٹوپی۔ وہ جو حاجی بھی پہنتے ہیں۔ عام لوگ پہنتے ہیں۔ میں نے بھی گھر میں جب نماز پڑھنی ہو تو چھوٹی سی ٹوپی پہنتا ہوں۔ تو وہ ٹوپی جو گندی میلی ٹوپی تھی، سر پر تیل لگ لگ کر، تیل سے بالکل oily ہوئی تھی۔ پرانی ٹوپی بھیج دی۔ بادشاہ کو بڑا غصہ چڑھا کہ میں اتنا بڑا بادشاہ ہوں، مجھے یہ گندی سی ٹوپی بھیج دی ہے، میں نہیں پہنوں گا، اس کو اتنا شدید سر درد ہوا کہ برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ اس نے کہا ٹھیک ہے دیکھ لیتے ہیں۔ اس نے ٹوپی پہنی تو سر درد ہٹ گئی پھر اس نے اُتار دی، کہ نہیں میں نہیں اب پہنوں گا۔ سر درد تو ٹھیک ہو گئی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد اسے دوبارہ سر درد ہوئی تو اسے پھر مجبوراً پہننی پڑی۔ تو اس طرح اس کا سر درد ہٹتا تھا۔ یہ ٹوپی کی برکت تھی۔ بہرحال کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی خاص قسم کی ٹوپی کی اہمیت نہیں ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے لئے عبادت کرنے کے لئے جانا ہے یا ویسے ہی out of respect تمہیں عبادت کیلئے تو پہننی ہی پہننی ہے۔ لیکن ویسے بھی ایک اچھا لباس ہے۔ ہمارا رواج بھی ہے اس لئے پہنی جاتی ہے۔

☆ایک وقف نو بچی نے سوال کیا: ہدایت دینے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے کہ کس انسان کو دینی ہے اور جن لوگوں کو ہدایت نہیں ملتی، تو کیا وہ گناہ گار ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ مجھے پتہ ہے کہ کس نے ہدایت لینی ہے، اللہ تعالیٰ کو انسان کے انجام کا پتہ ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ تمہارا کام پیغام پہنچانا ہے۔ تم اپنا فرض ادا کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ فرمایا کہ آپ ﷺ کا کام تبلیغ کرنا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے آپ تبلیغ کریں، تو ہدایت کون پاتا ہے کون نہیں پاتا، یہ مجھے پتہ ہے کہ کس نے ہدایت پانی ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ میں مکہ کے سارے لوگوں کو تبلیغ کی۔ سب کی ہدایت کیلئے دعا بھی

کی ہوگی۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو آدمیوں کیلئے دعا کی کہ اگر یہ دو مجھے مل جائیں تو میرے پاس ایک طاقت آجائے گی۔ تو ان میں سے ایک ابوالحکم تھا جس کو بعد میں ابو جہل کہتے ہیں اور ایک حضرت عمرؓ تھے۔ اللہ تعالیٰ کو تو یہ پتہ تھا حضرت عمر نے ہدایت پانی ہے، اس لئے انکا ایک واقعہ ہو گیا اور قرآن شریف کی ایک آیت نے ان کی ہدایت کا سامان کر دیا۔ اور جو ابوالحکم تھا وہ جہل ہو کے، ابو جہل ہو کر مر گیا۔ اس کو ہدایت نہیں ملی۔ اس لئے ہمیں نہیں پتہ کہ کس نے ہدایت پانی ہے۔ لیکن ہمارا یہ کام ہے کہ ہر ایک کو ہدایت کا پیغام پہنچائیں اور اگر کوئی ہدایت نہیں پاتا، تو وہ اپنے عملوں کی وجہ سے نہیں پاتا۔ اس لئے جب اللہ تعالیٰ ان سے یہ پوچھے گا کہ جب ہدایت تمہیں مل گئی، تو تم نے کیوں نہیں مانا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ علم تو ہے کہ اس نے نہیں ماننا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ تم نے نہیں ماننا، بعض لوگ مان جاتے ہیں اور بعض پھر مرتد ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جو جرم کرتے ہیں اس کی سزا تو اللہ تعالیٰ اس کو دے گا۔ کیا دیتا اور کس طرح دیتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

☆ایک وقف نو بچی نے عرض کیا: حضور آپ کا بہت بہت شکریہ جب ہمبرگ کی لجنہ اور ناصرات لندن آئی تھیں، تو آپ کا بہت بہت شکریہ کہ ہم مسجد میں ٹھہر سکے اور وہاں سب کچھ دیکھ سکتے تھے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وہاں آپ گئی تھی تو اچھا ہوا۔ مجھے لگتا ہے کہ شکریہ کا خط لکھ دیا تھا۔

اس پر وقف نو بچی نے عرض کیا: لگتا ہے ابھی نہیں لکھا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لگتا ہی ہے ابھی تک۔ مجھے شکریہ کا خط کئی عورتوں نے لکھ دیا تھا۔ جزاک اللہ۔

☆ایک وقف نو بچی نے سوال کیا: جماعتی کاموں کو اور اپنے اسکول کے کام کو ٹھیک رکھنے کیلئے کتنی محنت کرنی چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اپنی پڑھائی کی طرف پوری توجہ دو۔ اپنے سکول کا کام روز کا روز کرو اسکول کی جو پڑھائی ہے اس پر پوری طرح توجہ دو۔ اس کے بعد جو weekend ہے، اس میں ایک دن تو کچھ گھنٹے جماعت کو دے سکتی ہو تو دو۔ اگر دوسرے دن بھی دے سکتی ہو تو دو۔ لیکن بہر حال جو پڑھائی اس مقصد سے کرنی ہے کہ علم حاصل کر کے میں نے جماعت کی خدمت کرنی ہے اور اگر اب وقت ضائع کر دیا تو پھر اس پڑھائی کیلئے دو سال بعد وقت دوبارہ نہیں مل سکتا۔ لیکن جماعتی کام کیلئے وقت دو سال بعد بھی مل جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن عادت ڈالنے کیلئے ساتھ ساتھ weekend پر کچھ نہ کچھ اجلاس اگر ہوتے ہیں یا اور کوئی کام سپرد ہیں، جو گھنٹے دو گھنٹے میں ہو جاتا ہے تو کر لیا کرو۔ آپ لوگوں کے پاس ایسا کونسا کام ہے جو سارا دن لگ جائے اور ختم نہ ہو۔ اگر گپیں مارنی ہوں تو اور بات ہے۔ لجنہ بیٹھ کر گپیں مارتی رہتی ہے۔ باقی کام تو گھنٹے میں ختم ہو جاتے ہیں۔

☆اس وقف نو بچی نے عرض کیا کہ میرا دوسرا سوال تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جو فرعون تھے ان کا کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ آخری فرعون تھے۔ کیا وہ حقیقۃً آخری فرعون تھے یا ان کے بعد بھی کوئی آیا تھا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: فرعون تو پیدا ہوتے ہی رہے ہیں۔ پہلے بھی اور بعد میں بھی۔ اس فرعون کا جسم بھی محفوظ ہو گیا تھا جو دریا میں ڈوبا تھا اور اس کے بعد بھی فرعون بنا۔ حضرت موسیٰ تو ہجرت کر گئے تھے اور اپنے علاقہ کنعان میں چلے گئے تھے۔ وہاں فرعون تو پیدا ہوتے رہے ہیں۔ فرعونوں کی تاریخ تو بڑی پرانی ہے۔ چلتی رہی ہے۔ فرعون تو بادشاہوں کا لقب تھا۔ بادشاہت تو ختم نہیں ہو گئی تھی۔ جو بادشاہت رہی وہی فرعون تھے۔

☆ایک وقف نو بچی نے عرض کیا: میرا سوال ہے کہ ہم وقف نو جماعت کی ترقی کیلئے کیا کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛ سب سے اچھا یہ کر سکتے ہیں کہ جماعت کی تعلیم حاصل کریں اور اس تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنی نمازوں اور دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ قرآن کریم پڑھیں ۱۳، ۱۴ یا ۱۵ سال کی تو ہو گئی ہیں۔ قرآن کریم پڑھیں اور اس کو سمجھیں۔ اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ جماعت کا دینی علم حاصل کریں، خود بھی اختیار کریں اور پھر آگے بھی بتائیں۔ اور پھر انشاء اللہ تعالیٰ جب شادیاں ہو جائیں گی تو اپنے بچوں کی اچھی تربیت کریں۔ اس کے علاوہ اپنے ماحول میں لجنہ کی لڑکیوں کی اچھی تربیت کریں۔ پھر اگر کچھ بن جاؤ گی، اگر ڈاکٹر بن جاؤ گی، تو ڈاکٹر بن کر خدمت کرو یا انجینئر بن جاؤ گی یا کچھ حد تک architect ورنہ teacher یا translator بن جاؤ تو زیادہ اچھی بات ہوگی۔ تو ان فیلڈز میں خدمت کروگی۔

☆ایک وقف نو بچی نے سوال کیا: جب ہم دوسروں کو تبلیغ کرتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب صلیب پر چڑھایا گیا تو پھر ان کی پسلی زخمی ہو گئی تو اس وقت پانی اور خون نکلا تھا۔ سائنسی لحاظ سے یہ کہاں ثابت ہے کہ جب پانی اور خون نکلے تو انسان زندہ ہوتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم ذرا science پڑھو تو تمہیں پتہ لگ جائے گا۔ پسلی چیک نہیں کی تھی بلکہ نیزہ یوں کر کے کھینچا تو خون نکلا۔ تو جب انسان زندہ ہو اور دل دھڑک رہا ہو تو وہاں سے خون رِستا ہے۔ مردہ آدمی کے جسم سے خون نہیں رسا کرتا۔ جب سپاہیوں نے نیزہ یوں کر کے اُوپر سے نیچے ان کے جسم پر پھیرا تو وہاں سے خون نکلا ساتھ ہلکا سا پانی بھی تھا تو اس سے ثابت ہوا کہ وہ زندہ تھے۔ اور اس کے بعد یہ ثابت ہوا کہ حواریوں نے انہیں ایک کمرہ میں رکھا۔ پھر وہاں ایک مرہم عیسیٰ کی دوائی بنائی گئی۔ وہ مرہم عیسیٰ کے نام سے مشہور ہے۔ وہ ان پر لگائی گئی۔ اگر وہ مردہ ہو گئے تھے تو ان کے زخموں کو heal کرنے کے لئے دوائی لگانے کی کیا ضرورت تھی۔ تو سائنسی طور پر یہ ثابت ہے کہ انسان زندہ ہو تو تب ہی خون نکلتا ہے ورنہ نہیں نکلتا۔

☆ایک واقف نو بچی نے سوال کیا: کہ میرا دوسرا سوال یہ تھا کہ ایک حدیث ہے کہ عیسیٰ اور مہدی ایک ہی وجود ہیں۔ اس کی وضاحت کر دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وضاحت کیا کریں۔ یہ بات ہم مانتے ہیں۔ تو اس میں وضاحت کی ضرورت کیا ہے۔ تم مانتی ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ہیں اور تم یہ بھی مانتی ہو کہ وہ مہدی معہود ہیں۔

اس پر بچی نے عرض کیا جی حضور یہ مانتی ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بس پھر ایک وجود ہو گیا۔ یہی حدیث تھی۔ مسیح اور مہدی دو مختلف وجود نہیں ہو سکتے کیونکہ ایک نے آنا ہے پیار محبت کی تعلیم دینے اور دوسرے نے تلوار چلانی ہے تو کام کس طرح بنے گا۔ نہ مسلمانوں میں سے کوئی بچے گا نہ عیسائیوں میں سے کوئی بچے گا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ وہ مسلمانوں کے لئے مہدی ہو گا۔ ان کو ہدایت دے گا اور عیسائیوں کے لئے اور باقی مذاہب کے لئے مسیح موعود ہو گا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا ہے بلکہ آپؑ کو الہام بھی ہوا جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ کہ آپ جری اللہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پہلوان ہیں اور تمام نبیوں کے لباس میں آپؑ آئے ہیں۔ اس لئے آپ نے کہا۔

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

پھر آپؑ نے کہا میں کرشن بھی ہوں۔ ہندوؤں کے لئے بھی ہوں۔ بدھوں کے لئے بھی ہوں۔ ہر ایک کے لئے آپؑ آئے۔ آپؑ سب کچھ ہیں۔ صرف مسیح اور مہدی کیا سارا کچھ آپؑ ہی ہیں۔ ایک ہی آدمی اگر آئے تو دنیا کا فساد ختم ہو سکتا ہے۔ ایک ہی وقت میں مختلف قسم کے نبی نرمی اور سختی کی تعلیمات کے ساتھ اُترنے شروع ہو گئے تو پھر فساد ختم نہیں ہو گا۔ نئے سرے سے فساد شروع ہو جائے گا۔ ایک ہاتھ پہ اکٹھا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مسلمانوں کے لئے بھی وہی آتا اور عیسائیوں کے لئے بھی وہی آتا اور باقی مذہبوں کے لئے بھی وہی آتا۔

☆ایک بچی نے سوال کیا: کچھ لوگ جو مذہبی نہیں ہوتے اُن کو جب یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب کچھ بنایا ہے تو وہ آگے سے سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو (نعوذ باللہ) کس نے بنایا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ جو اللہ کو ہی نہیں مانتا تم اس کو اگر یہ کہو گی کہ اللہ تعالیٰ ہے، اللہ تعالیٰ نے مذہب بھیجا اور یہ سب کچھ کیا ہے تو وہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ کو میں مانتا ہی نہیں مجھے مذہب سے کیا۔ تو ضروری ہے کہ تم اسے پہلے یہ منواؤ کہ خدا ہے۔ وہ یہ مانتے ہیں کہ کوئی طاقت ہے جو ساری دنیا کے نظام کو چلا رہی ہے۔ یہ مانتے ہیں کہ ایک نیچر کے ذریعہ سے چل رہا ہے۔

پھر سوال یہ ہے کہ جو طاقت ساری دنیا کے نظام کو چلا رہی ہے، اس طاقت کو کس نے بنایا؟ وہ کہیں گے اس طاقت کے اُوپر کوئی طاقت نہیں ہے۔ جس طاقت پہ بھی ان کو لے آتی ہو، آخر ایک حد پہ پہنچ کے، انہیں کوئی نہ کوئی تو بات ماننی پڑے گی کہ کوئی طاقت ہے پھر جو طاقت ان کے نزدیک آخری طاقت ہے وہی خدا ہے۔ خدا تعالیٰ کو بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر بنانے لگے تو کس کو کس چیز نے بنایا۔ پس سوال یہ ہے کہ جو ان کے نزدیک ایک طاقت ہے اس کو کس نے بنایا۔ خود بخود بن گئی؟ اگر وہ خود بخود بن گئی تو خدا بھی خود بخود بن گیا۔ تم وہ کتاب ہمارا خدا پڑھو، بچوں کے لئے بھی

www.intactconstructions.org
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Intact Constructions
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی و افراد خاندان

سمجھ میں آنے والی اچھی آسان کتاب ہے۔ معلوم نہیں اُس کا جرمن میں ترجمہ ہوا ہے کہ نہیں۔ انگلش میں ترجمہ Our God کے نام پہ ہو گیا ہے، یہ کتاب پڑھو۔ اور اس کو پڑھ کے پھر بتایا کرو کہ خدا ہے۔ اور کس نے بنایا اور کس طرح بنا۔ خود پڑھا بھی کرو وقف نو بن گئی ہو تو کچھ اپنا بھی علم حاصل کرو۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ جب آپ جیل میں تھے تو آپ پنجوقتہ نماز کس طرح پڑھ سکتے تھے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ مذاق کہا کہ بڑا خطرناک سوال کر دیا تم نے۔ میں جیل میں تھا تو چار آدمی ایک کمرہ میں تھے۔ ہم باجماعت نماز پڑھتے تھے۔ بلکہ جمعہ بھی پڑھتے تھے۔ جس دن مجھے جیل میں ڈالا ہے اس دن تو پولیس سٹیشن میں رکھا تھا اس دن جمعہ تھا۔ تو پہلا جمعہ ہم نے وہیں پڑھا تھا۔ اس پہلے جمعہ کو میں نے ہی خطبہ دے کر ان سب کو جمعہ پڑھایا تھا۔ تین آدمی میرے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ ہم پڑھ لیتے تھے۔ نمازیں بھی باجماعت پڑھتے تھے۔ نفل بھی پڑھتے تھے۔ قرآن کریم بھی پڑھتے تھے۔ فارغ بیٹھے ہوئے تھے۔ کام تو کوئی تھا نہیں۔ نمازیں پڑھتے تھے اور دعائیں ہی کرتے رہتے تھے یا کتابیں پڑھتے رہتے تھے۔ جیلر اتنے شریف تھے۔ وہ بے چارے بڑا احترام کرتے تھے۔ قانون کے تحت بے چارے کچھ کہہ نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ وزیر اعلیٰ اور دوسرے سرکاری افسر تھے ان کی وجہ سے انہوں نے جیل میں ڈالا تھا لیکن جیلر خود شریف آدمی تھا۔ تعاون کرتا تھا۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ اگر رمضان میں کچھ روزے چھوٹ جائیں تو کیا شوال کے روزوں میں پورے کئے جاسکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک تو یہ ہے کہ آپ لوگوں پر رمضان کے روزے فرض ہی نہیں۔ اگر فرض ہو جائیں گے تو ظاہر ہے بعض حالات میں عورتوں کو بعض روزے چھوڑنے پڑتے ہیں اور اس کے بعد جب رمضان ختم ہو جائے تو شوال کے چھ روزے لگاتار رکھ کے یا شوال کے مہینے میں یہ چھ روزے رکھ لو۔ یہ دونوں صورتیں ٹھیک ہیں۔ پھر بعد میں کسی وقت رمضان کے چھٹے ہوئے جو روزے ہیں وہ پورے کر لو۔ رمضان کے چھوڑے ہوئے روزے سارے سال میں پورے ہو سکتے ہیں۔ لیکن شوال کے روزے صرف شوال کے مہینے میں ہی کرنے ضروری ہیں۔ اس لئے حضرت عائشہؓ سے بھی ایک روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ ہم تو اگلا رمضان شروع ہونے سے ایک مہینہ پہلے بعض دفعہ پچھلے رمضان کے روزے پورے کیا کرتے تھے اور شوال کے روزے بھی رکھا کرتے تھے۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ مسلمان ملکوں میں دوسرے ملکوں کی نسبت ظلم زیادہ کیوں ہوتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس لئے کہ مسلمان اسلام کی تعلیم کو بھول گئے ہیں اور اپنی روایتوں پہ قائم رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے بہت سارے حق دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو کہا ہے جس زمانہ میں عورتوں کو حق نہیں دیئے جاتے تھے اس زمانہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عورتوں کو حق دلوائے۔ بعض دفعہ بعض صحابی نمازیں پڑھنے والے تھے مگر بیویوں کو چپیڑ وغیرہ مار دیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح نہ کرو۔ غلط کام کرتے ہو۔ عورتوں کو حق دیا کہ اپنے خاوند کے سامنے بولو تو انہوں نے اتنا زیادہ بولنا شروع کر دیا کہ خاوند کو پٹائی کرنی شروع کر دی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ دونوں طرف میں اعتدال ہونا چاہئے۔ اس لئے مردوں کو بھی ہلکی سی ایک حد تک اجازت ہے۔ اگر کوئی بڑا ظلم کر رہا ہے تو قاضی کے پاس جا کے عورت اپنا بدلہ لے۔ لڑکیوں کو یہ حق ہے کہ ایک لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ میرے باپ نے میرا رشتہ فلاں جگہ کر دیا ہے اور وہ عمر میں بھی بڑا ہے اور میں وہاں رشتہ نہیں کرنا چاہتی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس باپ کو بلایا کہ تم نے اس کا رشتہ کیوں کیا ہے؟ اور تمہارا یہ رشتہ میں ختم کرتا ہوں اور لڑکی کا حق ہے کہ جہاں یہ چاہتی ہے اپنا یہ رشتہ کرے۔ اس پہ اس کے باپ نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ لیکن لڑکی نے کہا کہ نہیں میں صرف عورتوں کا حق قائم کروانا چاہتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حق قائم کر دیا۔ میں اپنے باپ کی عزت کرتی ہوں احترام کرتی ہوں اس سے پیار کرتی ہوں اس لئے جہاں یہ چاہتا ہے بیشک میرا رشتہ کر دے۔ اور اسی طرح باقی جو حق ہیں وراثت کا حق ہے یا دوسرے حق ہیں پہلے تو دیئے ہی نہیں جاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دلوائے۔ اسلام نے دلوائے۔ اور اب بھی بعض دفعہ بعض ان پڑھ احمدی لوگ جو گاؤں سے آئے ہوئے ہوتے ہیں اور جاہل لوگ ہیں وہ اپنی عورتوں کو لڑکیوں کو اپنی جائداد سے محروم کر دیتے ہیں۔ یا ان کے بھائی ان کو جائداد نہیں لینے دیتے کہ اس طرح یہ جائیداد غیروں کے پاس چلی جائے گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک زمانہ میں ایسے مردوں کو جماعت سے نکالنا شروع کر دیا تھا سزا دینی شروع کر دی تھی جو عورتوں کے حق ادا نہیں کرتے تھے۔ اب بھی بعض ایسے لوگ ہیں جو حق ادا نہیں کرتے۔ اسی طرح اسلام میں اگر مرد کو طلاق دینے کا حق ہے تو عورت کو اگر خاوند ناپسند ہے تو خلع کا حق ہے۔ علیحدہ ہونے کا حق ہے۔ تو عورتوں کے حق تو اسلام میں بہت زیادہ ہیں۔ بلکہ باقی قوموں میں نہیں ہیں۔ اور جب باقی لوگوں کو بتاؤ تو وہ حیران ہوتے ہیں کہ اسلام میں عورتوں کے اتنے حق ہیں۔ پچھلے سال یہاں جرمنی کے جلسہ میں ہی کروشیا سے وکیل یا کچھ خواتین آئی تھیں انہوں نے سوال کر دیا کہ اسلام میں عورتوں کو حقوق نہیں اور باقی مذہبوں میں ہیں۔ جب میں نے اس کو عورتوں کے حق گنوائے تو کہتی کہ آج مجھے سمجھ آ گئی ہے اس سے پہلے مجھے سمجھ نہیں آئی تھی کہ اسلام میں عورتوں کے تو بڑے حق ہیں۔ اگر کوئی کرتا ہے تو انفرادی طور پر ظلم کرتا ہے۔ اگر اس کی شکایت ہو جائے تو میں اسے جماعت سے نکال دیتا ہوں۔

☆ایک واقفہ نو نے سوال کیا: آپ نے بہت سارے ملکوں کے دورے کئے اور بہت ساری جگہیں دیکھی ہیں تو کوئی ایسی جگہ جو آپ کو بہت اچھی لگی ہو یا پسند آئی ہو؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں جہاں احمدی اچھے ہیں وہ جگہیں اچھی ہیں۔ ملک تو سارے اچھے ہوتے ہیں۔ ہر ملک کی اپنی اپنی ایک خوبصورتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو دنیا کو بنایا خوبصورت ہی بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خوبصورتی تو دے دی۔ لیکن باقی خوبصورتی جو ہے وہ انسانوں کی پیدا کی گئی ہے۔ اب اگر تم بازار میں چلی جاؤ اور سڑکوں پہ مرد عورتیں بیہودگیاں کرتے ہوں تو وہ خوبصورتی تو نظر نہیں آ سکتی۔ لیکن جہاں احمدی مخلص ہوں اللہ سے تعلق والے ہوں دعائیں کرنے والے ہوں نیک لوگ ہوں اللہ کا بھی حق ادا کر رہے ہوں اور اپنے اردگرد ہمسائیوں کی خدمت بھی کر رہے ہوں اور اپنے ساتھیوں کا بھی حق ادا کر رہے ہوں ایک دوسرے سے پیار اور محبت کا ماحول پیدا کر رہے ہوں تو وہ جگہ خوبصورت جگہ بن جاتی ہے۔ جہاں ایسے احمدی ہوں وہ جگہیں خوبصورت ہوتی ہیں۔ جہاں ایسے نہیں وہ بدصورت ہو جاتی ہے۔ باقی ہر ملک کی اپنی خوبصورتی ہے۔ جرمنی میں بھی کئی خوبصورت جگہیں ہیں اور یوکے میں بھی کئی خوبصورت جگہیں ہیں۔ امریکہ میں بھی خوبصورت جگہیں ہیں اور سنگاپور میں بھی ہیں اور آسٹریلیا میں بھی ہیں جاپان میں بھی ہیں۔ یہاں جرمنی میں گزشتہ سال میں جب آیا تھا تو میونخ میں مسجد کا افتتاح ہوا تھا۔ انہوں نے ایک عمارت کو مسجد میں تبدیل کیا تھا اور وہاں ایک اسکول میں مسجد کے حوالہ سے ایک افتتاحی تقریب بھی ہوئی تھی، جہاں باہر کچھ لوگوں نے پروٹیسٹ بھی کیا تھا۔ تو وہاں سے واپسی پر ہم ایک اونچی پہاڑ کی جگہ پر گئے تھے۔ وہاں چوٹی پہ آسٹریا کا اور جرمنی کا بارڈر ہے۔ وہ بڑا خوبصورت نظارہ تھا۔ جا کے دیکھو۔ وہ دیکھنے کی بڑی خوبصورت جگہ ہے۔

☆ایک واقف نو بچی نے سوال کیا کہ کیا ایک احمدی لڑکی کو ایک غیر احمدی لڑکے سے شادی کرنے کی اجازت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نہیں! اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اس بارہ میں منع کر دیا ہے کہ جو احمدی نہیں ہے اس سے احمدی لڑکی شادی کرے تو اسی کے ماحول میں چلی جائے گی اور اس کی وجہ سے احمدیت اور اگلی نسل بھی خراب ہو جائے گی۔ اس لئے بہتر یہی ہے بلکہ یہی حق ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا کہا ہے اور میں بھی قانون کو بدل نہیں سکتا کہ احمدی لڑکی غیر احمدی لڑکے سے شادی کرے۔ پس احمدی لڑکی احمدی لڑکے سے ہی شادی کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض احمدی لڑکے ہوتے ہیں بیعت کرتے ہیں اور شرط یہی ہے کہ ایک سال تک اگر احمدیت پہ قائم رہے۔ اصل بات یہ ہے کہ صرف شادی کرنا تو مقصد نہیں ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ شادی بھی ہو اور آئندہ نیک نسل ہی چلے اور نیک نسل چلانے کے لئے ضروری ہے کہ لڑکے اور لڑکی کا دین ایک ہو۔ اگر لڑکوں کو بعض دفعہ اجازت دی جاتی ہے تو اس کو یہ کہا جاتا ہے کہ تبلیغ کر کے لڑکی کو احمدی کر لو۔ اور پھر یہ ہے کہ لڑکی جو ہے وہ شادی کے بعد زیادہ لڑکوں کے یا اپنے سسرال کے influence میں ہوتی ہے۔ تو باہر سے اگر کوئی لڑکی احمدی لڑکے سے بیاہتی ہے تو اس کا امکان یہ ہے اور اکثر میں نے دیکھا ہے کہ بیعت کر کے احمدیت

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! تو نے مجھے خوبصورت شکل وشباہت عطا کی ہے اب میرے اخلاق بھی حسین اور دلکش بنا دے۔ (مسند احمد۔ مسند المکثرین من الصحابہ حدیث نمبر: 3632)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، حیدرآباد

میں شامل ہو جاتی ہیں اور احمدی ہوتی ہیں۔ ابھی بھی مجھے کئی جوڑے ملے ہیں جنہیں ایک دو کو اگر میں نے اجازت دی بھی تھی تو وہ لڑکیاں بعد میں احمدی ہو گئیں۔ لیکن لڑکے بہت کم ہوتے ہیں جو احمدیت کی طرف آئیں۔ بلکہ بہت سارے ایسے واقعات ہوئے کہ لڑکیوں نے غیر احمدی لڑکوں سے شادی کی اور اب مجھے خط لکھ رہی ہیں۔ یہاں جرمنی میں بھی ہیں۔ دو تین خط تو ان دنوں میں ہی میرے پاس آئے کہ جب انہوں نے کہا کہ ہم نے غلطی کی تھی اور ان لڑکوں سے طلاق لے لی کیونکہ انہوں نے ان کو دھوکہ دیا تھا۔ اس لئے ماں باپ کو جو اسلام نے کہا ہے تھوڑا بہت ان سے بھی پوچھ لینا چاہئے سوچ سمجھ کر قدم اُٹھانا چاہئے۔ لڑکی کو خود بھی دعا کرنی چاہئے اور پھر دعا کر کے فیصلہ کرنا چاہئے۔ پھر پوری طرح جائزہ لینا چاہئے۔ صرف جذباتی طور پر فیصلہ نہیں کرنا چاہئے۔ پورا ماحول کا جائزہ لے کے پھر اگر دل کی تسلی ہو اور لڑکا احمدی ہو جائے تو پھر بیاہ ہو جاتا ہے۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ آنحضرت ﷺ جب معراج کے وقت آسمان پر اللہ تعالیٰ سے ملنے گئے تھے تو کیا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے ایسے ہی بات کی جیسے میں آپ سے کر رہی ہوں؟

تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ معراج جو تھا وہ کوئی جسمانی معراج تو نہیں تھا۔ آپ ﷺ کوئی جسم لے کے نہیں چلے گئے تھے۔ وہ ایک خاص کیفیت تھی۔ کشف کی یا خواب کی یا جو بھی صورت حال تھی وہاں آنحضرت ﷺ کا جو مقام تھا وہ تو ایسا تھا کہ اللہ تعالیٰ کس صورت میں، کس شکل میں، کس طرح باتیں کرتا ہے، آمنے سامنے کرتا ہے بلکہ جب معراج نہیں بھی ہوا تھا تب بھی تو اللہ تعالیٰ ان سے باتیں کرتا تھا۔ آنحضرت ﷺ کا مقام ہی بہت بلند ہے۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ جو ناصرات سکولوں میں پڑھ رہی ہیں وہ اسکول میں شیطانی باتوں سے کیسے بچ سکتی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک تو یہ ہے کہ اپنا دینی علم بڑھاؤ۔ پانچ نمازیں باقاعدہ پڑھا کرو۔ یہ یاد رکھا کرو کہ خدا تعالیٰ ہے۔ یہ یاد رکھا کرو کہ خدا تعالیٰ تمہارے ہر کام کو دیکھ رہا ہے۔ ہر کام جو تم کرتی ہو اللہ میاں اس کو دیکھ رہا ہے۔ پھر یہ کہ استغفار پڑھتے رہا کرو۔ شیطانی کاموں کو دیکھو تو استغفار پڑھو۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھو۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھو۔ ان دعاؤں کے ترجمے بھی یاد کرو۔ پھر غور سے پڑھو استغفار غور سے پڑھو سوچ سمجھ کے کرو۔ تو انشاء اللہ بچتے رہو گے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان واقفات نو کو اپنے مبارک دستخطوں سے انعامات عطا فرمائے جنہوں نے گزشتہ سال 2014 کے سالانہ جائزہ نصاب وقف نو میں اپنی عمر کے حساب سے جرمنی بھر میں پہلی تین پوزیشنز حاصل کی تھیں۔ بارہ سال کے گروپ میں اوّل عزیزہ عدیلہ دلشاد، دوم عزیزہ امتہ الشافی احمد اور سوم عزیزہ عطیہ الرحیم جنجوعہ قرار پائیں۔ تیرہ سال کے گروپ میں اوّل عزیزہ ملیحہ سہیل، دوم عزیزہ ندا خان اور سوم عزیزہ جاذبہ بٹ رہیں۔ چودہ سال کے گروپ میں اوّل عزیزہ ہبۃ النور ملک، دوم عزیزہ سجیلہ شکیل اور سوم عزیزہ نور الہدیٰ احمد رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے۔ آمین۔

واقفات نو کی یہ کلاس ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک بھی ملاحظہ فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نو بجکر 35 منٹ پر مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل پچیس خوش نصیب بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ ان بچوں اور بچیوں کے نام یہ ہیں:

ندا ہل احمد، طٰہٰ ظفر، طاہر احمد، حماد احمد، ساحل نواز، راشد احمد، مرزا عدنان احمد، اطہر احمد جاوید، توصیف احمد، شیروز احمد، عاشر اللہ ملک، جاہد احمد۔

عزیزہ صوفیہ بٹ، عزیزہ ملیحہ خالد، عزیزہ فائزہ احمد، عزیزہ فضا نورین احمد، عزیزہ امتہ الشافی مسعود، عزیزہ حفصہ قیوم، عزیزہ کشف مجید، عزیزہ ملیحہ احمد، عزیزہ صباحہ لطیف، عزیزہ سامعہ طاہر، عزیزہ ثوبیہ محمود، عزیزہ نادیہ احمد، عزیزہ جویریہ نعیم۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

✿...✿...✿

1رجون 2015ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ حضور انور نے مختلف جماعتوں سے موصول ہونے والے خطوط، رپورٹس اور دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی اور انفرادی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج فرنکفرٹ (FRANKFURT) کے علاوہ جرمنی بھر کی مختلف 40 جماعتوں سے احباب جماعت اور فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔ آج 39 فیملیز کے 126 افراد نے اور 20 احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

KOLN سے آنے والی فیملیز 190 کلومیٹر، DUSSELDORF سے آنے والی فیملیز 230 کلومیٹر، کاسل (KASSEL) سے آنے والی 200 کلومیٹر اور آخن (AACHEN) سے آنے والی 267 کلومیٹر، HANNOVER سے آنے والی 350 کلومیٹر اور ہمبرگ (HAMBURH) سے آنے والی 500 کلومیٹر کا طویل سفر طے کر کے ملاقات کی سعادت کے حصول کیلئے پہنچی تھیں۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

کتنی ہی خوش نصیب یہ فیملیاں ہیں اور ان کے بچے اور بچیاں ہیں جنہوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ یہ چند ساعتیں گزاریں اور پھر حضور انور کے دست مبارک سے یہ تحائف حاصل کئے جو ان کی زندگیوں کیلئے ایک یادگار بن گئے۔

بعض بچیاں تو چاکلیٹ استعمال کرنے کے بعد اسکا cover سنبھال کر رکھتی ہیں اور اپنی البم میں لگاتی ہیں کہ حضور نے یہ ہمیں عطا فرمائی تھی۔ بڑے بچے بھی اپنے قلم سنبھال کر رکھتے ہیں کہ یہ ان کی زندگی بھر کیلئے ایک یادگار تحفہ ہے۔

صرف اپنے نہیں غیر بھی اس تحفہ کی بہت قدر کرتے ہیں۔ کیلگری کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک ملاقات کے دوران سکھ کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے ایک ممبر پارلیمنٹ کو ایک قلم تحفہ میں عطا فرمایا تھا۔ اب اس بات کو دو سال ہو چلے ہیں۔ یہ ممبر پارلیمنٹ دوبارہ الیکشن میں جیتے ہیں تو ان کو مبارک باد دی گئی تو انہوں نے ایک احمدی دوست کو بتایا کہ اس نے وہ قلم آج تک سنبھال کر رکھا ہوا ہے جو خلیفۃ المسیح نے مجھے دیا تھا اور میں اس قلم سے صرف اہم ڈاکومنٹس اور خطوط پر دستخط کرتا ہوں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام 2 بجکر 10 منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملیز اور انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

آج شام کے اس سیشن میں 39 فیملیز کے 147 افراد اور 32 احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی احباب نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج فرنکفرٹ اور اس کے مختلف حلقوں کے علاوہ جرمنی کی 45 مختلف جماعتوں سے فیملیز اور احباب اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ بعض فیملیاں 300 کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کر کے آئی تھیں۔ اور پھر ملاقات کے بعد اتنا ہی سفر طے کر کے واپس اپنے گھروں کو گئیں۔

ملاقات کا یہ پروگرام رات 9 بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پروگرام کے مطابق جامعہ احمدیہ جرمنی کے درجہ شاہد کے طالب علم آفاق احمد کی دعوت ولیمہ میں شرکت فرمائی۔ اس تقریب کا انتظام بیت السبوح کے ہی ایک حال میں کیا گیا تھا۔

اس کے بعد حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
''خدا تعالیٰ کی راہ میں وہی لوگ کمال حاصل کرتے ہیں جو مجاہدہ کرتے ہیں۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 173)
طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

...

2رجون 2015 بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک،خطوط،رپورٹس اور مختلف ممالک اور جماعتوں سے موصول ہونے والی فیکسز اور ای میلز ملاحظہ فرمائیں۔جرمنی میں قیام کے دوران لندن مرکز کے علاوہ قادیان اور ربوہ کے مرکز سے بھی روزانہ باقاعدہ دفتری ڈاک موصول ہوتی ہے۔حضور انور اس تمام ڈاک کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات عطا فرماتے ہیں۔صبح کے وقت کا ایک بڑا حصہ ان دفتری امور کی انجام دہی میں صرف ہوتا ہے۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔آج صبح کے اس سیشن میں 39 فیملیز کے 168 افراد اور 20 احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 39 جماعتوں سے آئی تھیں۔ان میں سے ہمبرگ سے آنے والی فیملیز 500 کلومیٹر اور برلن سے آنے والی فیملیز 550 کلومیٹر کے بہت لمبے فاصلے طے کرکے پہنچی تھیں۔ان سبھی نے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔حضور انور نے تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بج کر 50 منٹ تک جاری رہا۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج مجموعی طور پر 49 فیملیز کے 215 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی جماعتوں من ہائیم،کوبلنز،ویزبادن،

fulda,nidda,darmstadt, pforzheim, leeheim, stuttgart, limburg, hochst, goddelau, russelsheim, langen, hannover, viersen, rodemark, maintal, florsheim, dreieich, bornheim, اور grafenhausen

سے آئی تھیں۔بعض جماعتوں سے آنے والی فیملیز اور احباب دوصد کلومیٹر سے زائد اور بعض جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز 350 کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کرکے پہنچے تھے۔

ان تمام فیملیز نے ملاقاتوں کے دوران اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضور انور نے تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا نو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم نبیل احمد شاد صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی کی دعوت ولیمہ میں شرکت فرمائی ۔ اس تقریب کا انتظام بیت السبوح کے ہی ایک ہال میں کیا گیا تھا۔

اس کے بعد حضور انور نے نماز مغرب وعشا جمع کرکے پڑھائی ۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

...

بقیہ خطاب حضور انور از صفحہ 2

وہی لوگ جو مخالفین تھے، اس شہر کے ہی نہیں بلکہ دوسرے شہروں کے بھی آج کل کثرت سے آکر مسجد دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ بعض کا خیال تھا کہ مَیں وہاں موجود ہوں تو انہوں نے مجھے ملنے کے لئے بھی آنے کی خواہش کی۔ بہر حال جب پتہ لگا کہ مَیں واپس جا چکا ہوں تو انہیں بڑی مایوسی ہوئی۔

پھر اللہ تعالیٰ کسی قربانی کو ضائع نہیں کرتا۔جرمنی کی جو مسجد لجنہ کی قربانی سے بنی اس میں میرے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جو پہلا پھل عطا فرمایا وہ بھی ایک جرمن عورت کی بیعت کی صورت میں عطا فرمایا۔تو یہ اللہ تعالیٰ کا اظہار تھا کہ تمہاری جو قربانی ہے اس کا پہلا قطرہ مَیں نے ایک بیعت کی صورت میں تمہیں عطا کر دیا ہے اور اب انشاء اللہ تعالیٰ ان قطروں کی بارش ہوتی چلی جائے گی۔پس آپ جو بھی قربانی کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ اُسے ضائع نہیں کرتا۔ جب اللہ تعالیٰ اتنا پیار کا سلوک کرنے والا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ہماری ہلکی سی کوشش کو اس طرح بھر کے لوٹاتا ہے تو ہمیں کس قدر اس کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے، اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے عبادتوں کے ساتھ یہ حکم دیا ہے کہ اپنی زینتوں کو چھپاؤ۔ اپنے سروں اور چہروں کو ڈھانکو۔اپنے تقدّس کو قائم رکھو۔ ہر عورت کا ایک تقدّس ہے اور احمدی عورت کا تقدّس تو بہت زیادہ ہے۔اپنے عہدوں کو پورا کرو۔جو وعدے کئے ہیں، جو عہد کئے ہیں ان کو نبھاؤ۔تبلیغ کا میدان ہے، اس میں آگے بڑھ چڑھ کر حصہ لو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعوت الی اللہ اور تبلیغ میں اچھی خوشکن رپورٹس ہیں۔ لیکن ابھی بھی بعض جگہوں پر بہت زیادہ میدان خالی ہے۔اس طرف پوری کوشش ہونے کی ضرورت ہے۔

ابھی آپ نے ایک عہد دہرایا کہ مذہب اور قوم کی خاطر میں جان، مال، وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لئے تیار رہوں گی۔ مذہب کیا ہے؟ احمدیت کی خاطر، حقیقی اسلام کی خاطر آپ نے ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہنا ہے۔اسی طرح ملک ہے۔ملک سے وفا کا تعلق رکھنا ہے۔مسلمانوں پر بہت اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ اپنے آپ کو جس ملک میں آتے ہیں جذب نہیں کرتے ۔ حالانکہ اسلام کا تو بنیادی حکم ہی یہ ہے کہ ہر ملک کا رہنے والا اس یقین پر قائم ہونا چاہیئے اور اس کا یہ ایمان ہونا چاہیئے کہ اس نے وطن سے محبت کرنی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وطن سے محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔ پس یہ مسلمانوں پر بڑا غلط الزام ہے۔ حالانکہ سب سے زیادہ اگر کسی کو حکم دیا اور احسن رنگ میں اس وطن کی محبت کا حکم دیا گیا تو مسلمانوں کو دیا گیا ہے۔ بہر حال اس کے لئے آپ نے عہد کیا کہ میں جان اور مال اور اولاد کو قربان کردوں گی لیکن اپنے مذہب پہ آنچ نہیں آنے دوں گی، اپنے ملک پہ آنچ نہیں آنے دوں گی،تو اس عہد پر آپ نے قائم رہنا ہے۔ اپنے جائزے لینے ہیں کہ کیا یہ صرف منہ کا نعرہ ہے یا حقیقی طور پر ہم اس عہد کو پورا کرنے والیاں ہیں۔

جہاں مذہب کے لئے قربانی کا سوال آتا ہے، مال کی قربانی کا تو میں نے کہا اللہ کے فضل سے خواتین بھی بڑی قربانیاں دیتی ہیں۔تو کیا جان پیش کرسکتی ہیں؟ کیا اولاد کی قربانی دے سکتی ہیں؟ یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ مذہب کے بہت سارے احکامات اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دیئے ہیں، اگر اُن پر عمل کرنے کی کوشش نہیں تو پھر یہ جو دعویٰ ہے کہ جان، مال اور اولاد کو قربان کردیں گے یہ صرف دعویٰ ہوگا، صرف ایک نعرہ ہوگا۔اس کے علاوہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ پس ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔خود اپنے اندر جو نیکی کی فطرت ہے، اس کو ابھاریں اور باہر نکالیں۔اپنے دل کی جو نیکی کی رگ ہے اس کو ابھاریں تا کہ آپ نیکیوں پر قائم ہوتی چلی جائیں۔ مائیں ہیں وہ چھوٹی بچیوں کو سمجھائیں۔ ان کے لباس کا خیال رکھیں۔ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ لباس کوئی بھی ہو چاہے آپ نے جینز پہنی ہے یا شلوار پہنی ہے یا کوئی اور لباس پہنا ہے، کوئی بھی لباس ہو لیکن لباس بچیوں کا بھی، عورتوں کا بھی، لڑکیوں کا بھی ایسا ہونا چاہیئے جو اُن کی زینت کو چھپاتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے۔ان کے ننگ ظاہر نہ ہوتے ہوں۔ اگر جینز پہن کے اس کے ساتھ چھوٹی سی قمیص پہن لی تو یہ اُس احساس کو ختم کردے گی کہ ہماری کوئی عزّت

سٹڈی ابراڈ

10 Years Quality Service 2003-2013

Study Abroad

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

- NAFSA Member Association , USA.

- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

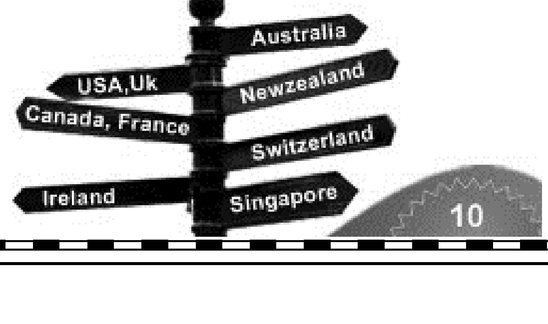

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

ہے، ہمارا کوئی تقدّس ہے۔ پس اپنے احساس کو ابھاریں۔ ہر بچی میں، ہر لڑکی میں، ہر عورت میں یہ احساس ہر وقت اجاگر رہنا چاہئے کہ ہم احمدی بچیاں ہیں، ہم احمدی لڑکیاں ہیں، ہم احمدی عورتیں ہیں۔ ہمارے مقاصد بہت اعلیٰ ہیں، دنیا کے پیچھے چل کے، دنیا کی نقل کر کے ہم نے اپنی دنیا و عاقبت خراب نہیں کرنی۔ ہم نے خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول نہیں لینی۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ کون دیکھ رہا ہے، کون عہدیدار دیکھ رہی ہے یا کون ہمیں کوئی دوسرا احمدی دیکھ رہا ہے جو ہماری شکایت ہونے کا امکان ہو۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو عمل آپ نے کرنا ہے اس کو یہ سوچ کر کریں کہ خدا دیکھ رہا ہے جو زندہ خدا ہے۔ جس کی ہر وقت ہم پر نظر ہے۔ جو ہمارے دلوں کی پاتال تک کو جانتا ہے۔ یہ سوچ اگر ہر ایک میں پیدا ہو جائے گی تو نیکیاں کرنے کی توفیق بڑھتی چلی جائے گی۔

بعض شکایتیں ایسی بھی بعضوں کی مل جاتی ہیں کہ مسجد میں آتی ہیں تو لباس صحیح نہیں ہوتے۔ جینز پہنی ہوئی اور قمیص چھوٹی ہوتی ہے۔ جینز پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مَیں نے اجازت دی تھی لیکن اس کے ساتھ لمبی قمیص ہونی چاہئے۔ اُن کو روکا گیا تو ماؤں نے عہدیداروں سے لڑنا شروع کر دیا کہ تم ہماری بچیوں کو روکنے ٹوکنے والی کون ہوتی ہو۔ ایک تو آپ مسجد کے تقدّس کو خراب کر رہی ہیں کہ وہاں وہ لباس پہن کر نہیں آ رہیں جو اُن کے لئے موزوں لباس ہے۔ دوسرے ایک نظام کی لڑی میں پِروئے ہونے کے باوجود اُس نظام کو توڑ رہی ہیں اور عہدیداروں سے لڑ رہی ہیں۔ تو ان حرکتوں سے باز آنے کی ضرورت ہے۔

مجھے پتہ لگا کہ واقفاتِ نو بچیاں ہیں جن کے بعض دفعہ اس قسم کے لباس ہوتے ہیں۔ اُن کو جب سمجھایا گیا تو ان کی ماؤں نے عہدیداروں سے لڑائی شروع کر دی۔ تو مَیں بچیوں سے بھی کہتا ہوں کہ اگر آپ واقفاتِ نو ہیں اور یہ ارادہ ہے کہ اپنے اس وقف کو قائم رکھنا ہے تو آپ کو دوسروں سے مختلف ہونے کی ضرورت ہے۔ آپ کے معیار دوسروں سے اونچے ہونے چاہئیں۔ آپ میں اور دوسری بچیوں میں، وقفِ نو بچی میں اور دوسری احمدی بچی میں بھی ایک فرق ہونا چاہئے، کچھ امتیاز ہونا چاہئے۔ پس اگر یہ نہیں رکھیں گی تو پھر جو جماعتی انتظامی ایکشن ہے وہ لیا جائے گا۔ پھر سوچا جائے گا کہ ایسی بچیوں کو وقفِ نو میں رکھنا بھی ہے کہ نہیں۔ پس یہ سوچ کہ ہم خیرِ اُمّت ہیں، لوگوں کی بھلائی کے لئے ہمیں بنایا گیا ہے اور واقفاتِ نو کو تو خاص طور پر یہ سوچنا چاہئے کہ وہ خیرِ اُمّت کے بھی اس گروہ میں سے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے کُل انسانیت میں کریم (Cream) بنا کر نکالا ہے اور جوان سب سے بڑھ کر نیکیوں میں مزید آگے بڑھنے والا ہے اور نیکیوں کی طرف بلانے والا ہے۔ پس اس مقصد کو سمجھنے کی ہر واقفِ نو بچی کو کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ کے فضل سے اب واقفاتِ نو بچیاں جوانی کی عمر کو پہنچ رہی ہیں۔ بعضوں کی شادیاں ہو چکی ہیں۔ بعضوں کے بچے بھی ہو چکے ہیں۔ اگر خود کو نہیں سنبھالیں گی تو آئندہ نسلوں کی تربیت کیا کریں گی۔ اپنے عہد کو کس طرح نبھائیں گی۔ پس اس طرف بہت توجّہ دینے کی ضرورت ہے اور مائیں بھی جو سمجھتی ہیں کہ ہم اپنے بچوں کی حمایت کر کے ان کی ہمدردی کر رہی ہیں یا ان کے وقار کو بچانے کی کوشش کر رہی ہیں وہ بڑی غلط سوچ رکھنے والی ہیں۔ یہ ہمدردی نہیں ہے۔ یہ ان بچوں سے دشمنی ہے۔ پس اپنی بھی اور اپنے بچوں کی بھی اصلاح کی کوشش کریں۔

ہر عقلمند انسان جو ہے وہ یہ احساس رکھتا ہے کہ اس معاشرے میں برائیاں پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔ اب یہ سوال نہیں رہا کہ مغرب کی برائیاں ہیں یا مشرق کی برائیاں ہیں۔ دنیا نے میڈیا کے ذریعہ سے ساری دنیا کو ایک کر دیا ہے۔ مغرب کی برائیاں مشرق میں جا چکی ہیں۔ مشرق کی برائیاں مغرب میں آ چکی ہیں۔ اور جس کو جہاں موقع ملتا ہے وہ اس کو اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ برائیوں میں ظاہری چمک زیادہ ہوتی ہے۔ نیکیوں میں بعض دفعہ تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ تو یہ جو دنیا کا ماحول آج کل بن چکا ہے، ہر عقلمند انسان اس سے فکرمند ہے۔

مَیں فرانس میں گیا۔ مجھے وہاں ایک نومبائع احمدی نے یہ سوال کیا کہ ہم اس ملک میں رہتے ہیں جہاں ماحول ایسا ہے، بچیاں ہماری جوان ہو رہی ہیں تو ہم کیا کریں۔ اس کو مَیں نے یہی جواب دیا تھا کہ بچیوں کو بچپن سے اس بات کا احساس دلاؤ کہ تم احمدی بچی ہو، تمہارا دنیادار بچیوں سے ایک فرق ہونا چاہئے۔ اور جب فرق ہوگا، یہ احساس ان میں پیدا ہو جائے گا تو بجائے اس کے کہ ان پر سختی کی جائے، ان پر زبردستی کی جائے خود بخود اُن کے اندر کی فطرت جو ہے وہ انہیں بتائے گی کہ کیا اچھا ہے اور کیا برا ہے۔ اس فطرت کو ابھارنے کی ضرورت ہے اور وہ ماں باپ کا کام ہے۔ اور بچیوں کے لئے خاص طور پر ماؤں کا کام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر انسان جو ہے، ہر بچہ جو ہے وہ نیک فطرت لے کے پیدا ہوتا ہے، مسلمان ہوتا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ فرمانبرداری اس کے اندر ہے۔ اطاعت کا مادہ اس کے اندر ہے، نیکی اس کے اندر ہے۔ ماں باپ ہیں جو اس کو پھر عیسائی بناتے ہیں، یہودی بناتے ہیں یا مجوسی بناتے ہیں۔ یا بدیوں کی طرف لے جاتے ہیں یا نیکیوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ پس آپ لوگوں نے اپنی بچیوں کی اس نیک فطرت کو ابھارنا ہے جو ان کے اندر دبی ہوئی ہے کہ تمہارے اندر جو نیکی ہے اس کو باہر نکالو اور اس پر عمل کرو اور اس کا اثر ماحول پر بھی ڈالو، بجائے اس کے کہ ماحول سے متاثر ہو جاؤ۔

خلافت جوبلی کے حوالے سے اس سال میں جو فنکشن ہو رہے ہیں۔ بڑے اچھے ہو رہے ہیں۔ بہت اچھے اچھے مضامین بھی لکھے۔ بچیوں نے بھی لکھے۔ مجھے بھی بھیجے۔ بعض تو بڑے اچھے کتابی شکل کے مضمون ہیں۔ مضمون کیا ایک کتاب بن چکی ہے اور ان کی ریسرچ بڑی اچھی ہے۔ خلافت کے موضوع پر بڑی تفصیل سے ہر ایک نے روشنی ڈالی ہے۔ لیکن اگر عمل نہیں ہے تو ان مضمونوں کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ مضمون تو بہت سارے دوسرے لوگ بھی لکھ لیتے ہیں۔ بڑے بڑے پڑھے لکھے لوگ دنیا میں ہیں جو اللہ تعالیٰ پر بھی یقین نہیں رکھتے اور بڑے اچھے مضمون لکھ لیتے ہیں۔ اگر صرف مضمون لکھنا کام ہے اور عمل نہیں کرنا تو اس کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔

خلافت کے وعدہ کی جو آیت ہے جسے آیتِ استخلاف کہتے ہیں، اس سے پہلے قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم یہ قسمیں نہ کھاؤ کہ ہم گھروں سے باہر نکل آئیں گے۔ ہم دین کی خاطر یہ کر دیں گے، وہ کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے سے جو چاہئے وہ یہ ہے کہ اطاعت ہو، اطاعت درمعروف ہو۔ ایسی اطاعت ہو جو معروف اطاعت ہے۔ گھروں سے نکلنا تو دُور کی بات ہے۔ جان مال اور اولاد کی قربانی دینا تو دُور کی بات ہے۔ پہلے بنیادی احکامات پر تو عمل کرو۔ وہ اطاعت تو کرو جس کے لئے تمہیں کہا جا رہا ہے۔ اپنی عبادتوں کے معیار تو بڑھاؤ۔ اپنے اخلاق تو اچھے کرو۔ اپنے اوپر دینی احکامات تو لاگو کرو۔ جو لجنہ کہلانے والی ہے وہ حقیقی طور پر لجنہ بن کر دکھائے۔ جو ناصرات کہلانے والی ہیں وہ حقیقی طور پر ناصرات بن کر دکھائیں۔ ورنہ یہ کہنا کہ ہم ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ اس طرح نہیں ہے۔ اطاعت کرو۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ معروف اطاعت کرو۔ پھر خلافت کے وعدے سے بھی حصہ لیتی چلی جاؤ گی۔ پھر ان دعاؤں سے بھی فیض پاتی چلی جاؤ گی جو خلافت تمہارے لئے کر رہی ہے اور جماعت کے لئے کر رہی ہے۔ پس اس چیز پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ پھر خلیفۂ وقت سے تمہارا تعلق بھی قائم ہوگا اور بڑھے گا۔ پھر اللہ اور رسول سے بھی تعلق قائم ہوگا اور بڑھے گا۔

پس یہ وہ بنیادی چیز ہے جو ہر ایک کو اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تبھی خیرِ اُمّت بن جاؤ گی۔ تبھی عمل کرنے والی کہلاؤ گی۔ تبھی حقیقی احمدی کہلاؤ گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر عمل نہیں تو پھر کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ پھر دوسروں کو تم نے کیا بتانا ہے۔ دوسروں کے لئے کیا نصیحت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے حال جانتا ہے۔ اس لئے یہ خیال کرنا کہ ہم ظاہراً کہہ دیں گے اور دھوکہ دے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کو تو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کے دل کا حال جانتا ہے۔ اُس کو پتا ہے کہ تمہارے دل میں کیا ہے۔ پس اس رُوح کے ساتھ اپنے آپ کو، اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر حقوق العباد ہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ہیں۔ اس میں ایثار ہے، قربانی ہے۔ ایک دوسرے کی خاطر قربانی ہے۔ قربانیاں وہ تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے دیں کہ اپنی جائیدادیں تک دینے کو تیار ہو گئے تھے۔ ایک دوسرے کے لئے خدمت کیلئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ ایک دوسرے کی خاطر قربانی کا جذبہ آپ میں پیدا ہوگا تبھی جماعت ایک جماعت بن کے رہ سکتی ہے۔

پھر عاجزی ہے، انکساری ہے۔ ہر ایک آدمی کو، ہر احمدی کو اپنے اندر عاجزی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا تھا کہ ”تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئیں“۔ (تذکرہ صفحہ 595 ایڈیشن چہارم 2004ء مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ پاکستان)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باوجود اس کے کہ دشمن کے ہنسی ٹھٹھا کرنے کا امکان تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک کام نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے اتنا خوش ہوا کہ الہام ہوا کہ تمہارا یہ فعل اللہ تعالیٰ کو پسند آیا اور تمہاری یہ جو عاجزانہ راہ ہے اللہ تعالیٰ کو پسند آئی۔ پس اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا پیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے اندر قربانی کا مادہ پیدا کریں۔ اپنے اندر عاجزی کا مادہ پیدا کریں۔ قربانی صرف دین کی خاطر قربانی نہیں آپس میں ایک دوسرے کی خاطر قربانی ہے۔ تبھی پیار اور محبت کی فضا قائم ہوگی۔ تبھی ایک جماعت بن کر آپ رہ سکتی ہیں۔

پھر شکر کی عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شکر کی عادت ڈالو اور ایک دوسرے سے جب کوئی فائدہ پہنچے تب بھی اُس کا شکریہ ادا کرو۔ اگر عہدیدار یا کوئی بھی شخص تمہیں کوئی نیکی کی بات بتا دیتا ہے تو اس کا شکریہ ادا کرو کہ ہمیں اس نے نیکیوں کی طرف توجّہ دلائی، بجائے اس کے کہ اس سے لڑنا شروع کر دیا جائے۔ اگر کوئی توجہ دلاتا ہے کہ اپنی بچی کے لباس کو ٹھیک کرو۔ گو عہدیداروں کو بھی ہر ایک کو علیحدگی میں

ارشاد حضرت امیر المومنین

”دل کا سجدہ یہ ہے کہ اپنے وجود سے دست بردار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دو۔“

(بیان فرمودہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین مورخہ 13؍جون 2014)

طالبِ دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی سونگڑہ اُڈیشہ

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

جا کر سمجھانا چاہئے۔ ہر ایک کا اپنا مزاج ہوتا ہے اور نرم الفاظ میں سمجھانا چاہئے لیکن جس کو سمجھایا جائے اس کو بجائے لڑنے کے شکر گزار ہونا چاہئے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حدیث ہے کہ اگر بندوں کا شکر ادا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرو گے (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی شکر المعروف حدیث 4811 مکتبۃ المعارف ریاض، طبع اول)۔ اس طرح پھر انسان آہستہ آہستہ اتنا دُور نکل جاتا ہے کہ پھر شکر گزاری کی عادت ختم ہو جاتی ہے۔

پھر عفو ہے۔ ایک دوسرے کو معاف کرنا ہے۔ اس کے لئے اگر اپنے اندر برداشت ہو گی تو معاف کیا جائے گا۔ آدمی اسی صورت میں کسی کو معاف کرتا ہے جب کسی کا کوئی قصور ہو۔ یہاں صرف یہی نہیں کہ تمہیں کوئی سمجھائے تو تم لڑ پڑو، یہ تو بہت غلط اور بیہودہ بات ہے بلکہ اگر تمہارے سے کوئی زیادتی بھی کر دے تو تم اس کو معاف کر دو اور اگر سمجھتے ہو کہ بار بار زیادتی ہو رہی ہے۔ معاف کرنے سے اس کو مزید چھٹی مل رہی ہے۔ مجھے نقصان پہنچاتا چلا جائے گا۔ ایسا اگر کسی احمدی کے ساتھ ہو رہا ہے تو نظام جماعت کو بتاؤ اور اگر کسی دوسرے کے ساتھ ہے تو قانون کو بتاؤ۔ ہر شخص کا، ہر احمدی کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ ہم نے معاشرے کی اصلاح کرنی ہے۔ اور اگر برداشت سے اصلاح ہو سکتی ہے تو معاف کر کے اصلاح کر دو۔ اگر سزا سے اصلاح ہو سکتی ہے تو نظامِ جماعت کو یا قانون کو بتا کے اصلاح کرواؤ تا کہ اصلاح ہو جائے۔ پس یہی چیز ہے جو آپس کے تعاون کو ترقی دے گی۔ یہی چیز ہے جو جماعت کو ترقی دے گی۔ اور جب آپس کا تعاون اور جماعت کی ترقی ہو گی۔ آپس میں پیار اور بھائی چارہ پیدا ہو گا تو پھر آپ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آگ سے بچنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم لوگ تو آگ کے کنارے پر کھڑے تھے اور جہنم کی آگ میں گرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر الفت اور محبت پیدا کر کے، ایک جماعت بنا کے تمہیں آگ میں گرنے سے بچا لیا۔ اب جبکہ آپ آگ میں گرنے سے بچ گئی ہیں تو اس محبت اور پیار کو مزید بڑھائیں۔ آپس کے تعلقات کو مزید بڑھائیں۔ جماعت میں ایک یگانگت اور یکجہتی پیدا کرنے کی پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں اور اس سال میں جب خلافت کے سو سال پورے ہونے پر آپ لوگوں نے عہد کیا ہے کہ ہم اسلام کے پیغام کو بھی پہنچائیں گے، خلافت کی حفاظت بھی کریں گے تو پہلے سے بڑھ کر یہ عہد نبھانے کی کوشش کریں۔

پھر صلہ رحمی ہے۔ آپس میں جو رشتہ دار ہیں ان کو ایک دوسرے کے ساتھ پیار اور محبت کا سلوک اور تعلق بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس میں ترقی کریں۔ صلہ رحمی کیا ہے؟ عورتیں اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھیں۔ اپنے خاوندوں کے رشتہ داروں کا خیال رکھیں۔ ساسیں جو ہیں وہ اپنی بہوؤں کا خیال رکھیں۔ اپنی بہوؤں کے رشتہ داروں کا خیال رکھیں۔ ایک پیار اور محبت کی فضا پیدا کریں تا کہ جماعت کی جو ترقی کی رفتار ہے وہ پہلے سے تیز ہو۔ جو اکائی میں، جو ایک ہونے میں، جو محبت میں اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے ہیں وہ پھُوٹ میں اور لڑائیوں میں نہیں ہوتے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا دوسری بات کہ جو خیرِ اُمّت ہو، جو لوگوں کی بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہوں، وہ لوگ جو ہیں وہ تَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ (آل عمران: 111) وہ دوسروں کو برائیوں سے بھی روکتے ہیں۔ اگر خود ہی برائیوں میں مبتلا ہیں، خود ہی لڑائیوں میں اور ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مبتلا ہیں۔ ایک دوسرے کی شکایتیں کرنے میں مبتلا ہیں تو دوسروں کو کس طرح برائیوں سے روکیں گے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار برائیاں گنوائی ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بدظنی نہ کرو۔ بدگمانی نہ کرو۔ یہ بدظنیاں اور بدگمانیاں جو ہیں بہت سارے رشتوں کو توڑتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس سے بچو۔ پھر عیب نہ لگاؤ۔ ایک دوسرے پر الزام نہ لگاؤ۔ یہ جو الزام لگانا ہے یہ بھی رشتوں میں دراڑیں ڈالتا ہے۔ دُوری پیدا کر دیتا ہے۔ پھر فرمایا دوسروں کو استہزاء سے اور برے ناموں سے نہ پکارو۔ دوسروں کو نہ چھیڑو۔ دوسرے کے لئے ایسے الفاظ استعمال نہ کرو جس سے اس کو چڑ آتی ہو۔ ان چیزوں سے تعلقات جو ہیں وہ پھر مزید خراب ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا۔ دوسرے کو حقیر نہ سمجھو، کم نہ سمجھو۔ ہر انسان کی عزت ہے اور ہر شخص کا فرض ہے کہ دوسرے کی عزت کرے۔ جب ایک دوسرے کے لئے یہ عزتیں قائم ہوں گی، دلوں میں جب ایک دوسرے کے لئے احترام پیدا ہو گا تو محبت پیدا ہو گی اور جب محبت پیدا ہو گی تو معاشرے میں امن اور پیار کی فضا پیدا ہو گی۔ پس یہ کام ہیں جو لجنہ نے کرنے ہیں۔

پھر فرمایا حسد نہ کرو۔ حسد بھی ایک بہت بڑی برائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حسد سے بچنے کے لئے دعا سکھائی ہے۔ بعض دفعہ آپس میں حسد ہو جاتا ہے کہ فلاں عہدیدار بن گئی ہے، مَیں عہدیدار بننے کی زیادہ حقدار تھی۔ فلاں کے حالات بہتر ہو گئے، اس سے حسد شروع ہو گیا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی پہ فضل کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اگر مانگنا ہے تو آپ اس سے مانگو کہ اللہ تعالیٰ مجھ پہ بھی فضل نازل فرمائے۔ جماعت میں عُہدوں کی تو خواہش ویسے ہی نہیں ہونی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا کہ جو عُہدہ کی خواہش کرتا ہے اس کو آئندہ کبھی عہدہ ہی نہ دو۔ پس اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر فضول خرچی ہے اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آج کل یہ جو اتنا Economic Crisis آیا ہوُا ہے اس کی ایک وجہ فضول خرچی بھی ہے۔ کریڈٹ کارڈ جو اِن ملکوں میں مل جاتے ہیں اس کی وجہ سے اس حد تک فضول خرچی کرتے چلے جاتے ہیں کہ پتا ہی نہیں لگتا۔ اپنے کریڈٹ کارڈ کی Limits سے بھی آگے چلے جاتے ہیں۔ پھر اس کی Payment نہیں ہوتی۔ پھر اس کے اوپر Interest بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ وہی خرچ جو سو پونڈ کا ہے وہ بعض دفعہ دو سو پونڈ پہ پہنچ جاتا ہے۔ تو یہ جو آسان پیسہ ملنا ہے اس کی وجہ سے یہ فضول خرچی کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر لغو باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ (المومنون: 4) کہ لغو باتیں کہیں سے سنو تو پہلو بچا کے وہاں سے گزر جاؤ۔ بجائے اس کے کہ وہاں بیٹھ کے دلچسپی لو اور باتوں کے چسکے لو کیونکہ اس سے پھر تمہیں بھی مزید باتیں کرنے کی عادت پڑ جائے گی۔ پھر جن کے متعلق باتیں ہو رہی ہوں گی ان تک جب خبر پہنچے گی کہ فلاں مجلس میں فلاں فلاں باتیں تمہارے خلاف ہو رہی تھیں اور اس میں یہ یہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے تو اس کے دل میں چاہے تم اس گفتگو میں حصہ لو یا نہ لو لیکن وہاں بیٹھنے کی وجہ سے، بہر حال دوسرے کے دل میں یہ احساس پیدا ہو گا کہ یہ بھی میرے خلاف بات کر رہا تھا۔ وہی دوست جو ہے وہ دشمن ہو جاتا ہے۔ دوستیاں دشمنی میں بدل جاتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ لغویات ہیں ان سے بچنے کی کوشش کرو۔

پھر یہ کہ بغیر علم کے کسی بات کو نہ کرو۔ جس بات کا علم نہیں ہے، جب تک پوری تسلی نہ ہو، افواہیں نہیں پھیلانی چاہئیں۔ بلا وجہ کی آپس میں افواہیں پھیلا دی جاتی ہیں کہ فلاں نے یہ کہا اور آخر میں جب بات پہنچتی ہے تو پتا لگتا ہے کہ حقیقت میں کچھ تھا ہی نہیں۔

پھر غیبت ہے، پیچھے برائیاں کرنے کی عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اس کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر قرار دیا ہے۔

پھر جھوٹ ہے۔ ابھی لجنہ نے عہد کیا، ناصرات نے عہد کیا، ان دونوں عہدوں میں ایک چیز تو بہر حال مشترک ہے کہ مَیں ہمیشہ سچائی پر قائم رہوں گی، سچائی سے کبھی پرے نہیں ہٹوں گی۔ تو اس کو اختیار کرنے کا جو عہد کیا ہے اس کو نبھانا بڑا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کو گواہ ٹھہرا کر آپ نے یہ عہد کیا ہے کہ ہمیشہ سچ بولوں گی۔ اس کے لئے پھر جائزے لینے ہوں گے کہ کوئی ایسی بات نہیں کرنی جو سچائی سے پرے ہو۔ قولِ سدید ہے۔ یعنی ایسی بات نہ ہو جس سے ہلکا سا بھی شبہ اور شک پڑتا ہو کہ اس میں جھوٹ کی ملونی ہے۔ یا کوئی ایسی بات ہو جس کے دو مطلب نکلتے ہوں۔ ہمیشہ ایسی سچی بات ایک احمدی کو کہنی چاہئے جس میں ذرا سی بھی کسی قسم کے ابہام کی اور جھوٹ کی ملونی نہ ہو۔

پھر خیانت ہے۔ یہ ایک بہت بڑی برائی ہے۔ جو عُہدیدار ہیں ان کا اپنے عہدوں کا صحیح استعمال نہ کرنا، یہ خیانت ہے۔ راز کو راز نہ رکھنا، یہ خیانت ہے۔ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں وہاں کسی کے متعلق بات سن کے اس کو آگے پھیلا دینا، یہ خیانت ہے۔ باریکی میں جا کر اگر اپنے جائزے لیں تو تمام برائیوں سے پاک ہونے کی جب ہم کوشش کریں گے تو ایک ایسا حسین معاشرہ ابھر کر سامنے آئے گا جس میں ہر طرف پیار اور محبت بکھری ہو گی۔ تمام لڑائیاں اور رنجشیں ختم ہو چکی ہوں گی۔ پس یہ خوبیاں ہیں جو ہم نے اپنے اندر پیدا کرنی ہیں۔ جب اس طرح ہم کریں گے تبھی ہم امانت کا صحیح حق ادا کرنے والے ہوں گے، جو ہمارے سپرد کی گئی ہیں۔ اور پھر یہی باتیں جو ہیں وہ ایمان میں بھی کامل کرتی ہیں۔ اور ایمان کامل ہو گا تو تبھی آپ حقیقی باندیاں اور لونڈیاں کہلائیں گی، تبھی اللہ تعالیٰ کی حقیقی لجنہ کہلائیں گی۔

اب ہر ایک اپنے جائزے لیں کہ کیا اللہ تعالیٰ کی باندیاں بننا چاہتی ہیں یا دنیا کی باندیاں بننا چاہتی ہیں۔ فلاح اُنہی کو ملنے والی ہے جو اللہ تعالیٰ کی باندیاں بنیں گی۔ کامیاب وہی ہونے والیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی باندیاں بنیں گی۔ پس اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ اِس کو اپنائیں اور معاشرے کے رعب سے بچیں۔ معاشرے کے ہر عیب سے بچیں۔ اپنے لباسوں کا بھی خیال رکھیں۔ اپنے تقدّس کا بھی خیال رکھیں۔ اپنے اخلاق کا بھی خیال رکھیں۔ اپنی عبادتوں کا بھی خیال رکھیں۔ تبھی آپ حقیقی باندیاں بننے والی ہوں گی تبھی آپ حقیقی لجنہ کہلانے والی ہوں گی اور کبھی بھی اس معاشرے کے رُعب میں نہ آئیں۔ کسی بھی قسم کا Complex کسی میں نہیں ہونا چاہئے کہ یہ لوگ پڑھے لکھے ہیں تو پتا نہیں شاید صحیح بات کر رہے ہوں۔ یہ پڑھے لکھے نہیں ہیں۔ یہ جاہل لوگ ہیں۔ ایک طرف ان کی ایک آنکھ تو دنیا کی ترقی کی طرف جا رہی ہے۔ لیکن دوسری آنکھ اندھی ہے جو خدا سے دُور کر رہی ہے۔ چاہے وہ دنیادار ایشیا میں رہنے والا ہو یا یورپ میں رہنے والا ہو یا افریقہ میں رہنے والا ہو یا امریکہ میں رہنے والا۔ ہر دنیادار جو ہے

مسلمانوں کا فخر دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”دوسری قوموں کو دعا کی کوئی قدر نہیں اور نہ انہیں اس پاک طریق پر کوئی فخر اور ناز ہو سکتا ہے بلکہ یہ فخر اور ناز صرف اسلام ہی کو ہے۔“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 202)

طالبِ دُعا: برہان الدین چراغ مع فیملی ولد چراغ الدین صاحب، ننگل باغبان۔ قادیان

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رمضان ایک ایسا مہینہ ہے جس کی ابتدا نزول رحمت ہے۔ جس کا وسط مغفرت الٰہی ہے اور جس کا اختتام آگ سے آزادی پر منتج ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ کتاب الصوم)

طالبِ دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی و افراد خاندان

اس کی ایک آنکھ اندھی ہے اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی لئے آئے تھے کہ آپ نے ایشیا کے لوگوں کو بھی صحیح راستے پہ چلانا تھا۔ یورپ کے لوگوں کو بھی صحیح راستے پہ چلانا تھا۔ افریقہ کے لوگوں کو بھی صحیح رستے پہ چلانا تھا، جزائر کے لوگوں کو بھی صحیح رستے پہ چلانا تھا اور آپ نے جو تنبیہ کی ہے وہ یہی کی ہے کہ اگر تم لوگ صحیح رستے پہ نہیں آئے تو نہ ایشیا محفوظ رہے گا، نہ یورپ محفوظ رہے گا، نہ جزائر کے رہنے والے محفوظ رہیں گے۔

پس ہم جو خیرِ اُمّت ہیں ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے آپ کو بھی محفوظ کریں اور اپنے معاشرے کو بھی محفوظ کریں۔ لوگوں کو بھی نیکیوں کی تلقین کریں اور برائیوں سے روکیں۔ تبھی ہم حقیقی لجنہ کہلانے والی بن سکیں گی۔ کسی رعب میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی الہام فرمایا ہے: نُصِرْتَ بِالرُّعب کہ تمہاری رعب سے مدد کی گئی ہے۔ آپ کہیں چلے جائیں ہر جگہ ایک احمدی کا رعب ہے۔ بڑے بڑے لوگ مجھے خط لکھتے ہیں۔ واقعات سناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جن میں نیکیاں ہیں وہ کبھی دنیا داروں سے نہیں ڈرے اور باوجود دنیاوی لحاظ سے کم حیثیت ہونے کے دنیا دار اُن کے آگے جھکے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حقیقی احمدی بننے کی وجہ سے ان کو ایک رعب عطا کیا ہوا ہے۔

پس کسی بھی قسم کے احساسِ کمتری یا Complex کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ بہترین اُمّت ہیں اور آپ نے ہی اس زمانے میں دنیا کی تربیت کرنی ہے اور دنیا کی صحیح رہنمائی کرنی ہے۔ جو تعلیم قرآن کریم میں ہمیں دی گئی ہے وہ دنیا کی بہترین تعلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نعمت مَیں نے تم پہ تمام کر دی ہے۔ یہ ایسا دین ہے جس میں ہر قسم کے احکامات آ چکے ہیں اور کامل ہو چکا ہے۔ جب کامل دین کی آپ علمبردار ہیں یا کم از کم دعویٰ کرنے والی ہیں تو پھر کسی قسم کے احساسِ کمتری کی کیا ضرورت ہے؟ پس اپنے جائزے لیں اور خالص ہو کر دین کے لئے اپنے ایمان کو مضبوط کرتی چلی جائیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنے والی بنیں۔ اپنے اعمال کی حفاظت کرنے والی بنیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے والی بنیں اور خلافت سے سچا اور حقیقی تعلق جوڑنے والی بنیں۔ کیونکہ جب تک خلافت کی اِکائی کے ساتھ آپ جڑی رہیں گی دنیا کی کوئی مصیبت اور آفت آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

پس اپنے جائزے لیتے ہوئے اپنے ایمانوں میں پختگی اختیار کرتی چلی جائیں۔ اس سال میں اپنے نئے ٹارگٹ قائم کریں یا ٹارگٹ بنائیں جو عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ تبلیغ کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ علم میں بڑھنے کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ اپنی اصلاح کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں اور قرآنِ کریم کے احکامات پر عمل کرنے کی بھی حتی المقدور کوشش کرنے والی ہوں اور خلافت سے وفا کے تعلق میں بھی بڑھتی چلی جانے والی ہوں۔ یہی باتیں اپنی نسلوں میں بھی قائم کریں۔ یہ تو حقیقی بات ہے، لکھی ہوئی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وعدہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے غالب آنا ہے۔ اگر ان باتوں سے حصہ لینا ہے، ان چیزوں سے فیض پانا ہے، اُن وعدوں کو اپنی زندگیوں میں پورے ہوتے دیکھنا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ساتھ مقدر ہیں تو اپنی حالتوں کے جائزے لیتے ہوئے ان تمام نیکیوں کو اختیار کرنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

ترقی تو انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی نہیں رکنی جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ لیکن بعض لوگوں کی کمزوریاں بدقسمتی سے انہیں ان ترقیات کا حصہ بننے سے نہ روک دیں۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ اپنے جائزے لینے کا مقام ہے۔ ہم جب نئی صدی میں خلافت کے ساتھ عہد کے ساتھ داخل ہوئے ہیں تو پھر نئے عہد کو نبھانے کے لئے ایک نئے عزم کی بھی ضرورت ہے جس کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور احمدی عورت کو دوسروں سے بڑھ کر اس میں کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’میری تمام جماعت جو اِس جگہ حاضر ہے یا اپنے مقامات میں بودوباش رکھتے ہیں‘‘۔ یا کہیں اور بھی رہنے والے جو بھی ہیں۔ ’’اس وصیّت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں،‘‘ یعنی جس کا میرے ساتھ بیعت کا تعلق ہے اور اس نے مجھے مانا ہے، ’’اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی‘‘، یعنی اس کے چال چلن بھی اچھے ہوں۔ اس کے عمل اچھے ہوں اور اس کی حرکات بھی اچھی ہوں اور نیک ہوں، اور نیک سوچنے والی ہو اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں۔ فرمایا کہ ’’تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں۔ اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنج وقت نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں‘‘۔ دُکھ نہ دیں۔ ’’وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی‘‘ یعنی گناہ ’’اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں‘‘۔ یعنی ہر قسم کے جرم اور جو نہ کرنے والی باتیں ہیں اور نہ کہنے والی باتیں ہیں ان سے بچیں، اور اپنے نفس کے جو جذبات ہیں ان کو کنٹرول میں رکھیں۔ ’’اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں‘‘۔ اللہ تعالیٰ کے وہ بندے ہو جائیں جن کے دل پاک ہوتے ہیں، جن کے دلوں میں کوئی شر نہیں ہوتا۔ کسی کو نقصان پہنچانا نہیں چاہتے۔ اور ایسے ہوں عاجزی اور انکساری ہو، دوسروں کی خدمت کرنے والے ہوں، ’’اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے‘‘ (اشتہار مورخہ 29 مئی 1898ء مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 46۔47 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اور ایسے ہو جائیں کہ سوال ہی پیدا نہ ہو کہ کوئی ایسی بات کبھی اس کے دل میں پیدا ہو جو دوسرے کو نقصان پہنچانے والی ہو۔

اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر ایک ان نصائح پر عمل کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو معیار ہمارے لئے قائم فرمائے ہیں، ان پر چلنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ کو بھی توفیق دے کہ ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اب دعا کر لیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 10 رجولائی 2015)

۞...۞...۞

ولادت و درخواست دعا

خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم عطاء المجید مبشر کوثر سلمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 16 جون 2015 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور دعا سے نومولود کا نام ’’محمد حمید کوثر‘‘ رکھا گیا ہے۔ نومولود خاکسار کا پوتا اور چوہدری محمد شریف صاحب درویش قادیان کا پڑپوتا اور محترم شفیق احمد صاحب ساکن لندن کا نواسہ ہے۔ نومولود وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ قارئین کرام سے بچے کے نیک صالح اور خادم دین ہونے نیز والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

محمد حمید کوثر ناظر دعوت الی اللہ شمالی ہند

اعلان نکاح

محترمہ نزہت کاشفہ صاحبہ دختر مکرم نصیر احمد صاحب اُستاد تیماپوری ساکن گلبرگہ کا نکاح مکرم سید افتخار الدین صاحب ابن مکرم سید مبشر الدین صاحب ساکن وڈمان ضلع محبوب نگر تلنگانہ کے ہمراہ مبلغ -/1,25,000 (ایک لاکھ پچیس ہزار روپئے) پر مکرم مبلغ انچارج صاحب گلبرگہ نے پڑھا اور ایجاب وقبول کروایا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

(قریشی محمد عبداللہ تیماپوری، نمائندہ بدر)

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTIONS

SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256,9086224927

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے تو ہم روز دیکھتے ہیں۔ لیکن جب مَیں سفر پر جاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کئی گنا زیادہ بڑھ کر ہوتے ہیں

خدا تعالیٰ خود ہی ایسے پروگرام بھی کروا دیتا ہے جو اسلام کے حقیقی تعارف اور تعلیم کو لوگوں تک پہنچانے کا ذریعہ بن جاتا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 12رجون 2015 بطرز سوال و جواب بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ بھارت 2015

سوال خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول اور اطاعت و فرمانبرداری کا جوش پیدا کرنے کیلئے حضرت مسیح موعودؑ نے کیا نسخہ بیان فرمایا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: یاد رکھو کہ انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں دعا کا طالب رہے اور دوسرے اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ۔ پر عمل کرے۔...... خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہئے۔ اس سے خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر ہونے والے افضال الٰہیہ کا کن الفاظ میں ذکر فرمایا؟ نیز اس ضمن میں جرمنی جماعت کو کیا خاص نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے تو ہم روز دیکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل اور نعمتوں کی طرف توجہ دلانے والے ہونے چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں اضافہ کرنے والے بھی ہونے چاہئیں۔ لیکن جب مَیں سفر پر جاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کئی گنا زیادہ بڑھ کر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پروگراموں میں برکت ڈالتا ہے اور تبلیغ اور اسلام کا حقیقی پیغام بھی بڑی کثرت سے لوگوں کو پہنچتا ہے اور پھر لوگوں پر اس کا اثر بھی ہوتا ہے۔ گزشتہ دنوں جب جرمنی کے دورے پر گیا ہوں تو اصل مقصد تو جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت تھی لیکن اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ خود ہی ایسے پروگرام بھی کروا دیتا ہے جو اسلام کے حقیقی تعارف اور تعلیم کو لوگوں تک پہنچانے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔...... پس جس طرح جرمنی کے جلسے اور دوسرے پروگراموں میں اللہ تعالیٰ کے فضل ہوئے اور جس طرح اسلام احمدیت کا پیغام ان دنوں میں وسیع پیمانے پر ملک کے وسیع حصے میں پھیلا ہے یا اس تک پہنچا ہے یہ ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا ذکر کیا جائے اور خاص طور پر جرمنی جماعت کو بہت زیادہ شکر گزار ہونا چاہئے اور اسے ان فضلوں پر شکر گزاری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور مزید جھکنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل بڑھتے چلے جائیں۔

سوال میسیڈونیا سے آنے والے وفد کے بارے میں حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: میسیڈونیا سے بھی 62افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جن میں سے چودہ عیسائی تھے۔ ستائیس غیر احمدی مسلمان تھے اور یہ تقریباً دو ہزار کلومیٹر کا طویل سفر کر کے 36 گھنٹے کے سفر کے بعد پہنچا تھا۔ ان میں دو ٹی وی چینلز کے دو صحافی بھی تھے اور مختلف مناظر بھی فلماتے رہے۔ انہوں نے مختلف لوگوں کے انٹرویو بھی لئے اور کہتے ہیں کہ وہاں جا کے ہم ایک ٹی وی پروگرام بنائیں گے اور اس میں یہ دکھائیں گے۔

سوال میسیڈونیا سے آنے والے مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: میسیڈونیا سے آنے والے ایک مہمان نے کہا کہ جلسے میں شامل ہو کر اس کی یادوں کے ساتھ واپس جا رہا ہوں۔ جلسے کے انتظامات کا کام ایسا ہے کہ کوئی بھی ادارہ مشکل سے سرانجام دے سکتا ہے بلکہ میں کہوں گا کہ ایک بڑا ملک بھی اس معیار کا پروگرام منعقد نہیں کر سکتا۔...... پھر میسیڈونیا کے ایک صاحب ہیں وہ کہتے ہیں زندگی میں پہلی دفعہ اتنے اچھے لوگوں سے ملا ہوں۔ مجھے سب سے زیادہ متأثر اسلام کے پیغام نے کیا ہے جو مجھے اب یہاں سے ملا۔ آپ کے پاس دیواروں پر جو پیغام لکھا ہوا ہے وہ صرف الفاظ نہیں ہیں بلکہ حقیقت میں آپ لوگ اس پر عمل کرتے ہیں۔ ان باتوں نے میرے دل پر بڑا گہرا اثر کیا ہے۔...... میسیڈونیا کے وفد کے ایک مہمان دراگان (Dragan) صاحب تھے۔ کہتے ہیں میرا مسلمانوں سے پہلی مرتبہ اس طرح اتنا قریبی تعارف ہوا ہے اور ایسی تقاریر سنی ہیں جو اسلامی تعلیم کے بارے میں تھیں۔ یہاں مسلمانوں نے ہمارا استقبال ایسے کیا جیسے وہ ہمیشہ سے ہمیں جانتے ہوں۔

سوال سویڈن سے آنے والے دوست آئی تورے صاحب کے جوش وجذبے کا اظہار حضور انور نے کن الفاظ میں کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سویڈن سے ایک رشین فیملی آئی تھی۔ ان کے ایک اَور دوست آئی تورے صاحب تھے۔ اپنی فیملی کے ساتھ جلسے میں شامل ہوئے۔ انہوں نے 2013ء میں احمدیت قبول کی تھی مگر مجھ سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ مجھ سے ملاقات کے بعد بڑے جذباتی تھے اور بڑے پُرجوش تھے اور بار بار اس بات کا اظہار کرتے رہے کہ میرا خیال نہیں تھا کہ مصروفیت کی وجہ سے ملاقات ہو گی لیکن موقع پیدا ہو گیا۔ مربی صاحب نے لکھا کہ آتے ہوئے تو ہر دو گھنٹے بعد رکنے کا کہتے تھے تا کہ پھر کے اپنی ٹانگ تھوڑی سی strech کر کے درست کر سکیں لیکن واپسی پر سترہ گھنٹے کا سفر انہوں نے بغیر رُکے کیا۔ اور جب ان سے گھر پہنچ کے پوچھا کہ اس دفعہ آپ رستے میں رکے نہیں۔ کہنے لگے کہ جلسے کی برکات ہیں۔ مجھے تو احساس ہی نہیں رہا کہ میری ٹانگ میں کوئی تکلیف تھی۔

سوال جرمنی کے سلیمان صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

جواب محترم سلیمان صاحب نے فرمایا: مجھے جلسے کی دعوت ملی تو میرا خیال تھا کہ پچاس یا سو لوگوں کی تبلیغی نشست ہو گی جس میں تھوڑی بہت باتیں ہوں گی اور کھانا پینا ہو گا۔ پھر سارے لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں گے۔ لیکن یہاں آنے کے بعد تو میرا نظریہ یکسر بدل گیا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں افراد جمع تھے۔ مَیں تو جلسے کے نظارے کے اس سحر سے باہر نہیں نکل سکا۔ یہاں کی ہر چیز ہی مسحور کن ہے اور آپ کا تبلیغ کرنے کا انداز ہی نرالا ہے۔ اگر اسی طرز پر تبلیغ کی جائے تو کوئی بدقسمت ہی ہو گا جو انکار کرے۔

سوال عبداللہ سیرین صاحب کے والدین کے قبول احمدیت کا واقعہ حضور انور نے کن الفاظ میں بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عبداللہ صاحب ایک سیرین ہیں۔ ان کے والد کئی سالوں سے احمدی تھے۔ یہ اپنے والد کے ساتھ رشیا میں رہتے تھے لیکن اب پڑھائی کے سلسلے میں ہالینڈ میں مقیم ہیں۔ ان کے والد صاحب کے ذریعے انہیں تبلیغ تو ہوتی رہی لیکن ابھی انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ جلسے میں شرکت کے بعد باوجود اس کے کہ جلسے سے پہلے مبلغ صاحب کے ساتھ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں ان کے روز سوال و جواب ہوتے تھے اور یہ نہیں مان رہے تھے۔ پھر آخر مبلغ نے ان کو کہا کہ پھر یہی ہے کہ آپ دعا کریں۔ کہتے ہیں میں دعا بھی کرتا ہوں۔ تو ان کو بتایا کہ آپ درد سے اور الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی کرے۔ جلسے کے دوسرے روز جو میرا خطاب تھا اور اس کے بعد تبلیغی مہمانوں کے ساتھ میٹنگ تھی۔ پتا نہیں یہ اس میں شامل تھے کہ نہیں بہر حال خطاب والے روز ہی کہتے ہیں ہمارے مبلغ سے کہا کہ مجھے قرآن کریم سے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی صرف ایک دلیل دے دیں۔ ہمارے مبلغ نے ان کو دلیل دی اور بعض پیشگوئیاں اور جماعت کی ترقی کے بارے میں بھی بات کی۔ کہنے لگے مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نشان دکھا دیا ہے۔ کہنے لگے کہ رات میں نے اللہ تعالیٰ سے بڑے تضرع اور الحاح سے دعا کی اور رات کو جب سویا تو خواب میں دیکھا کہ بڑی سی دیوار پر جلی حروف میں اَلۡاَحۡمَدِیَّۃ لکھا ہوا ہے اور اس میں غیر معمولی نور پھوٹ رہا ہے۔ اور اسی طرح جب میں جرمن سے خطاب کر رہا تھا تو کہتے ہیں کہ اس دوران ہی میں نے دل میں نشان مانگا تھا۔ تو کہتے ہیں کہ اس دوران ہی میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش خلیفۃ المسیح کے ساتھ اور آپ کے قرب میں کھڑے ہونے کا موقع ہوتا یا اس وقت مجھے موقع مل جائے تو کہتے ہیں کچھ دیر کے بعد ایسے محسوس ہوا جیسے ایک لمحے کے لئے مجھ پر غنودگی سی طاری ہوئی ہے اور میں نے دیکھا کہ میں سٹیج میں خلیفۃ المسیح کے پہلو میں کھڑا ہوں اور اس کے بعد کہتے ہیں کہ حق میرے پر کھل گیا۔ کہتے ہیں قرآن شریف کی دلیل تو میں نے محض انشراح، اطمینان کے لئے مانگی تھی ورنہ حقیقت یہ ہے کہ دعا کے بعد اور اس خواب کے بعد میری تسلی ہو گئی تھی۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔

سوال اٹلی سے آنے والے عیسائی مہمان نے اٹلی واپس جا کر اپنے مضمون میں کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب موصوف نے لکھا: مجھے اعتراف کرنا پڑے گا کہ جلسہ سالانہ کا منظر نہایت حیران کن تھا۔ انسان کی نظر جب بڑے بڑے حروف میں لکھے پیغام 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' پر پڑتی ہے تو پہلا سوال ذہن میں اٹھتا ہے کہ کیا یہ لوگ واقعی مسلمان ہیں؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ لوگ واقعی مسلمان ہیں۔ وہاں کا ماحول عجیب محبت اور یگانگت سے پُر ہوا ہوا تھا۔ مَیں نے خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ ہزاروں کی تعداد میں مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے جوان، بوڑھے، بچے اور فیملیاں ایک نہایت منظم جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ اس بات نے بھی مجھے بہت متأثر کیا کہ وہاں پر سینکڑوں لوگ بغیر کسی معاوضہ کے رضا کارانہ طور پر کام کر رہے ہیں بلکہ جو شخص مجھے کار میں ہوٹل سے جلسہ گاہ لے کر جاتا اس نے مجھے بتایا کہ اس نے اپنی ملازمت سے اس جلسے کے لئے بغیر تنخواہ کے دو ہفتے کی رخصت لی ہے۔

سوال حضور انور نے جلسہ میں آنے والے احمدیوں کو کیا نصائح بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک تو لوگوں کا گند پھینکنا، صفائی کا خیال نہ رکھنا، اس طرف آئندہ لوگوں کو خیال رکھنا چاہئے اور ہر ایک کو ایک دوسرے کو صفائی کی طرف توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔ پھر کھانے کے بارے میں بھی بعضوں نے کہا۔ جبکہ لنگر خانوں میں جو کھانا پکتا ہے وہ ایک طرح کا ہی پک سکتا ہے۔ بعضوں کو اعتراض پیدا ہوا کہ پاستہ (Pasta) وغیرہ نہیں ہے، وہ ہونا چاہئے۔ یہاں اصل چیز تو روحانی غذا ہے جو کھانے کے لئے احمدی آتے ہیں۔ اس لئے احمدیوں کو اس قسم کی بات نہیں کرنی چاہئے۔ جو بھی کھانا ملتا ہے وہ کھا لینا چاہئے۔ اور اسی طرح ہو گا کہ ایک ہی کھانا پکے گا۔

سوال حضور انور کے اس بابرکت دورہ جرمنی کے موقعہ پر کتنی مساجد کا افتتاح ہوا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس بابرکت دورہ کے موقع پر تین مساجد کا افتتاح ہوا۔ آخن میں مسجد بیت السبوح۔ صوبہ ہیسن ہاؤ میں مسجد بیت الواحد اور اسی طرح فیشٹا میں بھی ایک مسجد کا افتتاح ہوا۔

سوال مساجد کے افتتاح کے حوالے سے مختلف اخبارات میں کتنی خبریں نشر ہوئیں؟ اور ان کی ریڈر شپ کتنی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مساجد کے افتتاح کے حوالے سے مختلف اخبارات میں پچاس کے قریب خبریں آئیں۔ ان اخبارات کی رِیڈر شِپ کی کُل تعداد باسٹھ ملین کے قریب بنتی ہے۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے کن کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا؟

جواب حضور انور نے مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد دین بدر صاحب درویش مرحوم قادیان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور ان کے اوصاف کا تذکرہ بھی فرمایا۔

❁...❁...❁

جماعتی رپورٹیں

عالمی یوگا ڈے کے موقع پر قادیان میں بھی یوگا کے پروگرام کا انعقاد

بھارت کے وزیر اعظم جناب نریندر مودی صاحب کی خصوصی کوششوں سے اقوام متحدہ کی طرف سے مورخہ 21؍ جون 2015 کو عالمی سطح پر یوگا ڈے منایا گیا جس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس دن قادیان دارالامان میں احمدیہ گراؤنڈ میں بھی یوگا کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ پروگرام میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے نیشنل نائب صدر و راجیہ سبھا ممبر جناب اویناش رائے کھنہ صاحب شامل ہوئے۔ قادیان کے احمدی مسلمانوں کے علاوہ شہر کے دیگر معززین اور عامۃ الناس بھی اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ یوگا کے استاد ڈاکٹر وِنے پُشکرنا نے یوگ کروایا اور یوگ سے متعلق معلومات دیں۔ اس موقع پر مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بتایا کہ اسلام انسان کو صحت مند رہنے کی ترغیب دیتا ہے اور ایک صحت مند مومن کو ایک کمزور مومن سے بدرجہا بہتر قرار دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک صحت مند مسلمان ہی اپنی قوم اور ملک کی بہتر رنگ میں خدمت کرسکتا ہے۔ یوگا ایک بہترین ورزش ہے جو صحت کیلئے بے حد مفید ہے۔ راجیہ سبھا ممبر جناب اویناش رائے کھنہ صاحب نے کہا کہ اگر ہم اپنی صحت کی سنبھال کریں گے تو ہم زیادہ دن زندہ رہ سکیں گے۔ اچھی صحت والا شخص دیش کی ترقی کیلئے فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی جانب سے لگائے گئے یوگا کیمپ کی تعریف کی۔ احمدی مستورات نے لجنہ ہال میں یوگ میں حصہ لیا۔ جہاں رینو بالا صاحبہ نے انہیں یوگ کروایا۔ (ادارہ)

احمدیہ مسلم مشن ڈائمنڈ ہاربر میں تربیتی اجلاس

مورخہ 7؍جون 2015 کو احمدیہ مسلم مشن ڈائمنڈ ہاربر میں 24 پرگنہ، ہاوڑہ، بانکوڑہ، بردھمان، مدنا پور اور کولکاتہ کی جماعتوں کا مشترکہ تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں 525 احباب و مستورات نے شرکت کی۔ افتتاحی تقریب صبح نو بجے مکرم مولوی عبدالوکیل نیاز صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد صدر اجلاس نے نظام خلافت سے اطاعت اور وفاداری کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ یہ نشست اختتام پذیر ہوئی۔ بعد ازاں تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا جن میں علی الترتیب مکرم ابوطاہر منڈل صاحب انچارج مبلغ ضلع مرشد آباد، مکرم محمد رضوان صاحب انچارج مبلغ ضلع بیر بھوم، مکرم مرزا صفی العالم صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ بدر بنگلہ، مکرم شیخ محمد علی صاحب انچارج مبلغ ضلع چوبیس پرگنہ، مکرم مولوی محمد سیف الدین صاحب انچارج مبلغ ضلع دنیاج پور، مکرم مولوی جمال شریعت صاحب انچارج مبلغ کولکاتہ، مکرم مولوی ظہیر الحسن صاحب نائب مبلغ انچارج ضلع مرشد آباد، مکرم شہادت حسین صاحب انسپکٹر نظارت بیت المال آمد، مکرم عجیب الرحمن صاحب انچارج مبلغ ضلع بردھمان، مکرم مرزا انعام الکبیر صاحب نائب انچارج مبلغ 24 پرگنہ نے مختلف تبلیغی و تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔ اختتامی تقریب میں محترم مولوی عبدالوکیل نیاز صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(شیخ محمد علی، مبلغ انچارج ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ)

جلسہ یوم خلافت

جماعت احمدیہ ہوشیار پور میں مورخہ 29؍مئی 2015 کو احمدیہ مشن ہاؤس میں مکرم محمد سلیم صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز محمد اجمل خان نے کی بعد ازاں خاکسار نے ''خلافت اسلامی کی تاریخ اور آخری زمانہ میں قدرت ثانیہ کا ظہور'' کے عنوان پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

تربیتی اجلاس

جماعت احمدیہ ہوشیار پور میں مورخہ 25؍جون 2015 کو مکرم مولوی رفیق احمد بیگ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد محترم موصوف نے ''عبادت کی ضرورت اور اہمیت'' اور مکرم طاہر احمد طارق صاحب نے ''ماہ رمضان کے فضائل و برکات'' کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ یہ تربیتی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ منان، مبلغ سلسلہ، ہوشیار پور)

ایسٹ سنگھ بھوم جھارکھنڈ میں جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد

جماعت احمدیہ ایسٹ سنگھ بھوم میں بمقام موسیٰ بنی مورخہ 14؍جون 2015 کو جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا گیا جس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی، ہندو، سکھ، عیسائی، مونی سماج، مہیلہ سماج اور حکومت کے اعلیٰ عہدیداران نے شرکت کی۔ جلسہ سے ایک ماہ قبل علاقہ کے تمام معززین سے رابطے کر کے انہیں جلسے میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ مورخہ 14؍جون کو شام 6:30 بجے مکرم محمد عنایت اللہ منڈاشی صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ ابوجعفر صاحب نے کی۔ نظم مکرم عثمان خان صاحب معلم سلسلہ نے پڑھی۔ مکرم سید آفتاب عالم صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم کانہوں ساونت صاحب صدر اجسو پارٹی، مکرم کرپا کندلا صاحبہ نمائندہ عیسائیت G.E.L چرچ، مکرم ڈاکٹر روے صاحب نمائندہ مونی سماج سردہ، مکرم مولوی شیخ مسعود احمد صاحب مبلغ دعوت الی اللہ، مکرم گوربچن سنگھ صاحب نمائندہ سکھ مذہب موسیٰ بنی اور مکرم مولانا شمس الدین مظاہری صاحب استاد مدرسہ دیوبند بادیا موسیٰ بنی نے امن وسلامتی کے قیام اور اس کے متعلق مذہبی تعلیمات پیش کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(شیخ فاروق، امیر ضلع ایسٹ سنگھ بھوم، جھارکھنڈ)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھاگلپور

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھاگلپور کا سالانہ اجتماع مورخہ 14؍جون 2015 کو احمدیہ مسجد خانپور ملکی میں منعقد کیا گیا۔ افتتاحی تقریب صبح 10:30 بجے مکرم سید عبدالباقی صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی کامران احمد صاحب نے کی۔ عہد وفائے خلافت اور عہد خدام واطفال کے بعد مکرم عبدالنور نوری صاحب اور مکرم امتیاز احمد صاحب نے ڈاکٹر میر محمد اسمعیل صاحبؓ کا نعتیہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھکر سنایا۔ بعدہ مکرم ڈاکٹر انور حسین صاحب اور خاکسار نے تربیتی امور پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اجتماع کی دوسری نشست میں خدام واطفال کے علمی مقابلے کروائے گئے۔ اختتامی تقریب مکرم سید عبدالباقی صاحب امیر جماعت احمدیہ بھاگلپور کی زیر صدارت منعقد ہوئی تلاوت قرآن مجید مکرم سید فضل باری صاحب مبلغ انچارج بھاگلپور نے کی۔ مکرم حبیب احمد صاحب اور مکرم طارق منیر صاحب نے ترانہ پیش کیا۔ بعدہ مکرم ارشد احمد صاحب مرکزی نمائندہ نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ صدارتی خطاب سے قبل علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول، دوم، سوم آنے والے خدام واطفال کو انعامات دئے گئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ شاملین اجتماع کی کل حاضری 125 تھی۔ اجتماع کی خبریں علاقہ کے کثیر الاشاعت اخبارات دینک جاگرن اور پربھات خبر میں شائع ہوئیں۔ (مبین اختر، قائد ضلع بھاگلپور)

مجلس انصار اللہ پونچھ وراجوری کے دوروزہ سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

مجلس انصار اللہ پونچھ اور راجوری کا مشترکہ سالانہ اجتماع مورخہ 13، 14؍جون 2015 کو احمدیہ مسلم مشن پونچھ میں منعقد کیا گیا۔ اجتماع کے پروگراموں کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو مکرم بشارت احمد محمود صاحب ریٹائرڈ مبلغ نے پڑھائی۔ محترم قاری نواب احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی زیر صدارت اجتماع کی افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قران مجید، عہد وفائے خلافت اور عہد انصار اللہ کے بعد مکرم رفیق احمد طارق صاحب مبلغ سلسلہ نے ''عصر حاضر میں انصار اللہ کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور عا کے ساتھ افتتاحی تقریب کا اختتام ہوا۔ بعد ازاں انصار کے مابین علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں انصار اللہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مورخہ 14؍جون کو بھی تمام انصار نے باجماعت نماز تہجد ادا کی۔ نماز فجر اور درس کے بعد انصار نے اجتماعی تلاوت قرآن کریم کی۔ ناشتے کے بعد اجتماع کی اختتامی تقریب محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ریحان احمد ظفر صاحب نے ''مالی نظام اور چندہ انصار اللہ و دیگر مالی تحریکات کی اہمیت و برکات'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس موقعہ پر علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو انعامات دیئے گئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ (اورنگ زیب راتھر، صدر اجتماع کمیٹی، ناظم انصار اللہ پونچھ)

جماعت احمدیہ ابراہیم پور، مرشد آباد میں تربیتی و تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ ابراہیم پور میں نئی تعمیر شدہ مسجد کے صحن میں مورخہ 14؍جون 2015 کو ایک تربیتی و تبلیغی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مرشد آباد، مالدہ، بیر بھوم اور دیناجپور کی جماعتوں سے 950 مرد وخواتین اور بچوں نے شرکت کی۔ افتتاحی تقریب دوپہر 2:30 بجے مکرم مولوی عبدالوکیل نیاز صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد صدر اجلاس نے اس اجلاس کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس زمانہ کے مامور ومرسل کی جماعت میں شامل ہیں اور ہم میں خلافت کی نعمت موجود ہے ہمیں ہمیشہ خلیفہ وقت کے حکموں پر لبیک کہتے ہوئے اطاعت وفرمانبرداری کا نمونہ دکھانا چاہئے۔ دعا کے ساتھ افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں اس اجلاس کا دوسرا سیشن شروع ہوا جس میں مکرم مولوی سراج الدین صاحب امیر ومبلغ انچارج مالدہ، مکرم محمد رضوان صاحب مبلغ انچارج بیر بھوم، مکرم عجیب الرحمن صاحب مبلغ انچارج بردھوان، مکرم ذوالفقار علی محمود نگران دعوت الی اللہ بنگال، مکرم عبداللہ جلال الدین صاحب سابق معلم، مکرم مولوی سیف الدین صاحب مبلغ انچارج دیناجپور، مکرم مولوی قاضی طارق احمد صاحب مبلغ مرشد آباد، مکرم عطاء الرحمن صاحب نائب امیر مرشد آباد اور خاکسار نے مختلف تربیتی امور پر تقریر کی۔ جلسے کی اختتامی تقریب شام 6:30 بجے مکرم مولوی عبدالوکیل نیاز صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد موصوف نے اپنی تقریر میں احباب جماعت کو دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(ابوطاہر منڈل، مبلغ انچارج مرشد آباد)

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26؍جون 2015ء بروز جمعہ نماز عصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ امۃ الحفیظ طاہرہ صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک محمد عبداللہ ریحان صاحب مرحوم، برمنگھم)

23 جون 2015 کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 83 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اپنے گاؤں میں جماعت کی خدمت کرتی رہیں اور ہزاروں بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت حاصل کی۔ آپ ساری عمر شعبہ تدریس سے منسلک رہیں۔ گاؤں میں اپنی زمین پر لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے علیحدہ علیحدہ اسکول بنوائے۔ شادی کے بعد غیر احمدی ماحول میں احمدیت کا شاندار نمونہ پیش کیا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، انتہائی نیک اور ملنسار خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ انتہائی وفا اور محبت کا تعلق رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب (وکیل اعلیٰ ربوہ) کی ہمشیرہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم چوہدری فیض احمد صاحب (ابن مکرم رانا فضل احمد صاحب مرحوم، چک نمبر 68، تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر)

30 مئی 2015 کو بعارضہ قلب وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت خوش اخلاق، ملنسار، مہمان نواز، نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ سیدہ ممتاز بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم سید محمد سعید شاہ صاحب مرحوم، کراچی)

20 جون 2015 کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت پیر شمس الدین صاحب گولیکی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی اور حضرت علی احمد صاحب اور حضرت سیدہ اماں لطیفن صاحبہ رضی اللہ عنہا کی نواسی تھیں۔ آپ کو لمبا عرصہ کراچی میں لجنہ کے مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق ملی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، دلیر، بہت نیک اور پرہیزگار خاتون تھیں۔ اپنے علاقہ میں بہت سے بچے بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے متعدد پوتے اور نواسے مربی سلسلہ ہیں یا جامعہ میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ مکرم سید شاہ رخ رحمان صاحب مربی سلسلہ لاہور اور مکرم سید سلمان شاہ صاحب مربی سلسلہ جرمنی کی دادی تھیں۔

(3) مکرم خلیفہ رضی الدین صاحب (ابن مکرم خلیفہ علیم الدین صاحب، امریکہ)

13 جون 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ نمازوں کا بروقت التزام کرنے والے، خاموش طبع، قناعت پسند اور حسن سلوک سے پیش آنے والے، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلیفۂ وقت سے محبت اور اطاعت کا تعلق کوٹ کوٹ کر دل میں بھرا ہوا تھا۔ جب بھی کسی کو نصیحت کرنا مقصود ہوتی تو خلیفۂ وقت کے ارشاد کے حوالے سے نصیحت کیا کرتے تھے۔

(4) مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد امین خان صاحب، برمنگھم)

22 اپریل 2015 کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ آپ کو ابتداء میں لجنہ اماء اللہ برمنگھم کے شعبہ خدمت خلق میں خدمت کی توفیق ملی۔ بہت دعا گو، حسن سلوک سے پیش آنے والی، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ ایک مثالی ماں تھیں۔ اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی اور انہیں جماعت کے ساتھ منسلک رکھا۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

☆......☆......☆

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور از صفحہ 20

غرض کیا ہے؟ بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پا جاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو کیونکہ درحقیقت وہی بہشت ہے جو عالم آخرت میں طرح طرح کے پیرایوں میں ظاہر ہوگا اور حقیقی خدا سے بے خبر رہنا اور اس سے دور رہنا اور سچی محبت اس سے نہ رکھنا درحقیقت یہی جہنم ہے جو عالم آخرت میں انواع واقسام کے رنگوں میں ظاہر ہوگی۔

پس اس نکتے کو ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جہنم سے نجات بھی اس دنیا سے شروع ہوتی ہے اور جنت کا ملنا بھی اس دنیا میں ہوتا ہے اور ان دونوں کے جو وسیع اثرات ہیں۔ مختلف حالتوں اور رنگوں میں جو انسان کو ملنے ہیں یا ملتے ہیں وہ اگلے جہان میں ملتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق توبہ استغفار انسان کو اس دنیا میں بھی جنت دکھا دیتا ہے جس کے وسیع تر انعامات جیسا کہ میں نے کہا اگلے جہان میں ملیں گے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق اور محبت اور اس کی رحمت اور بخشش ہر وقت طلب نہ کرتے رہنا اس کے احکامات کو جان بوجھ کر توڑنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کے حوالے سے اس طرح کھول کر بیان فرمایا۔ فرمایا کہ قرآن شریف نے بہشت اور دوزخ کی جو حقیقت بیان کی ہے کسی دوسری کتاب میں بیان نہیں کیا۔ اس میں صاف طور پر ظاہر کر دیا کہ اس دنیا سے یہ سلسلہ جاری ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمایا وَلِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (الرحمٰن۔ 46)۔ یعنی جو شخص خدا تعالیٰ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے واسطے دو بہشت ہیں دو جنتیں ہیں۔ یعنی ایک بہشت تو اس دنیا میں مل جاتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا خوف اس کو برائیوں سے روکتا ہے۔ برائیوں سے رکنے سے بہشت ملتا ہے اور بدیوں کی طرف دوڑنا دل میں ایک اضطراب اور قلق پیدا کرتا ہے جو بجائے خود ایک خطرناک جہنم ہے۔

پس اس دنیا کی بہشتی زندگی یا اگلے جہان کے بہشت کے حصول کی کوشش اور جہنم سے بچنا کس طرح ہے اور کیا ہے یہی آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق جہنم سے بچنا اور جنت کا حصول صرف اخروی جنت اور جہنم نہیں ہے بلکہ اس دنیا کی بھی جنت اور جہنم ہے اور اس صورت میں اس سے بچنا اسی صورت میں ممکن ہے جب انسان خدا تعالیٰ سے ڈرے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حقیقی محسن وہ ہے جو ہر وقت یہ خیال رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور جب یہ احساس ہو کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے تب خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہوتا ہے اور تبھی انسان برائیوں سے بچتا ہے اور جو برائیوں سے بچتا ہے وہ دل کی بے چینیوں سے بھی بچتا ہے۔

پس اس بات کو ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اور اس کے مطابق سوچنا چاہئے۔ رمضان کے آخری عشرے میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اور ایمان کو ہمیشہ سلامت رکھنے کے لئے اور تقویٰ پر قائم رہنے کے لئے ایک اور بات بھی ایک اور چیز بھی یا ایک امر کی طرف بھی توجہ دلائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ ایک خوشخبری عطا فرمائی اور وہ یہ ہے کہ ان دنوں میں آخری عشرے میں لیلۃ القدر۔ ایک روایت میں آتا ہے جو حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور محاسبہ نفس کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اس کو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے لیلۃ القدر کی رات قیام کیا اس کے گناہ گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ لیلۃ القدر کی بڑی اہمیت ہے لیکن رمضان کے روزے بھی وہی اہمیت رکھتے ہیں۔ ٹھیک ہے وہ ایک رات میں گناہ بخشے جاتے ہیں لیکن گزشتہ عمل بھی سامنے ہیں اور رمضان میں بھی تیس دنوں میں یہی عمل ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ شرائط ہیں جو ضروری ہیں رمضان کے روزے بھی اور لیلۃ القدر کا پانا اور گناہ بخشوانا بھی کہ ایمان اور نفس کا محاسبہ۔ اگر پہلے دنوں میں کوئی کمزوری رہ گئی تھی تو آخری دنوں میں اسے دور کرنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ صرف لیلۃ القدر جس کو ملے گی اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے بلکہ ہر شخص جو روزوں سے اور لیلۃ القدر سے ایمان کی حالت میں اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے گزر رہا ہو اس کو اللہ تعالیٰ کی بخشش کی امید رکھنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سی قرآن کریم میں نشانیاں بتائی ہیں مؤمنوں کے لئے۔ ایک مثلاً یہ نشانی بتائی کہ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ (الانفال۔ 2) یعنی مؤمن تو صرف وہی ہیں جن کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں۔ تو مؤمن کی یہ نشانی ہے کہ ہر وقت اس احساس میں رہے کہ خدا کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیئے ہیں جب بھی اسے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے کوئی چیز یاد کرائی جائے تو وہ فوراً ڈر جائے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

پس اس نکتہ کو ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ لیلۃ القدر صرف وہ خاص رات ہی نہیں تین صورتیں ہوتی ہیں لیلۃ القدر کی۔ ایک وہ رات جو رمضان میں آتی ہے ایک وہ زمانہ جو نبی کا زمانہ ہے اور ایک یہ ہے کہ انسان کے لئے ہر شخص کے لئے اس کی لیلۃ القدر وہ ہے جب وہ پاک اور صاف ہو گیا۔ دنیا کے تمام گندوں اور میلوں سے پاک ہو گیا اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم ہو گیا۔ اپنا محاسبہ کرتے ہوئے تمام برائیوں کو اپنے سے دور کر دیا۔ پس یہ وہ لیلۃ القدر ہے اگر ہمیں میسر آ جائے اور ہم خالص اللہ تعالیٰ کے ہو جائیں اور اس کے حکموں پر عمل کرنے والے بن جائیں اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بلند کرنے والے بن جائیں تو یہ ہمارا وہ مقصد ہے جس کو حاصل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اگر ہم نے یہ مقام حاصل کر لیا یا ہم یہ کر لیں تو ہر دن اور ہر رات ہمارے لئے قبولیت دعا کی گھڑی بن جاتی ہے ہم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو ماننے والے ہیں ہمیں اپنی حالتوں میں انقلاب پیدا کرتے ہوئے اپنے ایمانوں کو اس مقام تک لے جانے کی ضرورت ہے جہاں ہمارا ہر قول اور فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو جائے ہم اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے والے بن جائیں اور رمضان کی برکات ہمیشہ ہمارے اندر قائم رہیں۔

اللہ کرے ہمارے میں سے بہت سے اس لیلۃ القدر کو بھی پانے والے ہوں جو قبولیت دعا کا خاص موقع ہے جو ان آخری دنوں میں جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس کو پانا ہمیں نیکیوں اور تقویٰ پر چلانے والا اور اس میں مزید بڑھانے والا ہو۔ ہمارے گزشتہ تمام گناہ بھی بخشے جائیں اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے لئے بھی ہم میں قوت اور طاقت اللہ تعالیٰ پیدا فرمادے اپنے خاص فضل سے۔

☆......☆......☆

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 16 July 2015 Issue No. 29

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

ہم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو ماننے والے ہیں ہمیں اپنی حالتوں میں انقلاب پیدا کرتے ہوئے اپنے ایمانوں کو اس مقام تک لے جانے کی ضرورت ہے جہاں ہمارا ہر قول اور فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو جائے ہم اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے والے بن جائیں اور رمضان کی برکات ہمیشہ ہمارے اندر قائم رہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 10ر جولائی 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بائیس روزے گزر گئے یا بائیسواں روزہ گزر رہا ہے اور یوں ہم رمضان کے آخری عشرے میں ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے مطابق ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کے عشروں میں سے گزرتے ہوئے جہنم سے نجات دلانے والے عشرے میں سے گزر رہے ہیں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے ہمیں یہ موقع نصیب فرمایا لیکن ایک مؤمن جس کو اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور اس کا تقویٰ اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف بھرا ہوا ہے۔ وہ صرف اس بات پر خوش نہیں ہوسکتا کہ یہ دن یا عشرے جو اللہ تعالیٰ نے میسر فرمائے میری نجات کا سامان بن گئے۔ یہ دن بیشک رحمت مغفرت اور جہنم سے نجات کے دن ہیں لیکن کیا ہم نے ان دنوں کے فیض سے فیض بھی پایا ہے؟ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات اور ارشادات بغیر کسی شرط کے نہیں ہوا کرتے۔ ان کے ساتھ بعض شرائط ہوتی ہیں۔ پس ان دنوں کی رحمت سے فیض پانے کے لئے بھی کچھ شرائط ہیں اور ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت سے حصہ لینے کی بھی کچھ شرائط ہیں اور جہنم سے نجات کے لئے بھی کچھ شرائط کا پابند ہونا ضروری ہے۔

پس ہمیں ان چیزوں سے فیض پانے کے لئے ان باتوں کی تلاش کی ضرورت ہے جن سے ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کرتے ہوئے اس کے فضلوں کے مورد بنیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بارے میں بعض مفسرین دو قسمیں بیان کرتے ہیں۔ ایک قسم تو رحمت کی یہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور احسان کے ہوتی ہے۔ انسان اس کو حاصل کرنے کے لئے کوئی خاص تردد یا کوشش نہیں کر رہا ہوتا۔ اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہے کہ رَحۡمَتِیۡ وَسِعَتۡ کُلَّ شَیۡءٍ ؕ (الاعراف۔156)۔ کہ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی اس رحمت سے تمام لوگ حصہ لے رہے ہیں بغیر کسی عمل کے ان کو اس رحمت سے حصہ مل رہا ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارے میں یوں فرمایا ہے کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ رحمت عام اور وسیع ہے اور غضب یعنی صفت عدل بعد کسی خصوصیت کے پیدا ہوتی ہے یعنی یہ صفت قانون الٰہی سے تجاوز کرنے کے بعد اپنا حق پیدا کرتی ہے اور اس کے لئے ضرور ہے کہ اول قانون الٰہی ہو اور قانون الٰہی کی خلاف ورزی سے گناہ پیدا ہو اور پھر یہ صفت ظہور میں آتی ہے اور اپنا تقاضا پورا کرنا چاہتی ہے۔ ایمان کا تقاضا تو ان ایمانی حالتوں کو درست رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی حتی المقدور کوشش کرنا ہے اگر حقیقی ایمان ہے تو اور سب کوششوں کے باوجود کسی بشری کمزوری کی وجہ سے گناہ سرزد ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت اس گناہ کو ڈھانک لیتی ہے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ وعید میں دراصل کوئی وعدہ نہیں ہوتا صرف اس قدر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدوسیت کی وجہ سے تقاضا فرماتا ہے کہ شخص مجرم کو سزا دے اور بسا اوقات اس تقاضے سے اپنے ملہمین کو اطلاع بھی دے دیتا ہے۔ پھر جب شخص مجرم توبہ اور استغفار اور تضرع اور زاری سے اس تقاضے کا حق پورا کر دیتا ہے تو رحمت الٰہی کا تقاضا غضب کے تقاضے پر سبقت لے جاتا ہے۔ بعض دفعہ اطلاع بھی ہو جاتی ہے سزا بھی مل جاتی ہے مقدر ہو جاتی ہے فیصلہ ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ شخص جس کے بارے میں فیصلہ ہوا ہے توبہ کر رہا ہے استغفار کر رہا ہے تو پھر سزا سے بچ بھی سکتا ہے تو فرمایا کہ رحمت الٰہی کا تقاضا غضب کے تقاضے پر سبقت لے جاتا ہے اور اس غضب کو اپنے اندر مجوب و مستور کر دیتا ہے اسے چھپا دیتا ہے اس پر پردہ ڈال دیتا ہے معاف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ۔ یہی معنی اس آیت کے کہ عَذَابِیۡۤ اُصِیۡبُ بِہٖ مَنۡ اَشَآءُ ۚ وَرَحۡمَتِیۡ وَسِعَتۡ کُلَّ شَیۡءٍ ؕ (الاعراف۔ 156) ۔ یعنی رحمتی سبقت غضبی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری رحمت غضب پر حاوی ہوگئی۔ پس مجرموں کو بھی ان کے توبہ استغفار سے اللہ تعالیٰ بخشتا ہے یہ بہت بڑھے ہوئے ہوتے ہیں ان کے لئے مقدر ہو جاتی ہے سزا۔ ان کو بھی بخش دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایسے مجرموں کو بھی جن پر عذاب لازم ہو گیا جب وہ زاری کریں تو اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے بلکہ بعض پر عذاب کی اپنے فرستادوں کو خبر بھی دے دیتا ہے جیسا کہ میں نے کہا لیکن پھر بھی مجرم کی زاری جو ہے اس کا تضرع ہے اس کا رونا پیٹنا ہے استغفار کرنا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو کھینچ لیتا ہے۔ تو بہرحال مؤمن کا یہ مقام نہیں ہے کہ پہلے قانون الٰہی سے بغاوت کرے اور پھر آہ وزاری کرے اور پھر رحمت تلاش کرے۔ مؤمنوں کے بارے میں دوسری مثال ہے اور دوسری قسم کی رحمت اعمال کے ساتھ مشروط ہے اور اس کا وعدہ نیک کام کرنے والوں اور تقویٰ پر چلنے والوں کے ساتھ مشروط ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ (الاعراف۔ 56)۔ یعنی یقینا اللہ تعالیٰ کی رحمت محسنوں کے قریب ہے۔ محسن کے معنی ہیں جو دوسروں سے نیک سلوک کرے تقویٰ پر چلنے والا ہو علم رکھنے والا ہو تمام شرائط کے ساتھ کام کو پورا کرنے والا ہو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے کہ وہ دعائیں قبول فرماتا ہے

پس اگر دعائیں قبول کروانی ہیں تو پھر محسن بننا ضروری ہے اور محسن کے ان معنوں کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے محسن بننا ضروری ہے۔ پس یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ عام نیکیاں کر کے انسان محسن نہیں بن سکتا بلکہ یہ مقام حاصل کرنے کے لئے اپنے اعمال کو اعلیٰ معیاروں تک لے جانا ضروری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محسن وہ ہے جو ہر نیک کام کرتے ہوئے یہ دیکھے کہ وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ یہ بات سامنے رکھے یا کم از کم خدا تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ ہم خواہش تو بہت کرتے ہیں کہ ہماری دعائیں بھی قبول ہوں اور ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بھی وارث ہوں اور اس کے مورد بنیں لیکن ان کے حصول کے لئے ہم اس مقام کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے یا اکثریت ہم میں سے نہیں کرتی جو یا باقاعدگی سے ہم کوشش نہیں کرتے جو ایک مؤمن کو کرنی چاہئے۔ ہم اس بات پر تو خوش ہو جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے عشرے میں سے ہم گزرے لیکن ہم یہ نہیں سوچتے کہ اس رحمت کے حصول کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے تھا۔

پس اس رحمت کو جذب کرنے کی ہمیں کوشش کی ضرورت ہے اور کوشش کرنی چاہئے جو ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے نہ کہ عارضی اور وقتی طور پر سزا سے بچا لے اور پھر وقت گزرنے کے ساتھ ہم پہلی حالت میں آ جائیں اس ایک لفظ رحمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری زندگی کے لئے لائحہ عمل کا ایک خزانہ عطا فرما دیا کہ اس رحمت کی تلاش کرو پہلے دس دن میں رمضان کے اور جب یہ رحمت تلاش کر لو تو پھر یہ عہد کرو کہ اس کو ہم نے اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ ایک مؤمن کے لئے دس دن کی تربیت پھر اگلے راستے دکھائے گی لیکن کیونکہ شیطان ہر وقت ہمارے ساتھ لگا ہوا ہے جو اپنے کاموں میں مصروف ہے ورغلانے کے کام میں مصروف ہے نیکیوں سے ہٹانے کے کام میں مصروف ہے اس لئے اس رحمت کو حاصل کرنے کے بعد اس پر قائم رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے کیونکہ خدا انسان کو پیدا کر کے اس سے الگ نہیں ہوا بلکہ وہ جیسا انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام قویٰ اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے ویسا ہی انسان کا قیوم بھی ہے یعنی جو کچھ بنایا ہے اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا اور جس طرح بنایا اس کو اپنے خاص سہارے سے محفوظ رکھنے والا بھی ہے قیوم بھی ہے وہ۔ پس جب خدا کا نام قیوم بھی ہے یعنی اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا اس لئے انسان کے لئے لازم ہے جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قیومیت کے ذریعہ بگڑنے سے بچاوے۔

پس انسان کے لئے ایک طبعی ضرورت تھی جس کے لئے استغفار کی ہدایت ہے اس بگڑنے سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی قیومیت سے حصہ لینے کے لئے اپنی روحانی حالتوں کو ہمیشہ قائم رکھنے کے لئے کیا کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا استغفار کرو۔ پس رمضان میں جو ہمیں مغفرت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے تو اس روح کو سامنے رکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ استغفار کرو اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرو۔ اس کی رحمت سے اگر مستقل حصہ لینا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ جو ان دنوں میں خاص مہربان ہوتا ہے اپنے بندوں پر اس کی رحمت کے دونوں فیض جاری ہیں ایک عام فیض جس سے مؤمن اور غیر مؤمن سب حصہ لیتے ہیں اور ایک خاص فیض جو محسنین کے ساتھ مخصوص ہے اس سے بھی ہم حصہ پانے والے ہوں کہ اس فیض سے حصہ لینے کے لئے جو محسنین سے مخصوص ہے نیکیوں کے بجالانے کے لئے طاقت پکڑنے کی جہاں کوشش ایک مؤمن کرے وہاں استغفار سے اللہ تعالیٰ کی روشنی سے روشنی لے اور اللہ تعالیٰ کی طاقت سے طاقت پکڑے تا کہ کبھی اللہ تعالیٰ کی روشنی سے محروم ہو کر اندھیروں میں نہ بھٹکنے لگے یا اللہ تعالیٰ کی طاقت سے بے فیض ہو کر شیطان کی جھولی میں نہ جا گرے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کی طاقت نہ ساتھ ہو تو شیطان کے حملے بڑے سخت ہیں وہ فوراً اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اس لئے استغفار کرنا بہت ضروری ہے تا کہ اللہ تعالیٰ سے طاقت پکڑے انسان اور شیطان سے ہمیشہ بچا رہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ آخری عشرہ جہنم سے بچانے کا عشرہ ہے تو جب انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کی چادر میں بھی لپٹ جائے اس کی مغفرت سے روشنی کی طاقت پکڑ کر اس پر قائم بھی ہو جائے۔ اس کی روشنی سے حصہ لے لے اور اس کی طاقت پکڑ کر اس پر قائم بھی ہو جائے تو ظاہر ہے وہ پھر اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والا ہی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو بغیر اجر کے تو نہیں چھوڑتا۔ بڑا دیالو ہے بڑا دینے والا ہے۔ جنت اور جہنم کی حقیقت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مذہب سے

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

فون نمبر: 1800 3010 2131
اس ٹول فری نمبر پرفون کرکے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں
شعبہ نور الاسلام کے اوقات
روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad